صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 25 مئی 2021ء بمطابق 13 شوال 1442ہجری بعد از دوپہر دو بجکر ستاون منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

وَقَارُوۡنَ وَفِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ O وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰی بِالۡبَيِّنٰتِ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَمَا كَانُوۡا سٰبِقِيۡنَ O فَكُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَخَذَتۡهُ الصَّيۡحَةُ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ O مَثَلُ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ كَمَثَلِ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۖۚ اِتَّخَذَتۡ بَيۡتًا ؕ وَاِنَّ اَوۡهَنَ الۡبُيُوۡتِ لَبَيۡتُ الۡعَنۡكَبُوۡتِ ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ O اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ۔

(ترجمہ): اور قارون و فرعون و ہامان کو ہم نے ہلاک کیا موسیٰؑ اُن کے پاس بیّنات لے کر آیا مگر انہوں نے زمین میں اپنی بڑائی کا زعم کیا حالانکہ وہ سبقت لے جانے والے نہ تھے۔ آخر کار ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ میں پکڑا، پھر ان میں سے کسی پر ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی، اور کسی کو ایک زبردست دھماکے نے آ لیا، اور کسی کو ہم نے زمین میں دھسا دیا، اور کسی کو غرق کر دیا اللہ اُن پر ظلم کرنے والا نہ تھا، مگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔ جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دُوسرے سرپرست بنا لیے ہیں اُن کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا ایک گھر بناتی ہے اور سب گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہی ہوتا ہے کاش یہ لوگ علم رکھتے۔ یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس چیز کو بھی پکارتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے اور وہی زبردست اور حکیم ہے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions hour': Question No. 11340, Miss Humaira Khatoon Sahiba.

* 11340 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیاوزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ گزشتہ دوسالوں کے دوران کمراٹ، کالام، کاغان، ناران اور صوبے کے دیگر مقامات پر جنگلات کی غیر قانونی کٹائی کے واقعات رونما ہوئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ علاقوں میں جنگلات کی غیر قانونی کٹائی کے کتنے واقعات رونما ہوئے ہیں، ان واقعات میں ملوث کتنے افراد کے خلاف ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں اور مذکورہ عرصے کے دوران کتنے افراد سے جرمانے وصول کئے گئے ہیں۔ ہر سال وصول شدہ جرمانوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات وجنگلات): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ ملاکنڈ فارسٹ ریجن تھری میں جنگلات کی غیر قانونی کٹائی کے واقعات رونما ہوئے ہیں۔

(ب) گزشتہ دوسالوں کے دوران ملاکنڈ فارسٹ ریجن تھری میں جن افراد کے نام Damage رپورٹ چاک کی گئی ہیں اور فیصلہ شدہ مقامات کا وصول شدہ جرمانہ کی مکمل تفصیل درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	سال	نام ڈویژن	تعداد فیصلہ شدہ پرچہ جات	تعداد غیر فیصلہ شدہ پرچہ جات	جرمانہ وصول شدہ
1		لوئر دیر	113	31	ایک لاکھ 82 ہزار 789روپے
2		دیراپر	613	1194	94 لاکھ 99 ہزار 366روپے

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر سر۔ جناب سپیکر صاحب، میر اسوال جو ہے وہ فارسٹ محکمے سے پوچھا گیا تھا اور میں نے اپنے سوال کے پہلے جز میں گزشتہ دو سالوں کے دوران کمراٹ، کالام، کاغان، ناران اور صوبے کے دیگر علاقوں میں جنگلات کی غیر قانونی کٹائی کے واقعات کا پوچھا تھا جن کے متعلق انہوں نے جو جواب دیا، اس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ غیر قانونی کٹائیاں ہوئی ہیں لیکن اس میں

جو انہوں نے جواب دیا ہے جناب سپیکر صاحب، اس میں انہوں نے صرف مجھے کمراٹ اور ملاکنڈ ڈویژن کا بتایا ہے لیکن ناران، کاغان اور ہزارہ فارسٹ ریجن کا اس میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ لہذا ایک تو بات یہ ہے کہ کیا آیا فارسٹ کے محکمے کے اندر صرف ایک ملاکنڈ ڈویژن ہے باقی علاقے ان کے ریجن میں نہیں ہیں یا کیا یہاں پر غیر قانون کٹائیاں ہوئی نہیں ہیں؟۔ دوسرا ضمنی سوال اس میں یہ ہے کہ انہوں نے جو پرچے کاٹے ہیں اس میں جو اعداد و شمار انہوں نے دیئے ہیں وہ 611 پرچہ جات جو ہیں وہ کاٹے گئے ہیں جبکہ فیصلہ شدہ پرچہ جات کی تعداد 1194 ہے۔ اب یہ بھی ایک بہت بڑا Contradiction ہے کہ انہوں نے کاٹے پرچے تو 611 ہیں لیکن لوگوں سے جو جرمانے وصول کئے گئے ہیں لوگوں کی تعداد جو ہے وہ 1194 ہے، تو اب اس میں بھی حیرت کی بات ہے کہ 611 سے 1194 کیسے افراد سے لئے گئے، یہ دو ضمنی سوالات ہیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ خان صاحب سپلیمنٹری۔

جناب عنایت اللہ: سر! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں جو سوال کیا گیا ہے اس میں پوچھا گیا ہے کہ کیا کمراٹ، کالام، کاغان، ناران اور صوبے کے دیگر مقامات پر جنگلات کی غیر قانونی کٹائی کے واقعات رونما ہوئے ہیں؟ تو منسٹر صاحب تھوڑی غیر قانونی کٹائی جو ہے اس کو Explain بھی کریں، اس کی Definition بھی کریں، اس کی Reason یہ ہے کہ کمراٹ وغیرہ کے علاقوں کے اندر تو اس وقت کٹائی پر بالکل پابندی ہے اور جو قانونی کٹائی ہے وہ کیا چیز ہے کیونکہ کٹائی کی تو حکومت کی طرف سے تو کوئی اجازت نہیں مل رہی ہے، نہ Windfall ہے، نہ Green harvesting ہے اور نہ جو Scientific management ہے جو پلاننگ ہے وہ چیز ہے تو آپ کس چیز کی کر رہے ہیں، مطلب قانونی کٹائی پھر کیا چیز ہے وہ حکومت کے پاس اس کی کیا وہ Available ہے؟

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Environment.

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی آپ پہلے سپلیمنٹری کر لیں۔

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): تھینک یو جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ایک سپلیمنٹری کو کُسچن آ گیا۔ میر کلام صاحب کا مائیک کھولیں جی۔ میر کلام صاحب۔ میر کلام صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو مسٹر سپیکر، ویسے ہی ٹائم ہو گیا ہے اس کا۔ تو میرا اس کوئسچن کے حوالے سے ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ Merged districts میں بہت سارے جنگلات ہیں وہاں پر بہت قیمتی درخت ہیں تو اس کے لئے بھی آیا صوبائی حکومت کے پاس کوئی ایسا پلان ہے کہ نہیں ہے جس طرح اس کوئسچن کا جواب دیا گیا ہے کہ ان علاقوں میں ان بندوں پر پرچے کئے گئے اور ان کے خلاف ایکشن لیا ہے تو Merged districts میں یہ چیز ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی ہے۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر ماحولیات: تھینک یو سپیکر۔ حمیرا خاتون بی بی نے کوئسچن کیا ہے۔

جناب سپیکر: دو سپلیمنٹری آ گئے ہیں جی۔

وزیر ماحولیات: جہاں پر Illicit cutting ہوئی ہے اس میں تو میں آپ کو یہ بتاؤں کہ ہم نے کسی کو Spare نہیں کیا ہے، اس کی پوری ڈیٹیل آپ کے ساتھ پڑی ہوئی ہے جہاں جہاں بھی Illicit cutting ہوئی ہے، اب Illicit cutting کیوں ہوتی ہے۔ ایک مسئلہ ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے ساتھ سٹاف کی بہت زیادہ کمی ہے، ہمارے پاس پورے چار ہزار فارسٹ گارڈز ہیں، ان میں فارسٹرز بھی ہیں، ہماری Strength چار ہزار ہے جس کو ابھی ہم بڑھا رہے ہیں ان شاء اللہ۔ ہم نے ایک سمری موو کی ہے اس ہم تقریباً چار ہزار فارسٹ گارڈز اور لے رہے ہیں اور اس میں فارسٹرز بھی ہیں اور اس کے ساتھ ہم سی سی ٹی وی کیمرے بھی لگا رہے ہیں چیک پوسٹوں کے اندر تا کہ یہ چیزیں رک جائیں۔ ہم نے تو کوشش کی ہے اور جہاں پر یہ عنایت صاحب کا تعلق ہے دیر سے جس طرح سے یہ ہمارے جو بہت سے ممبران ہیں جن کا تعلق ان علاقوں سے ہے جہاں پر ہمارا پہاڑی علاقہ ہے۔ تو ان شاء اللہ یہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ ہم نے کس طرح کنٹرول کیا ہے۔ اللہ کے فضل سے اب یہ Illicit cutting کیوں ہوتی ہے اور یہ مجھے بتائیں کہ عنایت صاحب نے بات کی کہ قانونی Cutting کیا ہوتی ہے۔ ہمارے پاس کوٹہ ہوتا ہے کوٹہ سسٹم ہے جس میں ہم آگ کے لئے یا کسی کا گھر گر جائے یا سردیوں میں آگ کے لئے تو وہ کوٹہ ہم دیتے ہیں لیکن اس میں بھی ہم نے تھوڑی سی زیادتی کی ہے میں اس پر بات کروں گا اگر اس کو ہم آزاد کر دیں گے تو لوگ Illicit cutting کی طرف نہیں جائیں گے، اس پر ہمارے مشورے شروع ہیں تو ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ جہاں جہاں بھی ان کو کوئی، کسی طرح کا مشورہ ہمیں دیں گے کوئی پازیٹیو تو ان شاء اللہ We will follow۔ دوسری بات Merged areas کی بات ہوئی جس میں

ہمارے پاس تیراہ ہے، نارتھ ، ساؤتھ وزیرستان ہے چونکہ ابھی ہم وہاں پر گئے ہیں تو وہاں پر ہم ابھی چیک پوسٹیں بھی بنا رہے ہیں وہاں پر جس طرح ان لوگوں کے ساتھ آہستہ آہستہ ہماری جو Interaction ہو رہی ہے، اس میں ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو اس چیز پر آمادہ کیا جائے کہ Guzara forest یا Protected forestیاReserve forestکیا ہوتی ہیں تاکہ پہلے وہ سمجھ جائیں تو آہستہ آہستہ اس بنیاد پرRetreatکر رہے ہیں اور ان شاء اللہ ان کو بھی سزائیں ملیں گی۔

جناب سپیکر: جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چلیں حمیرا خاتون صاحبہ کے بعد آپ کر لیں۔ جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی سپیکر صاحب۔ اس میں دیکھیں نا یہ میرے دو ضمنی سوالات کے علاوہ بھی اس میں ایک دو اور سوالات آئے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ قانونی Definitionاس کی میرے خیال میں یہاں پر اتنی ڈیٹیل سے وضاحت نہیں ہو سکتی۔ دوسرا یہ کہ آٹومیٹک میرے خیال میں اب محکموں کو یہ اطلاع ہونی چاہیئے کہ Merged اضلاع کا ہم الگ سا تو کوئی نہیں پوچھیں گے نا، وہ تو Automatically ان ڈیپارٹمنٹس کے اندر آنا چاہیئے تو ہمیں کیوں یہاں پر یہ سوال اٹھانا پڑتا ہے کہ آپMerged areasکے لحاظ سے بھی یہاں پہ جواب دیں۔ لہذا یہاں پہ اگر اس جواب کو دیکھیں تو یہ صرف انہوں نے ملاکنڈ ڈویژن کے ایک حصے کا جواب دیا ہے اور میرا سوال پورے صوبے کے لحاظ سے تھا۔ لہذا میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ آپ اس کو کمیٹی میں ریفر کریں، وہاں اس پرDetailed discussionہو گی اور ہزارہ ڈویژن کو انہوں نے بالکل نہیں چھیڑا، اس کا جواب ہی نہیں حالانکہ مانا گیا ہے کہ غیر قانونی کٹائیاں ہو رہی ہیں تو پلیز اس کو ریفر کریں۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ خان۔

جناب عنایت اللہ: سر، میری بات شاید ان کو Partially سمجھ آئی ہے میں اس کوExplainکرتا ہوں، میں آگے پھر اس کو زور اس پر نہیں دیتا۔ غیر قانونی کٹائی ہو رہی ہے اس لئے کہ قانونی کٹائی کی اجازت نہیں ہے اور اس وجہ سے جنگلات کو نقصان پہنچ رہا ہے دو وجہ سے، ایک جو آپ کےWindfall کے خشک Trees ہیں وہ اپنی جگہ بڑے بڑے جنگلات کے اندر پڑے رہتے ہیں نتیجتاً اس سے بیماری پھیلتی ہے اور Surrounding میں باقی درخت جو ہیں وہ بھی بیمار ہو جاتے ہیں پھر آپ کی ایک درخت

اپنے Maturity کی آخری حد تک پہنچ جاتی ہے تو اس کے Surrounding میں جتنے چھوٹے درخت ہیں، ان کی Growth جو ہے وہ نہیں ہوتی ہے تو اس لئے جب آپ قانونی کٹائی نہیں کریں گے، Scientific management of forest نہیں کریں گے تو غیر قانونی کٹائی ہو گی۔ تو یہ بات میں نے سوال میں پوچھی تھی تو میں اس کو سمجھانا چاہ رہا تھا کہ حکومت اس بات پر غور کرے کہ غیر قانونی کٹائی اس لئے ہو رہی ہے کہ آپ نے قانونی کٹائی بند کی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر ماحولیات: حمیرا بی بی نے دوبارہ کوئسچن کیا تو میں اس کے لئے کہہ رہا ہوں کہ ہم کسی کو Spare نہیں کر رہے ہیں چاہے وہ Merged area کے اندر ہو یا چاہے Settled area کے اندر ہو، ہم نے یہاں پہ پانچ کروڑ سے اوپر جرمانے وصول کئے ہیں لوگوں سے کسی کو Spare نہیں کیا ہے اور نہ ہی کریں گے۔ جو ٹیکنیکل بات اس نے کی بہت زبردست بات کی ہے عنایت صاحب نے کہ اگر ہم قانونی اجازت دے دیں تو Illicit cutting یہ غیر قانونی کٹائی پھر نہیں ہو گی، اس پر میں سوچ رہا ہوں میں نے آپ کو بتایا بھی کہ بالکل یہ ہمارے زیر غور ہے، اس کو ہم Follow کریں گے ان شاء اللہ بالکل آپ نے صحیح کہا ہے۔ دوسری بات کمراٹ کی بات ہو رہی ہے۔ کمراٹ میں ابھی تک ہماری Demarcation ہوئی نہیں ہے جو Static demarcation ہو جائے گی اس میں ابھی تھوڑے سے مسئلے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ دیر کے اندر اور کمراٹ کے اندر ہم مسائل کو Face کر رہے ہیں، ان شاء اللہ ہم اس پر Focus کریں گے اور بالکل عنایت صاحب نے صحیح کہا ہے کہ وہاں پر اب ان شاء اللہ جو Mature trees ہیں، جو Windfall کی اس نے بات کی ہے وہاں پر جو لکڑ پڑے ہیں اس کی ہم نے پالیسی بھی دی ہے، ایک سال کی پالیسی دی ہے جس طرح تور غر وغیرہ سے ہم نکال رہے ہیں، 3 لاکھ 74 ہزار Illicit cutting ہم نکال رہے ہیں تو ان شاء اللہ اس کو اور بھی Extend کریں گے۔

جناب سپیکر: وہ یہ کہہ رہی ہے کہ میرے سوال کا جواب مکمل نہیں ہے، اس میں جو انہوں نے اوپر لکھا تھا کمراٹ، کالام، کاغان، ناران اور صوبے کے دیگر مقامات تو اس میں دیر اور یہ علاقہ تو آ گیا ملا کنڈ والا، ہزارہ کا جو ہے وہ نہیں آیا جواب۔

وزیر ماحولیات: ٹھیک ہے اگر آپ کو، میں ان شاء اللہ ابھی کنزرویٹر ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، ان شاء اللہ اس کی بھی ڈیٹیل آپ کو Provide کر لیں گے کہ وہاں پر کیا Situation ہے۔ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی؟ جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب! اس میں ایک تو مسئلہ یہ ہے کہ اس میں جواب پورا نہیں ہے۔ دوسرا یہ جو 611 لوگوں کے خلاف پرچے کاٹے گئے ہیں اور یہاں پر انہوں نے کہا ہے کہ 1194 افراد کے سے وصولی ہوئی ہے تھوڑا سا اس میں Contradiction ہے میرے خیال میں۔ میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہو گی کہ اگر اس کو یہ کمیٹی میں ریفر کرا دیں، اس میں کوئی اتنی بڑی قباحت تو نہیں ہے وہاں پر ذرا ڈیٹیل میں ڈسکشن ہو جائے گی اور۔۔۔۔۔

وزیر ماحولیات: جہاں بھی حمیرا بی بی آپ کو کوئی بھی مشکل ہو کہیں بھی آپ کو Doubt ہو ذہن میں آپ کے ان شاء اللہ، بیٹھ کر ان شاء اللہ بات کر لیتے ہیں اسی کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی حمیرا خاتون۔

محترمہ حمیرا خاتون: کمیٹی میں ریفر کرائیں نا پلیز۔

جناب سپیکر: وہ کہتی ہیں جی کمیٹی میں ریفر کرالیں۔ آپ کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتی ہیں اس کو کمیٹی میں بھیجیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: ان کو کوئی اعتراض نہیں ہے میرے خیال میں۔

وزیر ماحولیات: نہیں دیکھیں آپ میری بات سنیں دیکھو جہاں پر بھی آپ کو کوئی مسئلہ ہے میں تو یہ عرض کر رہا ہوں۔

محترمہ حمیرا خاتون: نہیں تو مجھے یہیں پر مسئلہ ہے میں کہہ رہی ہوں کہ آپ کمیٹی میں ریفر کریں یہی تو مسئلہ ہے۔ میرے مسئلے کو۔۔۔۔۔

وزیر ماحولیات: ہر ڈیپارٹمنٹ کے اندر مسائل ہوتے ہیں اس کو ہم Follow کرتے ہیں۔ جس طرح۔۔۔۔۔

(مداخلت)

وزیر ماحولیات: ٹھیک ہے ٹھیک اس کو کر دیں۔

جناب سپیکر: تو کیا کہا جی منسٹر صاحب کہ کمیٹی میں نہیں بھیجنا؟ پھر میں I will put it for the voting.

وزیر ماحولیات: ٹھیک ہے جی کمیٹی میں جائے جی۔

Mr. Speaker: I will put it for the voting then-----

وزیر ماحولیات: جائے جی جائے۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر ماحولیات: ٹھیک ہے اگر اس میں اگر اس کا کوئی اور ہے، اگر یہ اس سے مطمئن نہیں ہوتیں ہمارے چیف کنزرویٹر وہیں کمیٹی کے اندر بیٹھیں گے جوابدہ ہوں گے۔ ٹھیک ہے جی جائے کمیٹی میں۔

Mr. Speaker: Okay. Question No. 11340. Is it the desire of the House that the Question No. 11340 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Question No. 11340 referred to the concerned Committee. Again next Question No. 11336. Humaira Khatoon Sahiba.

* 11336 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر معدنیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں کتنے کان کن دوران ڈیوٹی حادثات میں ہلاک اور زخمی ہوئے؛

(ب) ہلاک اور زخمی کان کنوں کے لواحقین کے ساتھ حکومت نے فی کس کتنی مالیت کا تعاون کیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے معدنیات نے پڑھا): (الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں کان کنی کے دوران وفات پانے والے کان کنوں کی تعداد 134 ہے جبکہ زخمی کان کنوں کی تعداد صرف 31 ہے۔

(ب) کان کنی کے دوران وفات پائے جانے والے کان کنوں کے لواحقین کو لیز ہولڈر کی طرف سے فی کس تین لاکھ روپے جبکہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے فی کس پانچ لاکھ روپے کی ادائیگی (بصورت ڈیتھ گرانٹ) دی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ زخمی ہونے والے مزدوروں کا مکمل علاج معالجہ بذمہ لیز ہولڈر ہوتا ہے جبکہ کمشنر ورکرز کمپنسیشن کی طرف سے زخموں کی نوعیت کے مطابق زخمی لیبر کو خیبر پختونخوا ورکرز کمپنسیشن ایکٹ 2013 کے تحت معاوضہ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ چونکہ وفات شدہ اور زخمی شدہ کان کنوں کو ڈیتھ گرانٹ اور کمپنسیشن کی ادائیگی محکمہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کوہاٹ روڈ پشاور جو کہ وفاقی ادارہ ہے اور کمشنر ورکرز کمپنسیشن لیبر ڈیپارٹمنٹ خیبر پختونخوا کے ذمہ ہے۔ لہذا اس ریکارڈ کی

باقاعدہ تفصیل ان دونوں محکموں سے حاصل کی جاتی ہے۔مذکورہ مالی تعاون کے ساتھ ساتھ مستقل معذور افراد کے لئے کمشنریٹ آف مائنز حکومت خیبر پختونخوا کی طرف سے فی کس تین لاکھ روپے وظیفہ بھی سال 2018-19 سے شروع کیا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہیں:

سال	تعداد	رقم
2018-19	49	14700000
2019-20	49	14400000

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بہت اہم ایشو ہے ہمارے صوبے کے لحاظ سے بھی، کان کنی میں شہید ہونے والے جو ہمارے بھائی ہوتے ہیں، اس میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے-----

جناب سپیکر: عارف صاحب، جی جناب-----

محترمہ حمیرا خاتون: میرا ضمنی سوال اس میں یہ ہے کہ محکمے سے جو جواب مجھے آیا ہے جناب سپیکر صاحب ،اس میں انہوں نے مجھے کہا ہے کہ ان کے پاس 134 جوان کے پاس جو مزدور جان بحق ہوئے ہیں کان کن اور 31 زخمی ہوئے ہیں، ان کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے اور انہوں نے دوسرے محکموں کا حوالہ دیا ہے کہ ہم وہاں پر لیبر ڈیپارٹمنٹ اور ان لوگوں سے اس کی معلومات کریں۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا آیا پورا محکمہ معدنیات کے پاس اپنے کان کنوں کا اس وقت ڈیٹا بھی ان کے پاس موجود نہیں ہے تو یہ تو ایک بہت افسوسناک صورتحال ہے، اس کو تو احمد زئی صاحب تو بڑے اچھے منسٹر صاحب ہیں، وہ تو ضرور میری بات مانگ لیں گے، وہ تو ضرور اس کو کمیٹی میں ریفر کردیں گے۔

جناب سپیکر: نثار خان مہمند، سپلیمنٹری پلیز۔

جناب نثار احمد: ډیره مننه سپیکر صاحب، د معدنیاتو په حواله باندې زه دومره وایمه چې په معدنیاتو کښې زما په ضلع کښې کوم کرپشن روان دے، څومره پرې مونږه احتجاج اوکړو په دې اسمبلئی کښې د هغې هیڅ ریزلټ نشته، هیڅ ئې نه دی راغلی خو دومره ریکویسټ کومه چې هغه کوم یو غریب کس چې مونږه د زیارت د سانحې نه، هغه ته تر اوسه پورې هغه پیسې هم نه دی ملاؤ شوې او زه د سټینډنګ زمونږ چې څومره کمیټئی دی، د ټولو نه احتجاجاً استعفیٰ په دې ورکوم چې دلته زما تر اوسه پورې Introductory meeting د منرل ډیپارټمنټ نه دے شوے، دلته هیڅ کار نه کیږی، دلته صرف او صرف زمونږ د ایکس فاټا د

وسائلو د لوټلو د پاره دلته دا انضمام شوے دے، زه خپل د ایکس فاټا ممبرانو ته دا خبره کوم چې تاسو توجه په دې باندې ورکړئ، راټول شئی ایکس فاټا ډوبیږی، Ex-FATA غرقیږی، هیڅ څوک د ایکس فاټا تپوس نه کوی، دا ډیره د شرم خبره ده، د ایکس فاټا د دې ممبرانو د پاره چې په دې اسمبلئ کښې ناست دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب نثاراحمد: د خپلې خبرې د پاره نه راټولیږی۔

جناب سپیکر: آپ کا آ گیا، Who is the Chairman of Mines & Mineral Standing Committee? سیکرٹری صاحب! مائنز اینڈ منرل سٹینڈنگ کمیٹی کا کون چیئرمین ہے، یہ چیک کرکے بتائیں کہ ابھی تک Introductory meeting بھی انہوں نے نہیں کی، تو اگر وہ انٹرسٹ نہیں لیتے تو پھر۔۔۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Speaker: Ji Arif Ahmadzai Sahib, honourable Minister for Mines and Mineral.

جناب محمد عارف (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے معدنیات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ جو میڈم حمیرا خاتون صاحبہ کا کوسچن ہے اس کا تو جواب یہاں پر پورا دیا گیا ہے۔ انہوں نے جو بات کی کہ ان کے پاس ڈیٹا نہیں ہے تو یہ ڈیٹا انہوں نے مانگا نہیں ہے تو اس لئے ہم نے ڈیٹا نہیں دیا ہے۔ انہوں نے جو کوسچن کیا ہے، وہ یہ ہے کہ کیا یہ جو ہلاکتیں ہوئی ہیں، ان کو Compensation ملی ہے کہ نہیں؟ تو یہ ہم نے ان کو Reply کیا ہے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کہ یہ جو Compensation ہے، یہ دوسری ڈیپارٹمنٹس کرتی ہے جن کا ذکر انہوں نے کیا ہوا ہے۔ تو میں میڈم سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر آپ کو ان کا ڈیٹا چاہیئے تو بے شک آپ کوسچن لے آئیں ان شاء اللہ اس کا بھی پورا جواب ہم دیں گے لیکن یہاں پر جو ہے یہ ہم نے تعداد ان کو دی ہے کہ اتنے وہاں پر سانحات ہوئے ہیں اور اتنے لوگ شہید ہو گئے ہیں، یہ ہم نے ان کو ڈیٹیل کے ساتھ جواب دیا ہے۔ دوسری جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے معدنیات: سوری سر۔جناب سپیکر، یہ جو نثار صاحب نے بات کی ہے، اس میں کوئی سپلیمنٹری کوسچن آیا ہی نہیں ہے، اگر وہ یہ بات کر رہے ہیں کہ ان کو Compensation نہیں ملی تو میں دوبارہ ورکرز ویلفیئر بورڈ ڈیپارٹمنٹ سے بات کر لوں گا اور سی ایم صاحب سے بھی میں بات کر لوں گا، اگر ان کو نہیں ملی ہے ایک بندے کو تو ان شاء اللہ اس کی ہم Follow-up کر کے اس کو ضرور Compensate کریں گے۔

جناب سپیکر: عزیز اللہ گران صاحب آئے ہوئے ہیں، اس سٹینڈنگ کمیٹی کے وہ چیئر پرسن ہیں اور۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اگر کوئی بھی سٹینڈنگ کمیٹی جو ہم نے بنائی ہے، اس کی میٹنگ نہیں ہوئی ابھی تک کوئی Introductory بھی تو وہ مجھے سیکرٹری صاحب ڈیٹیل دیں اور یہ یا تو میٹنگ فوراً بلائیں یا Resign کریں ان سٹینڈنگ کمیٹوں سے اور مجھے ڈیٹیلز دے دیں کہ کس کس سٹینڈنگ کمیٹی کی ابھی تک Introductory meeting بھی نہیں ہوئی۔ جی نثار، میاں نثار صاحب، کسی کمیٹی کی بھی نہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ہماری کمیٹیاں ہیں جن کی ابھی تک Introductory meeting نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی کونسی کمیٹیاں ہیں؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: مجھے تو سمجھ نہیں آرہی ہے، دیکھیں سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے کہہ دیا ہے کہ یہ مجھے ڈیٹیل دے رہے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر! ہوم ڈیپارٹمنٹ کا کتنا بزنس ہوا ہے اس کی صرف ایک میٹنگ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: گران صاحب! آپ کے اوپر Allegation ہے کہ You are the Chairperson of Standing Committee on Mines & Minerals اور ابھی تک آپ نے Introductory meeting بھی نہیں بلائی۔ عزیز اللہ گران صاحب کا مائیک کھولیں، عزیز اللہ گران صاحب کا مائیک کھولیں، آپ ٹھہر لیں دو منٹ اس کے بعد میں بلاتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ اپنی سیٹ پر جائیں نا؟ عزیز اللہ گران صاحب! جی عزیز اللہ گران صاحب۔

جناب عزیز اللہ خان: سر، ایک تو کورونا تھا، اس کے علاوہ میں نے Already application دی تھی سیکرٹری صاحب کو، تو اس وقت اجلاس چل رہا تھا، کہہ رہا تھا کہ ان شاء اللہ آئندہ ہفتے میں ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: فوراً میٹنگ بلائیں Introductory meeting، ڈیپارٹمنٹ سے بریفنگ لیں، ساتھ بیٹھ جائیں، اس کے بعد یہ گلہ ختم ہونا چاہیئے اور جتنے بھی لوگوں نے ابھی تک میٹنگ نہیں بلائی، وہ فوراً ایجنڈا بنائیں، اپنی میٹنگز کال کریں، تعارفی میٹنگ تو کریں کم از کم۔۔۔۔

جناب عزیز اللہ خان: صحیح ہے۔

جناب سپیکر: تاکہ آپ کو اگر کوئی چیز ریفر ہو اس ہاؤس سے تو وہ آپ لوگ اس کو کر سکیں۔

جناب عزیز اللہ خان: صحیح ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی میاں نثار گل صاحب!

میاں نثار گل: سر! آپ کا شکریہ، رولنگ بھی دے دی، یہ بات میں نے رمضان کے مہینے میں اٹھائی ہوئی تھی سٹینڈنگ کمیٹیوں کے متعلق، یہ سارے ہمارے لئے قابل احترام ہے، چیئرمین صاحب، جتنے بھی آپ نے بنائے ہوئے ہیں لیکن جو سوالات آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجتے ہیں سر، اس کی جب میٹنگ نہیں ہو گی تو پھر موؤر کس طرح Satisfied ہو گا، میں ادھر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں چار کمیٹیوں کا ممبر ہوں، سوائے پبلک ہیلتھ کمیٹی کے اس کی چیئرپرسن ہر مہینے میں اس کی میٹنگ بلاتی ہے، اس کے علاوہ میرے خیال میں باقی سٹینڈنگ جتنی بھی کمیٹیاں ہیں، اس کا کبھی میں نے دیکھا نہیں ہے کہ اس کی میٹنگ ہوئی ہے۔ برائے مہربانی آپ نے رولنگ بھی دے دی جو چیئرمین آپ نے بنائے ہوئے ہیں، ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن کم از کم۔۔۔۔

(شور)

میاں نثار گل: ایک منٹ، ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر: ہمارا ریکارڈ تو گران صاحب یہ کہہ رہا ہے کہ 21-01-2020 کو آپ کی میٹنگ ہوئی ہے Introductory meeting، تو First meeting ہو چکی ہے ان کی، اب اس کے بعد میٹنگ تب ہی ہو گی کہ ان کے پاس کوئی چیز ریفر ہو گی ہاؤس سے، تو کوئی چیز ریفر ہی نہیں ہوئی ہو گی، تو یہ کہنا کہ اس کی

میٹنگ ہی نہیں ہوئی ہے، یہ غلط ہے، انہوں نے میٹنگ کی ہے یکم، 21st of January 2020 کو، تو ابھی آپ کے پاس کوئی چیز ریفر تو نہیں ہوئی ہے۔

جناب عزیز اللہ خان: سر، اس سے پہلے جتنی کیمٹیاں تھیں وہ ختم ہو گئی تھی، ابھی نئی سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئر مین ہوں، ان شاء اللہ جب بھی ہمارے بھائی کہیں گے تو بلائیں گے۔

جناب سپیکر: گران صاحب کا مائیک کھولیں۔ گران صاحب! آپ کو چار چیزیں اسمبلی سے ریفر ہوئی ہیں تو اس لئے فوراً اجلاس بلائیں اور ان کے اوپر کریں، ان چیزوں کو۔۔۔۔۔

جناب عزیز اللہ خان: صحیح ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اور سیکرٹری صاحب مجھے تمام سٹینڈنگ کمیٹیز کی Detailed report دیں کہ جو میٹنگ نہیں کر رہے ہیں یا جو بزنس ہاؤس سے جا رہا ہے، اس کو سیریس نہیں لے رہے ہیں تو I put in the House اور میں چینج کر دوں گا ان کیمٹیوں کو، جو بھی ممبر، چیئر پرسن Interested نہیں ہے۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اگر آپ کو یاد ہو تو اسی فلور آف دی ہاؤس میں نے جب Women Empowerment کے لئے اور میں نے پی اے سی اور کیبنٹ میں جب کوئی عورت منسٹر نہیں تھی تو میں نے ان کے لئے اور پی اے سی کے لئے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ یہ Women Empowerment کا اب دور ہے، تو آپ دو عورتیں اپوزیشن سے اور دو عورتیں ٹریژری بنچز سے لیں لیکن آپ نے، بہر حال آپ کی اپنی کوئی تحفظات ہوں گے لیکن اس کے بعد میں نے اپنی کیمٹیوں سے اور چیئر پرسن یا پولیشن سے Resign کر دیا ہے، آپ کسی کو بھی لے سکتے ہیں کیونکہ میرا Resignation آپ نے ابھی تک قبول نہیں کیا، کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ جب تک کیبنٹ میں اور پی اے سی میں عورتیں نہیں ہوں گی، میں اسمبلی کی کسی بھی کمیٹی کا حصہ نہیں بننا چاہتی۔ یہ Women Empowerment نہیں ہے یہ آپ ایک Discrimination ہے اس حکومت کی، آپ کی میں بات نہیں کر رہی ہوں، آپ نے ہمیشہ عورتوں کو ترجیح دی ہے، عورتوں کو پوائنٹ آف آرڈرز دیئے ہیں، آپ نے ہمیشہ عورتوں کو عزت دی ہے لیکن گورنمنٹ کے لوگ جو کہ جہاں سے یہ بن کے کیمٹیاں آئی ہے، وہ بھی مجھے پتہ ہے کہ سی ایم ہاؤس سے یہ کیمٹیاں بن کے آئی ہے اور اس پہ آپ نے ظاہر ہے کہ آپ سپیکر ہیں، آپ ان کی پارٹی کے ہیں تو آپ نے اس کو من وعن اسی طرح کرنا تھا۔ تو اسی لئے میں نے Women Empowerment

کے لئے کیبنٹ میں عورت نہ ہونے کی وجہ سے اور پی اے سی میں عورتیں نہ ہونے کی وجہ سے Resign کیا تھا، تو پلیز میرا استعفیٰ Accept کر کے کسی بھی اچھی خاتون کو وہ دے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں جی، آپ کا استعفیٰ کبھی قبول نہیں ہو گا۔ (قہقہہ) حمیرا خاتون صاحبہ! اپنے کوسچن کی طرف آئیں جی، مائیک کھولیں حمیرا خاتون صاحبہ کا۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی سپیکر صاحب، میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ عارف احمد زئی صاحب میرے سوال کو شاید سمجھے نہیں ہیں، آپ خود اس سوال کو دیکھیں کہ میں نے اس میں پوچھا ہے کہ جاں بحق اور زخمی کان کنوں کے لواحقین کے ساتھ حکومت کی جانب سے مالی تعاون کی تفصیل میں نے مانگی ہے، اب اسی تفصیل کا انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اس کی کمپنسیشن جو ہے وہ لیبر ڈیپارٹمنٹ یا کسی اور سے لے لیں۔ میں یہاں پہ یہ نہیں کہنا چاہ رہی ہوں کہ ان کے محکمے کا جو بھی جواب آیا لیکن پلیز اگر آپ اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں تو میرے خیال میں یہ کمیٹی بحال بھی ہو جائے گی اور پہلا میرا سوال بھی اس میں چلا جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں انہوں نے کمپنسیشن کی اماؤنٹ تو دی ہوئی ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: نہیں نا سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: دیکھیں نا، 2018-19, 49 Cases، یہ ایک کروڑ 47 لاکھ ہے یا کتنا ہے، پھر 20-19 کا بھی انہوں نے دیا ہوا ہے، 48 Cases اور آپ کے ڈیٹیل تو اس میں، جو آپ نے مانگا ہے، جو آپ کا کوسچن ہے، آپ اس کو دیکھیں، آپ کا کوسچن ہے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں کتنے کان کن، انہوں نے کہا ہے کہ 134 جبکہ زخمی 31 ہیں جن کی ڈیتھ ہوئی، 134، وہ جواب پورا ہو گیا۔ آگے آپ نے (ب) میں لکھا ہے کہ ہلاک اور زخمی کان کنوں کے لواحقین کے ساتھ حکومت فی کس کتنی آمدنی، تو انہوں نے لکھ دیا کہ تین لاکھ روپے ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے فی کس پانچ لاکھ روپے کی ادائیگی بصورت ڈیتھ گرانٹ کی جاتی ہے، ساری ڈیٹیل تو ہے آپ کے کوسچن کی۔

محترمہ حمیرا خاتون: اس میں دیکھیں نا سپیکر صاحب، End میں لکھا ہے کہ چونکہ وفات شدہ زخمی شدہ کان کنوں کی ڈیتھ گرانٹ اور کمپنسیشن کی ادائیگی محکمہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کوہاٹ روڈ پشاور جو کہ وفاقی ادارہ ہے اور کمشنر ورکرز کمپنسیشن لیبر ڈیپارٹمنٹ خیبر پختونخوا کے ذمے ہے۔ لہذا اس ریکارڈ کی باقاعدہ تفصیل ان دونوں محکموں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ میں اس پر بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ آخر یعنی محکمے کے پاس اگر نہیں ہے اور ان سے لینا ہے تو یا تو یہ ان کو ریفر کریں گے یا میں نے ان سے لینا ہے، یہ تو سوال کا کوئی

جواب نہ ہوا نا؟ انہوں نے تو آخر میں مجھے یہ کہا ہے، میں اس پر بات کر رہی ہوں تو پلیز اگر آپ اس کو کمیٹی میں ریفر کریں میرے خیال میں احمدزئی صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جو Portion بنتا ہے نا، یہ پھر منسٹری جو دوسری ہے، اس سے Related ہے تو وہ لیبر منسٹری ہے، یہ تو وہ جواب دے سکتا ہے اس کا، تو آپ یہ کوئسچن نیا Put کر دیں لیبر ڈیپارٹمنٹ کے لئے، تو پھر چونکہ ورکرز ویلفیئر بورڈ تو ان کے ساتھ Related ہے، تو وہ پھر اس کا جواب دیں گے۔

محترمہ حمیرا خاتون: تو یہی تو میں ان سے پوچھ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کا جواب دے دیا ہے وہ جو Portion انہوں نے لکھ دیا ہے کہ ہمارے ساتھ Related نہیں ہے یہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کا ہے تو اس کا جواب اب ان سے آپ ایجوکیشن کا جواب لے لیں تو وہ تو نہیں دیں گے، اسی لئے آپ اس کے لئے نیا کوئسچن Put کریں۔ کوئسچن نمبر 11363، میڈم نگہت یاسمین اورکزئی، وہ باہر چلی گئی ہے، نگہت اورکزئی صاحبہ، بڑی برق رفتاری کے ساتھ آرہی ہیں، ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں (مداخلت) نگہت بی بی! ایک سیکنڈ۔

جناب سپیکر کی جانب سے ایک اعلان

جناب سپیکر: ہم نے جھگڑا صاحب سے بات کی تھی، منسٹر ہیلتھ سے، تو ہمارے پرانے اسمبلی ہال میں Vaccination کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم آئی ہوئی ہے، ہمارے جو بھی آنریبل ممبرز جنہوں نے Vaccination نہیں کروائی، وہ اگر Vaccination کروانا چاہتے ہیں اور کروانی چاہیئے، ہمارے اسمبلی کے ممبران بھی کروا رہے ہیں، اسمبلی سٹاف کے لئے بھی وہ ہے Option اور تمام ایم پی ایز کے لئے بھی یہ Option ہے اور اور بھی کوئی کرانا چاہتے ہیں تو، جی۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں جی یہ بات ان کی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو ہم نے ریزولیوشن کل پاس کی ہے نا؟ عنایت صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب عنایت اللہ: میں یہ کہتا ہوں کہ آپ یہ Chinese vaccine لگا رہے ہیں اور اس میں جو لوگ Foreign traveling کریں گے، حج پہ جائیں گے، عمرے پہ جائیں گے ان کو یہ باہر جب تک آپ یہ مسئلہ حل نہیں کرتے ہیں یہ Acceptable نہیں ہوں گے، اس کا نقصان یہ ہوگا کہ آپ Chinese vaccine لگائیں گے تو پھر آپ دوسرا WHO کے Vaccine نہیں لگا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں دیکھیں ابھی تو پاکستانی Vaccine بھی بن چکی ہے اور یہ گورنمنٹ آف پاکستان لگی ہوئی ہوگی ان اداروں سے بات چیت کرنے میں And hopefully کہ I am 100% sure کہ یہ Accept ہو جائیں گی کیونکہ اور بھی کئی جگھوں پہ لگ رہی ہیں تو یہ Accept ہو جائیں گی، یہ ابھی ہمارے خدشات ضرور ہیں لیکن Team is there آپ لگوانا چاہیں تو Old Assembly Hall میں ٹیم موجود ہے، ابھی لگائیں یا ہم جب ٹی بریک کریں گے، نماز کا وقفہ کریں گے اس میں لگائیں جیسے آپ کی مرضی۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ، کوسچن آپ کا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں اس بات کا جواب دے دوں کہ نورالحق قادری صاحب جو کہ ایم این اے بھی ہیں اور مذہبی امور کے جو ہیں وہ اس بات پہ لگے ہوئے ہیں کہ اس کا جو Chinese vaccine ہیں، اس کو Accept کیا جائے کیونکہ دوسری ویکسینوں سے کافی مسائل بڑھ رہے ہیں۔ تو میرا کوسچن جناب سپیکر، ہے اس پہ کہ کوسچن نمبر ہے جناب۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 11363۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

* 11363 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع باجوڑ (سابقہ فاٹا) محکمہ ماحولیات کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کیا جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) (i) مبلغ 383.452 ملین روپے مختلف ترقیاتی سکیموں کے تحت برائے مالی سال 2020-21 مختص کئے گئے ہیں۔

(ii) مبلغ 26.100 ملین روپے ماہ اکتوبر 2020 تک ریلیز ہو چکے ہیں۔

(iii) مبلغ 22.410 ملین روپے ماہ اکتوبر تک خرچ کئے جا چکے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہیں:

خرچہ	نوعیت کام	نمبر شمار
3.530ملین	نرسری(ٹیوب اور بیر روٹ، فرائیوٹ، فروٹ)10.120ہیکٹر	1
7.337ملین	پلانٹیشن477ہیکٹر	2
4.022ملین	پلانٹیشن بہ مینٹیننس634ہیکٹر	3
4.395ملین	سوئنگ اور یہ مینٹننس600ہیکٹر	4
0.015ملین	رائور ٹرینگ یہ مینٹننس20ہیکٹر	5
0.245ملین	لینیر پلانٹیشن50اے۔وی کلومیٹر	6
1.440ملین	تنخواہ نگہبان کلوژر51نمبر	7
1.426ملین	آپریشنل کاسٹ	8
22.410ملین	ٹوٹل خرچہ	

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی سر، اس میں میں نے پوچھا ہے ان سے کہ مجھے بتایا جائے کہ کتنے پیسے ریلیز ہوئے ہیں، بجٹ کتنا رکھا گیا ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ 2020اور 2021 میں383.452 بجٹ ہم نے مختص کیا ہے، پھر میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کتنا فنڈ جو ہے تو وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ریلیز ہوا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ریلیز ہوا ہے، تو جناب! انہوں نے کہا ہے کہ 26 ملین 100 اکتوبر 2020 میں یہ فنڈ ریلیز ہو چکا ہے۔ پھر میں نے پوچھا ہے کہ مذکورہ فنڈز جو ہیں تو اس کی پوری تفصیل دی جائے۔ جناب سپیکر صاحب، میرے دو کو ئسچنز ہیں اس میں۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے مجھے، تفصیل میں نے کہا ہے کہ فراہم کریں انہوں نے بالکل تفصیل مجھے فراہم کی ہے جس میں سے کہ 22.410 ملین انہوں نے ابھی تک خرچ کئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پہ بڑے افسوس سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ تقریباً 383 ملین روپے جو ہیں وہ مختص ہو چکے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں آپ کی وساطت سے آنریبل منسٹر صاحب سے کہ 2021 میں ایک پیسہ ریلیز نہیں ہوا، ایک پیسے کی کہیں کوئی سکیم نہیں ہوئی جناب سپیکر صاحب، کیا یہ آپ لولی پاپ دے رہے ہیں Ex-FATA کے لوگوں کو یہ آپ کیا کر رہے ہیں یا یہ صرف آپ لوگ باہر کے لوگوں کو دکھانا چاہ رہے ہیں کہ ہم، آپ نے ان سے معدنیات چھین لیں، آپ نے ان سے سب کچھ چھین لیا لیکن آپ جب یہ سکیمیں بتاتے ہیں کہ ہم نے

500 ملین رکھ دیئے، ہم نے 800 ملین رکھ لئے، ہم نے 1000 ملین رکھ دیئے تو خرچ بھی تو کریں نا، آپ اس کو بیس سالوں میں خرچ کریں گے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Environment, Ishtiaq Urmar Sahib! Respond, please.

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو سپیکر صاحب۔ محترمہ نہ تو ہم کسی کو لولی پاپ دیتے ہیں ورنہ آپ کو پہلے دے دیتے، اس میں کلیئر آپ نے دو چیزیں پوچھی ہیں کہ کتنا پیسہ مختص کیا گیا ہے، 383 اتنا خرچ، ریلیز وہ ہو چکا ہے اور جتنا خرچ ہوا ہے جو ریلیز ہو چکا ہے وہ بھی ہیں آپ اس طرح کریں نا اب ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو تو جواب دے دیا۔ اگر ڈیپارٹمنٹ (مداخلت) دیکھیں میری بات سنیں پوری تفصیل کے ساتھ آپ کو پورا ایک ایک چیز کی پلانٹیشن کا، ان کی حفاظت کا Enclosure کا جتنی بھی آپ کو ملی ہے، اب اگر آپ کو اس کا یقین نہیں ہے تو آپ پھر وزٹ کریں وہاں پہ جائیں دیکھیں جو Spot ان لوگوں (مداخلت) میری بات سنیں آپ نے تو نہیں، (مداخلت) آپ نے دو کو نسچن کر لئے نا، آپ میری بات سنیں آپ جائیں وہاں پہ کر لیں، دیکھیں اپنے ساتھ ٹیم لے کے جائیں وہاں پہ جائیں، کیمرہ مین لے کے جائیں، دیکھیں اگر وہاں نہیں ہوا تو ہم Guilty ہوں گے، یہ ڈیپارٹمنٹ Guilty ہو گا آپ کے سامنے میرے خیال میں اس میں پوری تفصیل آپ کو دی گئی ہے تو میرے خیال میں آپ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ان کا، ان کا کہنا یہ ہے اشتیاق ارمڑ صاحب! کہ 383 ملین وہ تھا اور ریلیز 26 ہوئے اور 26 تو خرچ ہو گئے ہیں نیچے جو ڈیٹیل ہیں۔

وزیر ماحولیات: جی جی بالکل۔

جناب سپیکر: تو یہ یا Financial constrain تھی یا کس وجہ سے فنڈ ریلیز نہیں ہوئے زیادہ؟

وزیر ماحولیات: دیکھیں اس میں ابھی تک ابھی جو ریلیز ہوا ہے، اس میں جو ہم کوشش کر رہے ہیں کہ خرچ کریں، ابھی اگست میں ہمارا جو مون سون کا Drive چلے گا تو اس میں ہم پورا کمپلیٹ کریں گے، اس کا جو بقایا ہے اس کو ہم کمپلیٹ کر لیں گے باقی یہاں تک ہم نے لگا لیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں، سر! میرا سوال یہ ہے۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میرا کوئسچن یہ نہیں ہے کہ انہوں نے مجھے جواب نہیں دیا یا یہ ایسی سکیمیں ہیں کہ جو انہوں نے نہیں لگائی ہوں گی، انہوں نے مجھے جواب پورا دیا ہے لیکن میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ 2021 میں پیسے ریلیز کیوں نہیں ہوئے جب 383 ملین آپ نے مختص کئے ہیں اور اس میں آپ 26، سوری 22 ملین آپ خرچ کر رہے ہیں تو آپ 2021 کو کہاں بھول گئے ہیں اسی طرح تو آپ 2022 کو بھی بھول جائیں گے، 2023 کو بھول جائیں گے اور یہ معاملہ چلتا رہے گا اور یہ پیسے جو ہیں تو یہ آپ نے لوگوں کو دکھانے کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر ماحولیات: دیکھیں بی بی، ہر ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک مانیٹرنگ ہوتی ہے یہ جو میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ ہمارے دو سیزن ہوتے ہیں، ایک سپرنگ ہوتا ہے ایک مون سون میں ہوتا ہے۔ یہ تقریباً خرچ ہو چکے ہیں جو آدھا خرچ ہوا ہے اور باقی ان شاء اللہ ابھی جو ہمارا Drive شروع ہو جائے گا مون سون میں تو اس میں دوبارہ یہ جو پیسے باقی رہ گئے ہیں اس کو خرچ کر دیں گے۔ یہ تو Simple سی بات ہے دیکھو! جتنے بھی پیسے ہیں 383 something اس میں 26 خرچ ہو چکے ہیں باقی رہ گئے ہیں، 22 باقی جتنے بھی رہ گئے ہیں تو وہ ہم مون سون میں خرچ کر دیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میرا سوال صرف یہ ہے کہ 2021 میں کیا آپ کے جو دو سیزن آئے ہیں وہ نہیں آئے تھے یا وہ بارہ موسموں میں تبدیل ہو گئے تھے کہ آپ کے دو سیزن نہیں آئے ہیں اور آپ نے 2021 میں ایک پیسہ ریلیز نہیں کیا۔ سر! آپ مجھے، میں آپ کی توسط سے سپیکر صاحب! منسٹر صاحب سے یہ بات ضرور کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے اس بات پہ Satisfied کریں کہ بھئی انہوں نے 2021 میں ایک پیسہ Merged area کے لئے جو باجوڑ ہے خاص طور پہ باجوڑ ایریا میں 22 ملین آپ نے لگائے ہیں لیکن 383 میں آپ نے باقی پیسے خرچ نہیں کیے 2021 میں تو مجھے بتائیں کہ یہ کیوں نہیں کئے، مجھے کچھ جواب تو دیں نا جس سے کہ میں لوگوں کو جواب دے سکوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں نگہت بی بی! ایسی بات ہے کہ دیکھیں ٹوٹل اس سکیم کی جو کاسٹ ہے 383.452 ملین ہے یہ ٹوٹل کاسٹ ہیں لیکن جو ریلیز ہوئے ہیں اس کو 26 ملین ریلیز ہوئے تھے اکتوبر تک جس میں سے 22 ملین انہوں نے 26 ملین کے اندر سے خرچ کر دیئے ٹھیک ہے، اب آپ یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ 383 میں سے جو پچھلے سال کا شیئر بنتا تھا یا جتنے پیسے ہیں وہ کیوں نہیں ریلیز ہوئے ٹھیک ہے، اب دیکھیں وہ

علاقے ایسے ہیں وہاں کام کے بھی کئی ایشو بنتے رہتے ہیں، اب جو ریلیز تھے وہ بھی یہ پورے خرچ نہیں کر سکے 22، 26 میں سے 22 ملین انہوں نے خرچ کئے ابھی بھی دو ملین ان کے پاس اس سے بھی رہتے ہیں تو جیسے ہی یہ، طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ اگلے پیسے خرچ کریں اور اور لیتے رہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں یہ، آپ جواب مجھے نہیں دیں گے۔ مجھے جواب منسٹر صاحب دے گا اور آپ کی توسط سے میں ان سے جواب مانگ رہی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو اس، یہ جواب آپ دے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں ایک بات اس میں ضرور کرنا چاہتی ہوں کہ Ex-FATA اور Merged areas میں تین سال ہو گئے ہیں کہ ابھی تک فنانس کمیشن میں کوئی بھی فاٹا کا بندہ شامل نہیں ہے جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دیکھیں یہ ہمارا اب ایک صوبہ بن چکا ہے اور ہمارے صوبے میں اگر کسی کے ساتھ چاہے وہ پختون ہیں، چاہے وہ یہاں پہ ہندکو Speaking ہیں چاہے جو بھی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور آپ Basically ہیں بھی فاٹا سے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں لیکن مجھے بتائیں کہ یہ ان کی یا ڈیپارٹمنٹ کی نالائقی ہے، بیوروکریسی کی نالائقی ہے کیونکہ بیوروکریسی کی نالائقی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بیوروکریسی کی نالائقی ہے، بیوروکریسی ان منسٹروں کو جو ہے زیر کر کے بیٹھی ہوئی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، بیوروکریسی ان کے اشاروں پہ نہیں چلتی ہیں یہ بیوروکریسی کے اشاروں پر چلتے ہیں جناب سپیکر صاحب، اور میں اس کے سخت خلاف ہوں یا تو اس کو کمیٹی کے حوالے کریں اور یا اس میں مجھے یہ یقین دہانی کروائیں کمیٹی کو حوالے کریں کیونکہ یہ چیز جو ہے میں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، میں اب اور Ex-FATA کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کہتی ہیں اسے کمیٹی کے حوالے کریں، کمیٹی کے لئے آپ Agree ہیں یا نہیں ہیں تو پھر I put it for the voting۔

وزیر ماحولیات: نہیں نہیں میں میں، دیکھیں میں اس کے ساتھ بیٹھ کے بات کر لوں گا، ہمارے چیف کنزرویٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس کو سمجھا دے گا۔ اگر میری بات اس کو سمجھ نہیں آ رہی ہے تو وہ سمجھا دے گا لیکن کمیٹی کو میں نہیں دوں گا کس کمیٹی کو دوں اس میں تو پوری ڈیٹیل پڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: پھر ان کے ساتھ بیٹھ کے ان کے آفیسرز آئے ہوئے ہیں تو، نگہت بی بی کا مائیک کھولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! بات یہ ہے کہ میں اس پہ نہ تو زیادہ ڈیبیٹ کرنا چاہتی ہوں، میں نے اپنی مدعا یہاں پہ، وہاں کے فاٹا کے جو لوگ ہیں ایکس فاٹا کے اور Merged area کے اور یہاں پہ جو ایکس فاٹا اور Merged area کے چاہے میری یہاں پہ یہ لوگ Elected Members ادھر سے بیٹھی ہوئی ہیں یا ادھر سے بیٹھی ہوئی ہیں، میں چاہتی ہوں کہ ان کی کمیٹی بنائیں مجھے اس میں نہ ڈالیں کیونکہ میرا تعلق جو ہے وہ فاٹا سے باپ دادا کا ختم ہو چکا ہے بلکہ دادا پر دادا سے ختم ہو چکا ہے لیکن بات یہ ہے کہ ان کی کمیٹی بنائیں اور ان کو لے کر جائیں اور ان کو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھائیں کہ بھئی کیوں نہیں کر رہے ہیں جب آپ کے ساتھ پارلیمنٹیریز ہوں گے اور ان بیوروکریسی پہ جب چڑھ دوڑیں گے کہ کیوں نہیں کر رہے ہیں، دیکھیں میں نے پہلے بھی آپ کو کہا تھا کہ جب آپ مختص کر دیتے ہیں تو وہ فنڈ جو ہے وہ لوگوں کے اکاؤنٹ میں چلا جاتا ہے اور وہاں سے وہ کیا کرتے ہیں وہاں سے وہ پھر فائدے اٹھاتے ہیں۔ تو منسٹر صاحب آپ کی توسط سے میں اور فنانس۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہوتا فنڈز ڈیپارٹمنٹ کے اکاؤنٹ میں جاتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہں؟

جناب سپیکر: فنڈز ڈیپارٹمنٹ کا جو بھی لوکل لائن ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے اس کو ملتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو ڈیپارٹمنٹ میں جو بھی بیٹھا ہوتا ہے اس کے، سر! اسی کے فنڈ میں ہی جاتے ہیں نا۔ سر، درانی صاحب، درانی صاحب کو موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: جی حمیرا خاتون، نعیمہ کشور صاحبہ، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب! پاکستان کو پہلی بار ماحولیات پہ میزبانی مل رہی ہے اور اگر ہم اس میں پھر ایسی رپورٹ پیش کریں گے تو ہمارا کیا Image جائے گا۔ 15 تاریخ کو اس کی ہم پاکستان میزبانی کر رہا ہے۔ یہ کوسچن ہے کہ ماحولیات پہ ہمیں کتنا فنڈ ملا ہے تو ماحولیات میں صرف فارسٹ نہیں ہے کہ اس میں صرف ہم نے پلانٹیشن کرنی ہے اور اگر فارسٹ میں ہمیں یہ فنڈ ملا ہے اور اس کو ہم Use

نہیں کر سکے تو اس کا طریقہ کار کیا ہے؟ ہمیں جب درخت اگانے کے لئے فنڈز ملتے ہیں تو جتنا ہمارا صوبہ فنڈ نگ کرتا ہے اتنا ہمیں مرکز سے فنڈ ملتا ہے تو اگر ہم اس کو Use نہیں کریں گے تو ہمیں جو Matching grant ادھر سے ملتی ہے پھر ہم وہ بھی ضائع کریں گے تو پھر ہمیں کیا، یہ ہمارے صوبے کو فائدہ ہوتا ہے کہ ہم اس کو ضائع کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل اکرم خان درانی صاحب، درانی صاحب بات کرلیں۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ یہ مسئلہ جی بڑا اہم ہے اور پورے فاٹا میں یہ تو صرف میرے خیال میں ایک محکمے کی بات ہے، جتنے بھی محکمے ہیں، جتنی بھی حکومت نے فاٹا کے ساتھ Commitment کی تھی کہ آپ کو ہم این ایف سی سے تین فیصد دیں گے اور آپ کو سالانہ اتنے پیسے دیں گے، نہ ایک روپیہ ابھی تک ان کو این ایف سی سے ملا ہے، یہ سارے ڈرامے ہیں۔ میرے خیال میں جی اگر مناسب ہو میں تو اپنے وزراء کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں چونکہ اس کا منصب جو ہے وہ انتہائی محترم ہے لیکن جب کوئی بات آجاتی ہے کہ اس ہاؤس کی کمیٹی بنائیں آپ کے زیر سایہ تو وہ اس کو نہیں مان رہے ہیں، نہ خود اپنے آپ پہ اعتماد ہے نہ ہم پر، گورنمنٹ کے ممبران پر اور نہ اپوزیشن کے ممبران پر ان کا اعتماد ہے۔ مسئلہ کیا ہے جی اگر ہمارا اعتماد ان پہ ہے تو وہ اپنے ممبران پہ بھی اور ہمارے ممبران پہ بھی کل بھی جب میں نے یہاں پر ایک مسئلے پہ بات کی تو اکبر ایوب صاحب آپ کی کمیٹی سے کتراتے تھے کہ اس کا کیا فائدہ ہوا، سارا فائدہ اس اسمبلی سے ہے، آپ سے ہے، آپ کی یہاں پر لیگل ٹیم بھی ہے، ایکسپرٹس ہیں آپ کے پاس، آپ کا جتنا بھی یہاں پر عملہ ہے وہ ہماری معاون ہو گی، اس سے زیادہ Expertise تو ہے ہی نہیں جو آپ کا عملہ ہے کیونکہ سارے ڈیپارٹمنٹس کے سوالات بھی آتے ہیں جوابات بھی آتے ہیں اور ان کا Experience بھی ہے۔ تو منسٹر صاحب بڑے صحت مند وزیر ہیں ہمارا اور مجھے ویسے بھی پیار الگ رہا ہے تو وہ صحت مندانہ بات کریں۔ ابھی بات آگئی کہ اگر وہ استعمال ہوتے ہیں، آپ کی بات ہے کہ پھر وہ گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں آتے ہیں، مسئلہ تو یہ ہے کہ ابھی اس اکاؤنٹ میں سالانہ پیسے آتے ہیں، ماہانہ تین مہینے میں پیسے آتے ہیں اور ریلیز اس لئے نہیں کرتے ہیں کہ اس پہ جو منافع ہوتا ہے اس کے پاس وہ منافع اس فنڈ ڈیویلپمنٹ میں شامل نہیں ہوتا ہے اور طریقہ کار یہ ہے کرپشن کا کہ اس کو اپنے پاس رکھیں خرچ نہ کریں اور اپنے اپنے من پسند بینکوں میں رکھیں۔ یہاں پر ہماری پراونشل ہاؤسنگ اتھارٹی ہے اس کے سارے پیسے جو لوگوں نے جمع کئے ہیں وہ حبیب بینک ہے اس کی صرف پانچ شاخیں ہیں

اور شاخیں بھی نہیں ہیں، وہ حبیب بینک نہیں ہے اس کے ساتھ کچھ اور بھی ہے جو یہ بینک ہے۔ ابھی ایک بینک ہے اس کی ٹوٹل پانچ شاخیں ہیں اور پورے صوبے کی ہاؤسنگ اتھارٹی کے پیسے آپ اس میں رکھ رہے ہیں اور وہ پیسے بھی ان غریب ملازمین کے ہیں جن کو آپ پلاٹ یا گھر دیتے ہیں۔ تو پلیز منسٹر صاحب سے میری درخواست ہے کہ آپ تو بالکل ہمارے جھگڑالو منسٹر ہیں ہم آپ کو لڑائیں گے لوگوں کے ساتھ۔ آپ پیچھے نہ ہٹیں، ان کی بات کو مانیں اور کمیشن، فاٹا کی ویسے بھی یہاں پر ممبران بیٹھے ہیں۔ اتنی تکلیف ہے وہاں پر نہ سب کا وہاں ایف سی آر ہے اور نہ قانون ہے نہ وہاں پر سیشن جج جاتا ہے۔ ابھی شمالی وزیرستان کا سیشن جج بنوں میں ہے، خیبر ایجنسی کا پشاور میں ہے، ادھر باجوڑ کا میرے خیال میں سوات میں ہے۔ نہ وہاں پر سیشن جج جاتا ہے اور وہاں پر بے چارے جو پولیس والے گئے ہیں ان کا کچھ اختیار نہیں ہے۔ تو یقین جانیئے فاٹا کے لوگ آج جس اذیت سے گزر رہے ہیں، ان سے اسلحہ لے لیا اور رات کو لوگ ان کے گھروں میں جاکر ان کو گھروں میں مروا رہے ہیں۔ تو پلیز اس پہ توجہ دیں یہ فاٹا لابی نہیں ہے، یہ Merged areas ہیں ابھی Settled ہیں۔ اس کے ممبران کو آپ تھوڑا سا جو ہمارا حصہ ہے اس سے بھی زیادہ دے دیں چونکہ وہ Backward ہیں۔ نہ یونیورسٹی ہے نہ کالج ہے نہ ہاسپیٹل ہے تو آپ سے گزارش ہے کہ آپ منسٹر کا ساتھ نہ دیں بلکہ اس کو آپ بھی کہہ دیں کہ ایک کمیٹی بنا دیں یا جو بھی یہ چاہتے ہیں اس پہ میری بھی درخواست ہے اپنے وزیر صاحب سے کہ اس کو حل کریں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji Minister Sahib! Last word.

<u>سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات)</u>: جناب! میں آپ کا بہت Respect کرتا ہوں دل سے Respect کرتا ہوں آپ سب کا اور نگہت بی بی کا بھی کرتا ہوں، سٹینڈنگ کمیٹی کا ایک چیئرمین ہے سر وہ ہے شفیق شیر، اس میں اپوزیشن بھی ہے، اس میں ہمارے بھی ہیں، اس میں ہم جوابدہ بھی ہیں ان کے سامنے تو فاٹا سے ہم نے لیا سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین جو ہمارا شفیق شیر ہیں، ان کو بتائیں ان سے پوچھیں کہ وہاں پر خرچ ہوئے ہیں کہ نہیں ہوئے۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ہماری Main activities spring کی ہیں، جنوری، فروری، مارچ، اپریل تک ہوتی ہے، اس کے بعد ہمارا سیزن ختم ہو جاتا ہے اس میں آپ نہیں کر سکتے By rooted آپ لگا سکتے ہو لیکن جو پلانٹیشن ہوتی ہے وہ تو ختم ہو جاتی ہے۔ جو میرے کہنے کا مقصد ہے اس کو سمجھیں۔ اس کے بعد ہماری Activities دوبارہ شروع ہو جاتی ہیں تقریباً اگست، جولائی، اگست اور پھر چلتی رہتی ہے۔ جہاں تک مون سون کا وہ چلتا رہتا ہے جو وہ ٹائم ہوتا ہے۔ تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس پہ اگر آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں بالکل فاٹا کے جو ہمارے دوست ہیں ان کو

بھی بٹھائیں شفیق شیر اس سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئر مین ہے تو میں اس میں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ وہ پوچھ سکتے ہیں ان سے کہ خرچ ہوئے ہیں کہ نہیں ان کے سامنے تو جوابدہ ہے سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر۔ میں خود بھی جوابدہ ہوں ان کے سامنے بیٹھتا ہوں۔ تو مجھے بلائیں اور اگر نگہت بی بی اس کا پارٹ نہیں ہے تو اور اپوزیشن کے محترم لیڈرز تو اس میں ہیں، بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: تو پھر اس کے لئے میرے پاس ایک ہی حل ہے I will put it for the voting۔ جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ہمارا مطلب ہوتا ہے اپنے لوگوں کو بتانا کہ ہم ان کے لئے آواز اٹھا رہے ہیں، مجھے کمیٹیوں میں جانے کا کوئی شوق نہیں ہے، مجھے کمیٹیوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ جیسے منسٹر صاحب نے اور میں درانی صاحب کی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی ایک جو اپوزیشن کی ایم پی اے ہے اس کی آواز کے ساتھ آواز ملائی، میں ان کی بہت مشکور ہوں اور آپ کی بھی مشکور ہوں کہ آپ نے اس کو اتنا Lengthy کیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس میں فاٹا کے ممبران کو اور شفیق شیر جو ہیں ان کو یہ ہدایت کی جائے کہ فاٹا کے ممبران کو بٹھائیں میں اس کمیٹی میں نہیں جانا چاہتی یہ میرا، اور اس کو Find out کریں کہ یہ بیوروکریسی نے اس کو کیوں روکا ہوا ہے اور اس میں ریلیز کیوں نہیں ہوا ہے۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو یہ باور کروانا چاہتی ہوں کہ ہمیں بالکل آپ پہ کوئی شک نہیں ہے مجھے بالکل آپ پہ کوئی شک نہیں ہے لیکن بیوروکریسی آپ کو غلط راستے پہ ڈال رہی ہے جس کی وجہ سے میں یہاں پہ بول رہی ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' میں Ten minutes رہ گئے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ اس لئے اس بحث کو ختم کر دیں جی۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' میں Ten minutes رہ گئے ہیں، اگلا کوئسچن پھر آپ کا ہے۔ کوئسچن نمبر 11364، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 11364 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت ضلع خیبر سابقہ فاٹا محکمہ ماحولیات کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(iii) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) (i) مبلغ 226.860 ملین برائے سال 21-2020 مختص کئے گئے ہیں۔

(ii) مبلغ 198.763 ملین ریلیز کئے گئے ہیں۔

(iii) تاحال خرچ شدہ رقم مبلغ 176.497 ملین ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ سر، اس کے لئے تو میں نے یہ ایک لکھا ہوا ہے کہ:

لفظوں کے بیچتی ہوں پیالے خرید لو
شب کا سفر ہے کچھ تو ستارے خرید لو
مجھ سے نہ ہوگا اب احترام امیر شہر کا
میری زبان کے واسطے کچھ تالے خرید لو

جناب سپیکر صاحب، اب یہ کوئسچن دیکھیں، یہ کوئسچن بالکل اس کے ساتھ جو ہے Match کرتا ہے یہاں پہ میں نے تفصیل مانگی ہے انہوں نے مجھے تفصیل دے دی کہ 22 ملین، جناب سپیکر! میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں کوئسچن ڈھونڈ رہا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ مجھ سے لے لیں مجھے یاد ہے جناب سپیکر صاحب، یہ لے لیں، مجھ سے لے لیں۔

جناب سپیکر: 11364 اچھا، اچھا جی مل گیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے اس میں پوچھا ہے 226،800،600 ملین، 880، 2021 اور 2020 کے لئے مختص کئے گئے بالکل ٹھیک ہے جناب سپیکر، مانتی ہوں۔ مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا 198.763 جس کا مطلب ہے 19 اور 20 کروڑ روپیہ، پھر میں نے پوچھا مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا، انہوں نے جواب دیا 176 یہ بنتا ہے 18، 19 کروڑ روپیہ، مکمل تفصیل فراہم

کریں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر یہ فنڈ کہیں خرچ ہو چکا ہوتا تو اس کوئسچن کو دیکھیں کہ یہاں پہ انہوں نے مجھے پوری تفصیل دی ہوئی ہے لیکن اس میں میں نے کہا کہ مجھے پوری تفصیل دیں، یہ پیپر آپ کے سامنے پڑا ہے کوئی تفصیل نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، اب میں کیا کروں؟ میری زبان جب پھسلتی ہے یا میری زبان جب بولتی ہے تو خدا کے لئے کوئی تالا ہی خرید لو میری زبان کے لئے کیونکہ جب میں بات کرتی ہوں تو آپ لوگوں کو بری لگتی ہے اور میں بات کرتی ہوں اپنے صوبے کے حقوق کے لئے کیونکہ یہ اب Merged areas ہیں، یہ Settled areas ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: Ji Minister Sahib! Respond, please۔ اس کے بعد خوشدل خان صاحب کا کوئسچن رہ جائے گا، اگر شارٹ، شارٹ چلتے رہیں ذرا کیونکہ تین بجے چار بجے ٹائم ختم ہو جائے گا۔

<u>وزیر ماحولیات</u>: بالکل Same، میں محترمہ کا دل سے بڑی Respect کرتا ہوں، اس نے Same question کیا ہے وہی دو چیزیں پوچھی ہیں اور دونوں کا جواب ان کو مل چکا ہے۔ انہوں نے اس جگہ کی تفصیل مانگی ہے کہ کہاں کہاں خرچ ہوئے۔ اس میں آپ دیکھیں دونوں دیکھیں اس میں اس نے نہیں یہ پوچھا کہ کہاں کہاں پہ خرچ ہوئے، یہ اگر اس نے پوچھا ہوتا تو اس کو تفصیل دے دیتے اور ابھی میں آپ کو دے دوں گا۔ ہمارے پاس تو ریکارڈ ہوتا ہے ایسا نہیں ہے کہ ہم ہوا میں خرچ کرتے ہیں ادھر کے پیسے ادھر کر کے۔ (مداخلت) دیکھیں آپ آرام سے میری بات سنیں پہلے پلیز۔ دیکھیں سر، دو چیزیں پوچھی ہیں اس کوئسچن کے اندر اور دونوں کا جواب مل چکا ہے، اس نے تفصیل نہیں مانگا ہے تفصیل اگر مانگا ہے تو مجھے بتائیں میں دے دیتا ہوں، میں آپ کو دے دیتا ہوں۔۔۔۔۔

(مداخلت اور شور)

<u>جناب سپیکر</u>: Relax please۔ منسٹر صاحب! اس کی تفصیل ان کو آپ بھجوا دیں کہ یہ پیسے خرچ کس کس جگہ پہ ہوئے ہیں۔

<u>وزیر ماحولیات</u>: میں کر دوں گا، میں کر دوں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ 176 ملین کی تفصیل مانگ رہی ہیں کہ یہ کدھر کدھر خرچ ہوئے ہیں تو یہ ان کو ڈیٹیل دے دیں جی۔ یہ کون بیٹھے ہوئے ہیں آگے۔ آپ دیکھیں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر قبائلی اضلاع کے اراکین احتجاجاً ہال میں سپیکر ڈائس کے سامنے بیٹھ گئے)

<u>جناب سپیکر</u>: کوئسچن نمبر 11430، جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ اگر آپ مجھے اجازت دیتے ہیں تو کوئسچن سے ایک دو ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں جو کہ Related ہیں۔ پہلے یہ کہ سر، یہ آپ دیکھ لیں میرے آج کے لئے دو کوئسچنز ایجنڈے پر تھے اور یہ مجھے ملے تھے، یہ لکھا گیا ہے کہ 25/5 اور 25/5 پر دو کوئسچنز ہیں، یہ ان کی Reply آئی ہوئی ہے۔ ایک کوئسچن کی سر، یہ Reply ہے ان کی اور یہ It is very important question، یہ ان کی Reply ڈیپارٹمنٹ سے آئی ہے۔ تین گھنٹے میں رات اس پر پڑھ پڑھ کر یہاں جب مجھے آج پتہ چلا کہ آپ نے Delete کیا تو آپ مجھے سیکرٹری صاحب! یہ بتائیں کہ آپ نے کیوں Delete کیا ہے؟ مجھے کوئی Intimation نہیں ہوئی ہے۔ میں نے تین گھنٹے اس پر خرچ کئے ہیں اور اس میں اپوائنٹمنٹس ہیں اور اس میں اتنی Illegalities ہوئی ہے، اتنی Irregularities ہوئی ہے کہ رات کو میں بیٹھ کر اپنے لئے علیحدہ یہ بنا دیا۔ حالانکہ یہ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ہمیں Facilitate کریں اگر وہ نہیں کرے تو پھر آپ کے سیکرٹریٹ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہمیں وہ Facilitate کریں لیکن انہوں نے مجھے ایسا ہی یہ اس طرح بھیجا تھا اور پھر میں بیٹھ بیٹھ کر مطلب یہ میں نے کرلیا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہاں جب آکر تو مجھے پتہ چلا کہ وہ کوئسچن ایجنڈے پر Retain کیا ہے جو کوئی ان کی اہمیت ہے نہیں ہے اور نہ ان میں تفصیل ہے اور جو Important question ان میں آپ نے نہیں دیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ Next ایجنڈے پر رکھیں ان کا کوئسچن جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ ہمارے ساتھ کیا زیادتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کوئسچن کے نمبر کو دیکھو۔ یہ جو کوئسچن ہمارے، سیریل کوئسچن میرا یہ ہے یہ 11425 نمبر والا ہے، اس کو Delete کیا ہے اس کوئسچن کو 11430 والے کو Retain کیا ہے۔ تو یہ مطلب ہے سیریل وائز بھی انہوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے، یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے ہمارے ساتھ۔

جناب سپیکر: آئندہ Day پہ ان کا یہ کوئسچن نمبر ون پہ رکھیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! میں آپ سے گزارش کروں With due respect میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس کو چیک کروں گا جی۔ I will check it۔ آپ اپنے کوئسچن پہ آجائیں تاکہ اس کو کرلیں۔ Answer is taken as read, supplementary۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دوسرا سر! میرا اگلہ بھی ہے، شکوہ بھی ہے۔ یہ میرا سر، تمام بزنس جو ہے پڑا ہوا ہے، بار بار میں سیکرٹری صاحب سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، میرے تحاریک التواء تقریباً چھ سات سات مہینے سے پڑے ہوئے ہیں، Without any touching میرے کال اٹینشنز پڑے ہوئے ہیں سر، یہ آپ کیوں بزنس کو نہیں لاتے ہیں؟

جناب سپیکر: ابھی لمبا اجلاس ہے ان شاء اللہ ساری چیزیں آتی جائیں گی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! یہ ہم آپ کے دفتر میں آتے رہیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس دفعہ آپ کا ہم شکوہ دور کریں گے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: لیکن ٹائم نہ ہونے کی وجہ سے ہم آپ کے پاس نہیں آسکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جتنا پینڈنگ بزنس ہے سارا لاتے جائیں گے آپ کا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے سر، تھینک یو۔ سر، اب اپنے کوسچن پہ آرہا ہوں۔ سر، اس میں میں نے پوچھا ہے ڈیپارٹمنٹ سے کہ "آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا گاڑیوں کی نمبر پلیٹ کا اجراء کرتا ہے اور محکمہ نمبر پلیٹ کی درخواستوں پر عملدرآمد نہیں کرتا ہے جس کی وجہ سے عوام کو پریشانی ہے"۔ انہوں نے تو وہ جواب دیا ہے بہرحال اس پر۔ یہ سر، انہوں نے آخر میں لکھا ہے اگر آپ ذرا پڑھ لیں۔ "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے سال 2016 سے تاحال کتنی گاڑیوں کی نمبر پلیٹ جاری کئے ہیں، نیز نمبر پلیٹ کی مد میں محکمہ کو سال 2014 سے اب تک کتنی آمدن ہوئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے"۔ جواب میں یہ کیا فرماتے ہیں "محکمہ نے سال 2016 سے اب تک 4 لاکھ 59 ہزار 370 نمبر پلیٹ جاری کئے ہیں جس سے کوئی آمدن نہیں ہوئی ہیں کیونکہ گاڑی مالکان سے نمبر پلیٹ کی مد میں صرف قیمت خرید وصول کرتا ہے جس میں کوئی منافع نہیں ہے"۔ اب سوال یہ ہے اتنی مذاق سے یہ جواب دے رہے ہیں کہ کوئی آمدن نہیں ہوئی ہے آمدن۔ ان کا Expenditure میں نے منافع کی بات نہیں کی ہے، یہ کوئی دکاندار نہیں ہے یہ دفتر ہے، ایک محکمہ ہے۔ میں نے یہ کہا کہ آپ کے نمبر پلیٹ پر جو آپ خریدتے ہیں تو ان کی تفصیل کتنی ہے۔ آپ کتنے پر خریدتے ہیں اور آپ مطلب ہے آگے مالک سے کتنے پیسے لیتے ہیں۔ پھر اگر میں نے یہ پوچھا بھی نہیں ہے ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے تھا کہ وہ مجھے جواب دیتے کہ ہم بازار سے یا لاہور سے اسلام آباد سے جہاں سے نمبر پلیٹ اتنے پر ملتے ہیں ابھی تک مطلب ہے چار لاکھ پر ہم نے اتنے پر

بیچا ہے اور یہ ہماری وہ ہے۔ تو لہذا میری آپ سے اور ہاؤس سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو واپس کر کے ڈیپارٹمنٹ کو اور ہمیں تفصیل سے مطلب ہے جواب دے دیں یہ میرا سوال ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آنریبل منسٹر فار ایکسائز خلیق الرحمان صاحب۔

<u>جناب خلیق الرحمان (مشیر وزیراعلیٰ برائے آبکاری و محاصل):</u> سپیکر صاحب! اس میں جو معزز۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ذرا مائیک پاس کریں۔

<u>مشیر وزیراعلیٰ برائے آبکاری و محاصل:</u> خوشدل خان صاحب نے جو کوئسچن کیا ہے میرے خیال میں جواب تو بڑا کلیئر ہے ان کے لئے لیکن پھر بھی اگر یہ چاہتے ہیں کہ اس میں ذرا تفصیل میں جایا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اس میں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو یہ کوئسچن ڈیپارٹمنٹ کو واپس ریفر کر دیں جی۔ اس کو ہم پینڈنگ رکھتے ہیں جی کوئسچن کو اور یہ Refer it for the complete answer۔ یہ جو ہمارے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں یہ ہمارے معزز ایم پی ایز، آپ مجھے بتائیں کہ اب مجھے پتہ نہیں ہے احتجاج کا آپ کا، کیا مسئلہ ہے آپ کا؟ (مداخلت) جی بابک صاحب! Really مجھے نہیں پتہ یہ کیوں بیٹھے ہوئے ہیں، ادھر فلور پہ بات کریں یا کچھ۔۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر! آج، جناب سپیکر، یہ جو Newly merged areas ہیں ان کے منتخب ممبران نے ابھی میں نے پوچھا ان سے، تو انہوں مہذب طریقہ احتجاج کا اپنایا ہے۔ ان کا جو بنیادی مسئلہ ہے تمام Merged areas کا کہ جو پچیسویں آئینی ترمیم ہے، اس پہ من و عن، من و عن عملدرآمد ہو، ساتھ ساتھ ان علاقوں کے منتخب ممبران کا یہ بھی گلہ ہے جناب سپیکر، کہ اسمبلی فلور پہ ان کی مختلف موشنز جو ہیں وہ ایجنڈے پہ نہیں آرہی ہیں، اسی طرح ان کے بہت سارے مسائل ہیں۔ تو جناب سپیکر، ہم تو اپنی طرف سے یہ ریکویسٹ کریں گے کہ ان تمام ممبران کو آج ایک ایک کو آپ موقع دیں پانچ منٹ ہو، چھ منٹ ہو تاکہ اپنے علاقوں کے جو مسائل ہیں وہ اجاگر کریں اور احتجاج کا جو مدعا ہے تو سارے ہاؤس کے سامنے بھی لائیں اور اپنے صوبے کے عوام کا بھی سامنے لائیں۔ تو یہی ہماری گزارش ہے اور ان شاء اللہ ہم ان سے بھی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جو بھی ہو ان شاء اللہ طریقے سے ہاؤس کو چلانے کی کوشش کریں گے تو ہم ان سے بھی یہ ریکویسٹ کرتے ہیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آنریبل ممبرز سے گزارش کرتا ہوں کہ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں اور اپنے اپنے نام مجھے بھیج دیں، میں آپ کو موقع دے دیتا ہوں آپ فلور سے بات کریں، فلور سے بات کریں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave applications': جناب تیمور خان جھگڑا صاحب، آج کے لئے؛ فیصل امین صاحب، آج کے لئے؛ محترمہ ملیحہ علی اصغر صاحبہ، آج کے لئے؛ سید فخر جہان صاحب ایم پی اے، آج کے لئے؛ ظہور شاکر صاحب، آج کے لئے؛ انور حیات صاحب، آج سے Friday تک؛ مفتی عبیدالرحمان صاحب، آج سے Friday تک، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ، آج کے لئے؛ آصف خان صاحب، آج کے لئے؛ بلاول آفریدی صاحب، آج کے لئے؛ عاقب اللہ خان صاحب، آج کے لئے: Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted. Privilege Motions, 'Adjournment Motions': Janab Akram Khan Durrani Sahib, MPA to please move his adjournment motion No. 293 in the House.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو تھوڑا سا جو نیچے لوگ بیٹھے ہیں، یہ تو Cream ہے ہمارے صوبے کی، Merged areas کی اور ساری جماعتوں کی نمائندگی ہے۔ تو میرے خیال میں اس حکومت میں بڑے ادب کے ساتھ، یہاں پر آپ نے بھی کافی وقت گزارا ہے، یہاں پر آپ نے اپنے معزز لوگوں کو اس طرح نہیں دیکھا جو یہ بیٹھے ہیں۔ آپ نے کبھی اپنے معزز ممبران کو اسی طرح نہیں دیکھا ہوگا جو سی ایم کے گھر کے باہر، دفتر کے باہر ٹینٹ لگا کر، ایک بار نہیں دو بار اور اس پہ وہاں پر ممبران، چونکہ یہاں پر تو ہمیں جواب دے رہا تھا ہمارا برخوردار سلطان خان، ابھی وہ نہیں ہے۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ وہ کیوں نہیں آرہا ہے، نہیں ہے، وہ زیادہ تر ہمیں تسلیاں دیتا تھا۔ اگر سی ایم صاحب Commitment کرے اور اس پہ عمل نہ ہو، وزیراعظم پورے Merged areas کے ساتھ Commitment کرے اس پہ عمل نہ ہو اور یہ لوگ بے چارے ہمارے سارے ممبران بشمول پی ٹی آئی کے ممبران، یہ خدا کی قسم اپنے حجروں میں نہیں بیٹھ سکتے۔ ابھی لوگ آخری وقت ہے ان کے حجروں پہ آرہے ہیں، شروع ہو گیا ہے اور وہاں پر اس کے گھروں میں بیٹھنے پہ مجبور ہو گئے ہیں اور یہ اتنے مجبور ہو گئے ہیں کہ یہ اس کا سامنا نہیں کر سکتے کیونکہ اخبارات میں جو باتیں آتی ہیں کہ اتنا فاٹا کو دیا، اتنا Settled area کو دیا، اتنا Merged area کو اور درمیان میں کچھ بھی نہیں ہے جس طرح ابھی بات

ہوئی۔ابھی تو میں نے اپوزیشن کی ساری پارٹیوں سے بات کی۔ میں اس لئے آپ کو آج پھر دوبارہ، کیونکہ آپ کے گھر میں بھی سی ایم صاحب نے ہمارے ساتھ Commitment کی آپ گواہ ہیں، ایک بار نہیں دوبار، اس پہ بھی عمل نہیں ہو رہا ہے۔ میں نے خود بھی اپنی جماعت کا 30 تاریخ کو صوبائی شوریٰ، عاملہ اور اراکین اسمبلی کا اجلاس بلایا ہے، بابک صاحب سے بھی مشورہ کیا ہے، وہ بھی اپنی جنرل کونسل صوبے کی بلائیں گے۔ میں نے عنایت اللہ خان صاحب سے بھی بات کی ہے، وہ بھی جماعت اسلامی کی صوبائی شوریٰ اور جس طرح اس کی کونسل ہے وہ بھی بلائیں گے۔ اس طرح میں نے اختیار ولی یا سردار یوسف سے بھی بات کی ہے دونوں سے مسلم لیگ (ن) سے بھی۔ تو پورے صوبے کے عوام، چترال سے لے کر، بونیر سے لے کر، ڈی آئی خان، ٹانک سے لے کر بنوں سے لے کر، کرک سے لے کر، پورے سات ریجنز میں جتنی بھی عوام ہیں، ان کو ہم بھر بھر کے لائیں گے اور چیف منسٹر کے گھر کے سامنے بٹھائیں گے۔ ابھی آخری حد ہے، نہ کسی کی عزت محفوظ ہے، نہ کسی کا گھر محفوظ ہے، نہ کسی کا مال محفوظ ہے۔ ان حالات میں یقین جانیئے میں سپیکر صاحب، ہمیشہ آپ سے کہتا ہوں کہ خدارا آپ اس کو سمجھائیں۔ سی ایم صاحب کو پتہ بھی نہیں ہوتا ہے، اس کا پرسنل سیکرٹری ڈی سی کو بھی ٹرانسفر کرتا ہے، اس کا پرسنل سیکرٹری کمشنر کو بھی ٹرانسفر کرتا ہے اور حکومت کدھر سے چل رہی ہے یہ میرے، یقین جانیئے میں ان اپنے ممبران کے ساتھ ابھی خود بیٹھتا لیکن مجھے کمر میں تکلیف ہے۔ میری آنکھوں میں آنسو ہیں جب یہ لاکھوں لوگوں کے نمائندے ہیں۔ آپ نے تو توجہ دی کوئی وزیر نہیں اٹھا کہ ان کے ساتھ بات کر لیں، یہ کیا حال ہے؟ آپ میرے برخوردار ہیں آپ کی میں بہت زیادہ عزت کرتا ہوں لیکن اکبر ایوب صاحب جس لیول پہ یہ بیٹھے ہیں وہ آپ کے قد کے برابر نہیں ہے۔ اگر آپ سارے اسی نوعیت پہ بات کریں۔ ابھی سپیکر صاحب، کل بھی میں نے آپ سے بات کی، خدا کی قسم یہ شرم سے یہاں استحقاق نہیں لا سکتے ہیں۔ یہ جب ڈی سی کے دفتر میں جاتے ہیں، وہ اس سے ملتے نہیں ہیں۔ جب سیکرٹری کے دفتر میں جاتے ہیں تو فون نہیں اٹھاتے ہیں وہ۔ وہ قدر، اس صوبے کی روایات کدھر گئے، وہ اخلاقیات کدھر گئے؟ وہ جو یہاں پر مشہور تھا کہ خیبر پختونخوا کی بیوروکریسی کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔ میں، یہ مجھے ایک دن شاہد خاقان عباسی، خواجہ سعد رفیق، احسن اقبال نے کہا کہ آپ کی بیوروکریسی بڑی اچھی ہے۔ ان کو میں نے کہا کہ بیوروکریسی اچھی ہے لیکن ہم اچھے ہیں، ہم آپس میں اگر سیاسی اختلافات رکھتے ہیں لیکن کسی کی عزت پہ ہم نے حملہ نہیں کیا، آپ لوگ وہاں پر ایک دوسرے کی عزت پر حملہ کرتے ہیں لیکن یہاں پر تبدیلی آ گئی ہے کہ وہ روایات ختم ہو گئے

تبدیلی سے۔ ابھی کسی کا نہ گھر محفوظ ہے نہ دکان محفوظ ہے اور نہ کسی کی عزت محفوظ ہے اور بیوروکریسی اتنی بے لگام ہو گئی ہے، یقین جانیئے کہ آپ اس کو بلاتے ہیں، نہیں آتے ہیں اور جب آپ زور دیتے ہیں تو آپ کے گھر میں اکبر ایوب صاحب اور اس کا بھائی آتا ہے کہ اس کو ابھی چھوڑ دیں۔ ادھر آپ مجھے جواب دیتے ہیں کہ میں مجبور ہوں، وزیر ہوں لیکن میری بات نہیں مانتا۔ جب آپ اس کو پکڑ لیتے ہیں تو پھر وزراء آپ کے گھر اس کے ساتھ آتے ہیں کہ اس بار چھوڑ دیں۔ خدارا میں آپ کو ہاتھ جوڑ کے کہتا ہوں آخری بار کہ اس ممبران اسمبلی کی عزت بچائیں، اوپر خدا کے ہاتھ میں ہے نیچے آپ کے ہاتھ میں ہے۔ نہ آپ کمیٹی Constitute کرتے ہیں نہ کمیشن۔ میری ابھی جو تحریک التواء ہے، ابھی میں اس پہ بات کروں گا، وہ اتنی شرمناک ہے کہ آپ سن کے، یہ کاپی میں نے آپ کے لئے بھی تیار کی ہے، یہ کاپی آپ بھی لے لیں جو کہ Proof ہے سب باتوں کا۔ ابھی مجھے اجازت دے دیں کہ میں اپنی تحریک التواء پہ بات کروں۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں ممبران سے گزارش کرتا ہوں یہ جو احتجاج پہ بیٹھے ہیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: میں تحریک التواء پہ بات کر لوں تو یہ اس پہ بھی بات کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اپنی سیٹوں پہ چلے جائیں اور میں آپ کو موقع دیتا ہوں آپ وہاں سے بات کر لیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: اس پہ یہ میرے خیال میں آپ ذرا اس کو چھوڑ دیں میں ذرا بات کر رہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ چاہتے ہیں کہ یہ بیٹھے رہیں؟

<u>قائد حزب اختلاف</u>: تو پھر اس کے بعد آپ بھی اس کے ساتھ بیٹھیں آپ بھی اس کا حصہ ہے نا، خیر ہے آپ بیٹھیں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ، آپ کے سٹاف کا بھی۔

تحریک التواء

<u>قائد حزب اختلاف</u>: اسمبلی کی کارروائی، معمول کی کارروائی روک کر اس اہم اور عوامی مسئلے پر بحث کی جائے، وہ یہ کہ صوبائی حکومت نے ضلع بنوں ٹی ایم اے بنوں کو دوستا بازار بنانے کی ہدایات جاری کی تھیں اور ہر بازار میں تیس تیس دکانیں تعمیر کرنے کی اجازت دی تھی اور یہ Criteria پورے صوبے کے لئے ہے لیکن ٹی ایم اے بنوں نے ہدایات کے برعکس دوسو دکانیں تعمیر کیں اور ساتھ یہ بھی ہدایات دیں کہ جو لوگ اس جگہ پر بیٹھے ہیں، اس زمینوں پر جو کاروبار کرتے ہیں ان کو الاٹ کیا جائے۔ ان کو الاٹ بھی کیا لیکن بعد میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن نے اس کو منسوخ کیا۔ لہذا یہ اسمبلی اس مسئلے کے لئے کمیشن، کمیٹی قائم کر کے موقع پر جا کر تحقیقات کرے تا کہ ذمہ داروں کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، یہ مسئلہ کیا ہے آپ ذرا دیکھیں۔ میں نے ابھی اکبر ایوب صاحب سے بھی بات کی۔ اکبر ایوب صاحب چونکہ وزیر ہیں اور سیکرٹری نے یہاں پر جو لیٹر لکھا ہے وہ ہے کہ تیس اور تیس، ساٹھ سستا بازار دکانیں، وہاں پر ڈپٹی کمشنر بنوں نے دو سو بنائے ہیں، یہ پراونشل گورنمنٹ کے اختیارات سے بھی بالاتر آدمی ہے۔ ابھی بھی میں نے اکبر ایوب صاحب سے بات کی ہے۔ مجھے اس نے کہا کہ ہر، پورے صوبے میں ساٹھ ساٹھ ہیں لیکن ڈپٹی کمشنر بنوں نے دو سو بنائے ہیں، دو سو کیوں بنائے ہیں؟ دو سو اس لئے بنائے ہیں کہ جو لوگ وہاں پر بیٹھے ہیں پانچ پانچ چار لاکھ روپے پہ ان کو بیچ دیا اور جب یہ دکانیں اس نے بیچ دیں تو ٹی ایم او اور ڈی سی کی چپقلش پیسوں پہ ہو گئی۔ ٹی ایم اے نے خط لکھا ہے وزیر صاحب کو، سیکرٹری کو کہ مسئلہ یہ ہے اور ڈی سی نے لکھا ہے اینٹی کرپشن کو کہ اس ٹی ایم او کے خلاف کارروائی کریں۔ چونکہ لڑائی پیسوں پہ آ گئی ابھی جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دوسری اس میں جو قانونی غلطی ہے، اس کا ٹینڈر نہیں ہوا ہے۔ ٹی ایم اے کو ڈی سی نے ہدایات دیں، ایک آدمی کو اس کے لئے مقرر کیا کہ آپ خود بنائیں۔ مجھے یہ وزیر صاحب یہ جواب دے دیں کہ ایک لاکھ سے زیادہ کا جو کام ہو اس کا ٹینڈر ضروری ہے KPPRA کے اصولوں کے مطابق ہے یا نہیں ہے اور اس کے ساٹھ لاکھ روپے یا پچاس لاکھ۔ ابھی پچاس لاکھ روپے بغیر کسی اشتہار کے ڈی سی بادشاہ کرواتا ہے، اور میں اس نیب کو بھی حیرت سے دیکھتا ہوں کہ جب سیاسی لوگوں کو ایک لاکھ روپے کی بھی کوئی کرپشن ہو تو وہ فوراً آ جاتے ہیں۔ ابھی نہ اخبار میں اشتہار آیا ہے سستا بازار بھی بن گیا، لوگوں پہ دکانیں بھی بیچ دیں لیکن سارے ادارے خاموش ہیں۔ پتہ نہیں ہے کہ وجہ کیا ہے؟ تو لہٰذا آج آپ دوبارہ، آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ خدارا سپیکر صاحب، ان ممبران پہ بھی اعتماد کریں۔ ان ممبران پہ بھی اعتماد کریں اور اس کے لئے ممبران کا کمیشن بنائیں، میں خود ساتھ چلا جاؤں گا جگہ بھی بتاؤں گا اور ٹینڈر اگر ہوا ہو تو وہ بھی ہمیں وہاں پر بتا دیں کہ ٹینڈر ہوا ہے اور جن لوگوں کو الاٹ کیا ہے، جب پیسے پہ دوبارہ لڑائی ہوئی تو منسوخ بھی کیا گیا۔ ابھی ایک پانچ دن پہلے اس کو منظور کرتے ہیں اور دس دن بعد جب پیسے لیتے ہیں، نہ الاٹ کرتے ہیں اور پھر دس دن کے بعد اس کو منسوخ کرتے ہیں۔ اصل میں لڑائی ہے کہ ڈی سی کی پیسوں کی بات تھی کہ اگر مجھے نہیں ملے تو میں اس کو کینسل کرتا ہوں۔ تو اس پہ ابھی مزید میں آپ کو کیا کچھ لاؤں۔ یہ آپ نے دیکھ لیا جو صوبائی گورنمنٹ نے لکھا ہے کہ تیس اور تیس ساٹھ اور وہاں پر موقع پہ بنے ہیں دو سو۔ ٹینڈر، ابھی آپ فون کریں، آپ کا سیکرٹری کسی کو کہہ دے کہ اس کے ٹینڈر ہوئے ہیں؟ کل جو میں نے بات کی تھی، میں نے خوبصورت چوک بنایا تھا، اللہ

اکبراس پہ لکھا تھا، بورڈاس کا یہ تھااور ماربل پہ بنایا تھا، بہت مضبوط بنا تھا، ڈی سی نے اس کو گرادیا۔ اگر کسی پرائے جگہ کو آپ گراتے ہیں تو اس کی نیلامی کرتے ہیں چونکہ اس میں بہت بڑا سٹیل تھا۔ نہ اس کی نیلامی ہوئی ہے بنا تھا ٹی ایم اے سے۔ ڈی سی نے سی اینڈ ڈبلیو پہ گرادیا اور وہ ملبہ جو تھا وہ اس کا ایک ایس ڈی او ہے امیر اللہ، جو اس کے لئے کام کرتا ہے، اس نے خود اپنے گھرلے کر بیچ دیا۔ ابھی آپ مجھے بتادیں کہ اگر ایک کمرہ بھی آپ گراتے ہیں، آپ اس کی Assessment C&W پہ کریں گے کہ نہیں؟ اور اس پہ اگر دس ہزار ہے پچاس ہزار ہے، ایک لاکھ روپے ہے، پچاس لاکھ ہے یہ آپ سرکاری خزانے میں جمع کرتے ہے کہ نہیں؟ کل بھی جو میں نے بات کی تھی، وہاں پر ٹینڈر نہیں کئے تھے اس تھانے کی، وہ بھی اسی طرح بنایا۔ تو مجھے تو پتہ نہیں ہے کہ یہ بادشاہت ہے، مارشل لاء ہے؟ میرے خیال میں مارشل لاء میں بھی ہم نے دو مسئلے دیکھے ہیں۔ ہم نے یہ نہیں دیکھا ہے کہ وہاں پر بھی ٹینڈر کا سسٹم نہ ہو۔ تو پلیز میں آج دوبارہ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ایک تو ابھی اس کے وقار کا خیال کرو۔ جو مسئلہ ہے اس کو آپ کس طرح کرواسکتے ہیں؟ چونکہ ابھی میں بھی چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ بیٹھ جاؤں لیکن یہ مجھے منع کرتے ہیں کہ آپ نہ آئیں۔ ابھی اس کے علاوہ کونسی ایسی چیز ہے جو اس گورنمنٹ کو ہم بتادیں۔ تو پلیز سپیکر صاحب، احترام کے ساتھ ہم زیادہ بات بھی نہیں کرسکتے، پھر تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن یہاں پر میں اس لئے اسمبلی میں آیا کہ مجھے یہ اسمبلی ویران نظر آتی تھی، میرے ممبران کی آواز بالکل دبی ہوئی تھی لیکن یہ بولنے والے لوگ ہیں اب یہ بولیں گے اور یہ لڑیں گے اور اپنے اپنے حلقے کے لوگوں کو ٹرکوں میں، گاڑیوں میں بھر بھر کر لائیں گے۔ وہاں پر ہماری انتظامیہ نہ Stay order مانتی ہے، میرے ضلع کا ڈپٹی کمشنر ایک عجیب سا کمشنر، عجیب سا کمشنر ہے، میں جب چیف منسٹر تھا تو یہ لائیوسٹاک میں اے ڈی تھا، مچھلیاں مجھے بتاتا تھا کہ ٹراؤٹ اس طرح ہے، فشریز محکمے میں تھا، ابھی مچھلیوں کی پکڑ والا انسانوں کی پکڑ پہ آگیا ہے۔ یہ مجھے معلوم ہے کہ اس نے کتنی، اس کے تالابوں میں کتنی مچھلیاں ماری ہوئی ہوں گی لیکن اس نے سوات میں پھر انسانوں کا خون بھی کیا، صرف مچھلیوں کا نہیں انسانوں کا بھی اور پھر وہ اے ڈی سے ڈی سی بن گیا اور ہمارے پی ایم ایس کے سارے افسران آگئے اور سارے آفسران آگئے انہوں نے سپریم کورٹ میں اپیل کی کہ یہ مچھلیوں کا پکڑنے والا ہے اس کو ایڈمنسٹریشن کا کیا پتہ ہے، ایک آدمی ہے اس کی تربیت مچھلیوں سے ہوئی ہے، افزائش نسل۔ میں نے ایک دفعہ یہاں پر اسمبلی کے فلور پہ نوے میں ایک تحریک التواء پیش کی تھی فشری پہ کہ بنوں میں فشریز کی ہیچری نہیں ہے۔ محمد علی شاہ باچا ہمارے وزیر تھے سوات سے تو اس نے تقریر

شروع کی، بڑے محترم ہمارے ساتھی تھے کہ مچھلی کا گوشت جو ہے صحت کے لئے بہت ضروری ہے، وہ بیماریوں سے پاک ہے، میں نے کہا اسی لئے تو میں ہیچری مانگتا ہوں نا، یہ اعلان کرواور اس نے اعلان کیا، اللہ تعالیٰ نے ہیچری بنادی۔ تو میں محمود خان صاحب سے کہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب اقرباء پروری کریں، وہ سوات کا ضرور ہے آپ کا رشتہ دار ہو گا لیکن آپ کے بیس گریڈ کے یہاں پر لوگ بیٹھے ہیں OSD اور آپ نے اقرباء پروری پہ انیس گریڈ کا کمشنر وہاں پر بٹھایا ہے۔ ابھی نیب والے کدھر ہیں جو ایک اقرباء پروری پر لوگوں کو پکڑتے ہیں۔ اگر اس کے نیچے ایک ڈی سی نارتھ وزیرستان کا اس کے نیچے ہے، ایک بنوں کا ڈپٹی کمشنر، ایک لکی مروت، تین اضلاع ہیں اور اس میں دس دس اسسٹنٹ کمشنرز اور اے ڈی سی بھی ہے، ابھی وہ پی ایم ایس افسران، وہ پی ایم ایس افسران کس طرح کام کریں گے جو اس کے خلاف سپریم کورٹ میں گئے ہیں اس لئے وہاں پر روزانہ لاشیں ہیں اور ہمارا ڈپٹی کمشنر پہلی بار بنوں میں گیا ہے ڈپٹی کمشنر یہ پہلے اے پی اے تھا میر علی میں، بنوں میں جب گیا تھا تو اس کی مونچھیں نہیں تھی، ابھی اس نے بڑی بڑی مونچھیں عیسیٰ خیل میاں والی والی رکھ لی ہیں۔ پتہ نہیں ہے کہ وہ ہمیں مونچھوں پہ ڈراتا ہے، میں اس کو کہتا ہوں کہ آپ کے اوپر ایک بورڈ لگا ہے، میاں والی اور عیسیٰ خیل بنوں کی تحصیلیں تھیں۔ پارٹیشن سے پہلے بنوں ضلع تھا اور ہم انگریز کو دیکھتے جو آپ کے سر پہ ڈپٹی کمشنر ہے بنوں کے لوگوں نے اس کو بھی بھگایا ہے اور اس کا سر بھی کٹوایا ہے، وہ غیرتی لوگوں کا ضلع ہے آپ اس کے ساتھ ادب سے رہیں لیکن مجھے اس پہ بھی تعجب ہے کہ بنوں کی آب وہوا جو ہے وہ بھی کبھی کبھی کسی کو مونچھوں پہ مجبور کرتا ہے کہ اس کے لئے، اس لئے بھی وہ مونچھیں رکھیں۔ تو لہذا کمشنر صاحب نے پرسوں ایک پریس کانفرنس کی ہے کہ آپ کے لئے میں ویڈیو لایا ہوں آپ کو ابھی دکھاؤں گا اس کے بعد، میرے موبائل میں ہے۔ اس نے کہا ہے کہ حکومت بدمعاش ہے، یہ کمشنر اس میں کہتا ہے کہ حکومت بدمعاش ہے اور میں بدمعاش ہوں۔ مجھے تو پتہ نہیں کہ یہ حکومت بدمعاش ہے یا آپ شریف لوگ ہیں آپ کا کمشنر کہہ رہا ہے، میں کہتا ہوں کہ شریف ہے کمشنر کہتا ہے کہ میں حکومت بدمعاش ہے۔ اس ویڈیو میں آپ کو دکھا رہا ہوں ثبوت کے ساتھ، اگر بدمعاش ہے تو آپ کی حکومت کے بارے میں بھی وہ کہتا ہے، آپ کی حکومت کے بارے میں بھی وہی کہتا ہے، ابھی وہ خود کہتا ہے کہ میں بدمعاش ہوں۔ ہم آپ کی بدمعاشی کو مانتے ہیں آپ نے مچھلیوں کا خون بھی بہایا ہے اور انسانوں کا بھی سوات میں، کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ڈھکی چھپی ہے لیکن خدارا یہ اپنے صوبے کے جتنے بھی آپ کے سینیئر لوگ ہیں، ان کو کل پرسوں میری اور بھی آتی ہے چینی کا سکینڈل ہے، اس کے بعد

آٹے کا ہے اور بھی بہت زیادہ سکینڈلز ہیں اور میں آپ کو ریکارڈ پہ آج میرے پاس پڑا ہے، میں اس پہ بھی بات کروں گا کہ بنوں کا ایک معزز تاجر یہ اس کی Written ہے آپ کو کاپی دوں گا اپنے پیڈ پہ کہ وہاں پر اے ایف سی، ڈی ایف سی، اے ایف سی، ہر دکان سے تیس ہزار روپے زبردستی لیتا ہے میں آپ کو ابھی یہ کاپی بھی دوں گا اور وہ ڈی سی کی ہدایات پہ لیتا ہے۔ ابھی میں نے جتنی عزت اس صوبے کی بیوروکریسی کو دی ہے یہ اپنے سینیئرز اور یہاں پہ لوگ ہیں وہ دیکھیں لیکن ابھی ہم مجبور ہیں کہ زبان کھول دیں، دو سال ہم نے بڑا ایک عزت وقار کے ساتھ اور یہ حالات بدلتے ہیں، یہ اس طرح نہیں ہے کہ ہمیشہ ہے۔ میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ صوبے کے جو حالات ہیں، آپ نے نوشہرہ کا الیکشن دیکھ لیا، آپ نے پورے پاکستان میں الیکشن دیکھ لئے۔ جو آنے والا وقت ہے اس زمین پہ بیٹھے ہوئے لوگوں کا ہے ان شاء اللہ اور جب ان لوگوں کا وقت آئے گا تو میں ان شاء اللہ دیکھوں گا کہ یہ کس نے زمین پہ بٹھائے ہیں۔ اگر آج آپ نے ہمارا ساتھ دیا تو یہ وقار کے ساتھ ادھر بیٹھیں گے اور اگر آج نہیں تو کل ایک وقت آئے گا، یہ وقت پھر ان شاء اللہ زیادہ دور نہیں ہے بہت نزدیک ہے لیکن خدارا ہم آج بھی کہہ رہے ہیں، ہم آج بھی کہہ رہے ہیں کہ خدارا ان لوگوں کی عزت وقار کا خیال رکھیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اکبر ایوب صاحب! یہ ایڈمشن کے لئے ہے ایڈجرنمنٹ موشن، You agree for admission?

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات)</u>: جی جناب سپیکر، I have بے شک آپ ایڈمٹ کر لیں لیکن تھوڑے سے میں آپ کو اس کے Facts بتانا چاہتا ہوں کہ The case is under investigation with anti corruption اور ہائی کورٹ میں کیس SubJudice بھی ہے جناب سپیکر، اور جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ تمام Coddle formalities پوری کی گئی ہے۔ اب مجھے بتایا یہ گیا کہ جی ایک ایریا تھا، اس کے اوپر سبزیاں اور فروٹ بیچنے والے چھابڑی والے یہ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے ان کو اٹھایا ہے جب گورنمنٹ کی ڈائریکشنز آئی ہیں کہ ہر شہر میں آپ ایک سستا بازار لگائیں، اس جگہ کو Plain کیا گیا ہے جناب سپیکر، اور ان کو Prefab یا Temporary قسم کے کھوکھے سے بنا کے دیئے گئے ہیں جس میں کچھ الاٹمنٹ ہو گئی تھی جس کے اوپر ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن نے پھر ایکشن لیا اور جس طرح صحیح کہہ رہے ہیں درانی صاحب اور اس الاٹمنٹ کو کینسل کیا گیا اور ٹی ایم او کے خلاف انہوں نے اینٹی کرپشن کو کیس بھیج دیا۔ ابھی اینٹی کرپشن بھی اس کو کر رہی ہے اور The case is

subjudice with High Court also جناب سپیکر، اور میں درانی صاحب میں ختم کر دوں گا۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میں وہ مچھلی پکڑنے والے کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر بلدیات: اچھا، تو درانی صاحب نے مچھلیاں پکڑنا سکھادی تھیں، اتنی اچھی پکڑنا سکھائی ہیں کہ اس کو پھر حکومت نے مگر مچھ پکڑنے پہ لگادیا ہے تو درانی صاحب اس کو پھر اتنی اچھی مچھلیاں نہیں سکھانی چاہیئے تھیں آپ کو۔ جناب سپیکر، یہ Basically ایک وہ پھر اللہ اکبر چوک کا درانی صاحب نے ذکر کیا ہے اور کوئی بیوروکریٹ اس ایوان سے اوپر نہیں ہے میں درانی صاحب سے Agree کرتا ہوں، جتنی جہاں پہ ہمیں اس ایوان اور اس کے ممبر کی Respect ہے وہاں پہ ہمیں کوئی بھی نہیں جناب سپیکر، اور نہ ہم بدمعاش ہیں تو نہ Ayes کے اس طرف بیٹھے ہوئے لوگ بدمعاش ہیں، اگر اس طرح کسی نے بات کی ہے تو بالکل میں اس کو کہتا ہوں وہ غلط بات ہے ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، بے شک اس کے اوپر بحث کرائیں Facts سامنے ہیں، میں تو مشورہ یہ دوں گا درانی صاحب کو کہ آپ بھی پارٹی بن جائیں اینٹی کرپشن کے اس کیس میں And give your، آپ یہ کہہ رہے ہیں آپ نے کوئی کاغذ اٹھائے ہیں کہ میرے پاس Proof ہے، آپ ادھر جمع کرائیں، ان کے پاس آخر کسی نے تو انکوائری کرنی ہے۔ جناب سپیکر، تو اگر اس کے اوپر مزید لیکن آپ نے تقریباً ساری باتیں جناب سپیکر، درانی صاحب نے تمام Facts and figure کی کر ہی لی ہیں اور کل جناب سپیکر، آپ نے ہی کہا تھا کہ ہاؤس اس کے اوپر کوئی We don't have the power to make a commission جاکے وہ اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو وہ پہلے والی ہے جو کل ان کی ایڈمٹ ہو گئی ہے نا، اس پہ تو اس وقت بات کریں گے۔

وزیر بلدیات: ہاں، بے شک ایڈمٹ کریں اچھا ہے اس کے اندر تھوڑا سا اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن رولز کیا کہتے ہیں جی؟

وزیر بلدیات: یہ دیکھ لیں کہ یہ کورٹ شورٹ کا جو اس کا Status quo کا Maintain ہے اس میں رول کیا کہتا ہے۔

جناب سپیکر: میں Opinion لے رہا ہوں۔ جی درانی صاحب!

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! وہ اینٹی کرپشن اور بتا رہا ہے کہ کورٹ ہے، وہ دونوں ڈی سی اور ٹی ایم او کی لڑائی ہے، اس پہ نہیں ہے کہ اس پہ کوئی کمیشن نہ بنے، وہ اس پہ ہے کہ ابھی ٹی

ایم او گیا ہے، اینٹی کرپشن میں ڈی سی نے لکھا کہ ٹی ایم او کے خلاف اینٹی کرپشن کارروائی کرے، تحقیقات کریں، تو ٹی ایم او گیا اس نے ہائی کورٹ سے Stay لیا کہ میرے خلاف اینٹی کرپشن وہ نہ کرے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ دونوں کی ہم کروا رہے ہیں ہم تو صرف ٹی ایم او کی نہیں ہم تو ڈی سی کی، اس نے تو صرف اس پہ Status quo دیا ہے کہ اس ٹی ایم او کے خلاف کارروائی نہ ہو۔ اس طرح ہے نا، ابھی اگر اس میں کوئی پیچیدگی ہے لیگل سائیڈ پہ آپ کا لیگل سائیڈ آپ کو بتا دیں، آپ اس کو آج منظور کر لیں پھر تو بحث بھی ہو گی اور اس کے لئے پھر میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا سیکرٹری صاحب کے ساتھ اور اس کے لئے پھر رولز بھی دیکھ لیں گے لیکن آج آپ اس کو ایڈمٹ کر لیں، گورنمنٹ بھی چاہتی ہے کہ یہ ایڈمٹ ہو کیونکہ اگر کوئی بھی وہی پر غلطی کرتا ہے تو پھر تو بدنامی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ڈی سی اور ٹی ایم او کا ایشو ہے آپس میں وہاں پہ؟

<u>قائد حزب اختلاف</u>: معاملہ ابھی جھگڑا ہے ٹی ایم او اور ڈی سی کا پیسوں پہ۔

<u>وزیر بلدیات</u>: جناب سپیکر! یہ اربوں روپے کی جگہ ہے جب رمضان بازاروں کے لئے سستے بازار لگانے کا کہا گیا تو درانی صاحب کی اس بات سے میں Agree کرتا ہوں کہ کہیں کسی نے تیس بنائیں، کسی نے چالیس بنائیں، کسی نے پچاس بنائیں کسی نے ساٹھ بنائیں، ادھر میرے خیال میں زیادہ بنی ہیں اور وہ اس لئے زیادہ بنی ہیں جناب سپیکر، کیونکہ کہ جو لینڈ سلیکٹ کی گئی اس کے اوپر Already چھابڑی والے جو بیٹھے ہوئے تھے وہ چیزیں بھیج رہے تھے تو ان سے خالی کرا کے جگہ کو Plain کر کے ان کو Proper ایک سستا بازار بنا کے دیا گیا ہے۔ ابھی جناب سپیکر، سستا بازار یہ Permanent بازار نہیں ہے تو اس کے اوپر جو لینڈ الاٹ کی گئی تھی اس کا I agree with that کہ اس کو غلط الاٹ کیا گیا تھا تو اس کو کینسل کرنا ضروری تھا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کہتے ہیں بنوں کی زمین اس صوبے کی سب سے مہنگی ترین کروڑوں میں مرلے ہیں وہاں جناب سپیکر، تو وہ چیز اس میں ایک Irregularity ہوئی ہے باقی جناب سپیکر، کس نے پیسے لئے ہیں کس نے پیسے نہیں لئے اینٹی کرپشن اس کے اوپر جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: ٹینڈر کا بتا دیں ہمیں۔

<u>وزیر بلدیات</u>: جس طرح درانی صاحب پوچھ رہے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ جی تمام Coddle formalities پوری کی گئی ہیں لیکن درانی صاحب، اس میں جناب سپیکر! یہ بات ہے کہ کیونکہ یہ تمام جتنے اگر میرا ہری پور میں بنا ہے سستا بازار، وہ بھی ڈیپارٹمنٹ نے Departmentally خود کیا ہے،

انہوں نے خود پیسا اپنا ایک عارضی سا بنایا ہے، چھابڑیاں بنائی ہیں جو بنایا ہے انہوں نے خود لیبر کو Hire کر کے کیا ہے جناب سپیکر، اس کا کیونکہ ہمیں ٹائم دیا گیا تھا کہ دو تین دن کے اندر اندر آپ ان سستے بازاروں کو قائم کریں، تو ادھر بھی میرا خیال ہے Departmentally درانی صاحب خود ہی کیا گیا ہو گا۔ کہہ رہے ہیں کہ Codal formalities ہم نے پوری کی ہے۔

جناب سپیکر: 71، درانی صاحب! (j) 71 جو ہے وہ یہ کہتا ہے کہ "the motion shall not deal with any matter which is subjudice" اور دوسرا یہ آئین کا آرٹیکل 13 بھی کہتا ہے کہ اگر ایک انکوائری چل رہی ہو تو دوسری انکوائری نہیں ہو سکتی۔

قائد حزب اختلاف: انکوائری تو چل رہی ہے ٹی ایم او کے خلاف میں تو بات کر رہا ہوں ڈی سی کے خلاف، یہ آپ سپیکر صاحب، اتنے تجربہ کار آدمی ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

قائد حزب اختلاف: میں ابھی اگر وہ انکوائری ہے وہ تو ہے ٹی ایم او کے خلاف میں آپ کو ڈی سی کے خلاف بات کر رہا ہوں ڈی سی کے خلاف Subjudice کدھر ہیں۔

جناب سپیکر: اس کو ایڈمٹ کرتے ہیں پھر اس وقت ڈیٹیلز ساری آ جائے گی۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! آپ رولنگ دے دیں کہ ڈی سی والا معاملہ بھی اینٹی کرپشن۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈی سی کا وہ کہہ رہے ہیں۔

وزیر بلدیات: آپ اینٹی کرپشن دیکھ لیں ڈی سی والا معاملہ بھی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر بلدیات: میں کہہ رہا ہوں کہ آپ رولنگ دے دیں کہ ڈی سی والا معاملہ بھی اینٹی کرپشن دیکھ لے جب ایک انکوائری ہو رہی ہے تو He should listen to both the sides اور اپنا فیصلہ دے دے۔

قائد حزب اختلاف: تو وہ تو ٹی ایم او کے خلاف ہے نا میں تو ڈی سی کے خلاف کہہ رہا ہوں، آپ ایڈمٹ کر لیں پھر اس پہ رولز ریگولیشنز ہم کر لیں گے۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! اس پہ بحث کیا ہو گی سارے Facts سامنے آئے ہوئے ہیں تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو ایڈمٹ کریں نا اس کو نہ ایڈمٹ کر لیں نا۔

وزیر بلدیات: کر لیں کر لیں ہمارے سینیئر ہیں درانی صاحب۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Adjournment motion is admitted for detailed discussion. Honourable Members sitting on floor and protesting, I request all of you to please take your seats and whatever you want to say I will give you time.

آپ وہاں سے بات کریں تاکہ آپ کی بات سامنے آئے۔ (خاموشی) جی درانی صاحب!

قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے اپنی سیٹوں پہ چلے جائیں اور انور خان کو آپ موقع دیں کہ وہ بات کریں۔

جناب سپیکر: کس کو موقع دے دوں؟

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Hidayat-ur-Rehman Sahib, MPA to please move his call attention notice No. 1762 in the House, Hidayat-ur-Rehman Sahib.

جناب ہدایت الرحمان: جناب سپیکر! میں وزیر برائے محکمہ مال کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع چترال لوئر اور اپر میں Settlement record کا کام آخری مراحل میں ہے۔ محکمہ اراضیات نے عوام کو اعتماد میں لئے بغیر عوامی اراضیات کو حکومتی شاملات میں شامل کیا ہیں جس کی وجہ سے غریب اور پسماندہ عوام اپنی زمین سے محروم ہو گئے ہیں۔ حالات یہاں تک خراب ہو گئے کہ عوام ضلعی انتظامیہ اور محکمہ اراضیات کے خلاف سڑکوں پر نکل چکے ہیں اور ضلع کو ان کا نقصان پہنچ رہا ہے۔ میں بحیثیت دوضلعوں کا ممبر میں نے خود کمشنر ملاکنڈ اور سیکرٹری Settlement، ایس ایم بی آر اور متعلقہ محکمہ جات سے ملا ہوں لیکن یہ اہم مسئلہ اب تک حل نہیں ہوا۔ لہذا حکومت ایک خصوصی کمیٹی تشکیل کرے اور کمیٹی متعلقہ محکمہ جات اور عوام کے درمیان بیٹھ کر قانونی طریقے سے اس اہم مسئلے کا حل نکالیں اور لینڈ ریکارڈ درست کرے۔

جناب سپیکر، آپ کے علم میں ہے کہ چترال کے لوگوں کی مثال امن پسندی، شرافت اور Peaceful ہونے کے حوالے سے دی جاتی ہے، یقیناً موجودہ Settlement اور محکمہ اراضیات کے نااہلیوں کی وجہ سے چترال کا امن سبوتاژ ہو رہا ہے۔ لہذا سپیکر صاحب، آپ سے میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ ایک ایسی کمیٹی بنائیں اور جو مضبوط کمیٹی ہو اور اس کو Represent آپ خود کریں یا وزیر اعلیٰ صاحب کریں، اس کو سنجیدہ لے کر عوام اور Settlement کے درمیان اس مسئلے کو حل کریں بصورت دیگر چترال کا امن بہت برے طریقے سے سبوتاژ ہو رہا ہے۔ کچھ دن پہلے اپر چترال کا غنشت میں جھگڑا یہاں تک پہنچا کہ دیر سے فورس کو بلایا گیا، یقیناً پہلے کبھی چترال میں ایسے حالات پیش نہیں آئے ہیں۔ لہذا اس مسئلے کو سنجیدہ لیا جائے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Revenue, to respond please, Ji Qalandar Lodhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر مال واملاک): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مولانا صاحب نے بڑی اچھی بات کی، بڑی اچھی تقریر بھی کی۔ حقیقت اس طرح سے ہے کہ یہ ضلع چترال میں جو زمین کا بندوبستی کام ہے یہ 2002 سے شروع ہوا اور یہ بڑا سست روی کا شکار رہا۔ ابھی اس پر نو مہینے میرے بھی ہو گئے اس وزارت کے تو اس پر ہم نے کوشش کی ہے، اس کا لوئر دیر کا 31 مئی تک ہم نے کمپلیٹ کرنا ہے اور جون کے پہلے ہفتے میں یہ ضلعی انتظامیہ کے حوالے اور وہ 30 ستمبر تک اس کو دیر اپر کو کرنا ہے۔ طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ یہ اناؤنس کیا جاتا ہے، دربار لگتا ہے، وہاں مشران جمع ہوتے ہیں، وہاں کشران جو لوگ چھوٹے ہیں وہ بھی جمع ہوتے ہیں، بڑے ملک بھی جمع ہوتے ہیں، وہاں مالکان ہوتے ہیں، وہاں مزارعین ہوتے ہیں اور یہ سب لوگ حاضر ہوتے ہیں، ان کے سامنے یہ سارا پراسیس کیا جاتا ہے اور اس پراسیس پر بڑا خرچہ ہوا ہے اور وہی لوگ جو میں نے وہاں اس پر Context میں جو پٹواری ہے جو عملہ ہے اسی کی میں نے سمری سی ایم کو بھیجی ہے کہ انہی لوگوں کو وہاں Permanent کیا جائے تاکہ یہ چترال میں جو یہ مسئلے مسائل ہیں یہ نہ ہوں۔ اس دوران چار ہزار سے پانچ ہزار شکایتیں جو Petition type کی تھی وہ آئی ہیں، سب کو نمٹا دیا گیا ہے وہاں صرف 48 کیسز باقی ہیں جس پر بھی کام لگا ہوا ہے وہ بھی نمٹا دیئے جائیں گے، ابھی اس سٹیج میں جو کہ بیس سال اس پر کچھ نہیں ہوا ابھی کیا ہے اس کو پتہ ہی نہیں ہے کس کی زمین ہے کس کی نہیں ہے تو سب وہ لینڈ ریکارڈ بنا ہے، یہ سب کچھ کر کے تو ہم ڈی سی کو اس کا ریکارڈ دے رہے ہیں جون کے پہلے ہفتے میں، اس کے بعد بھی اگر ان کے کوئی اعتراضات ہوں تو یہ سول کورٹ میں جا سکتے ہیں ہائی

کورٹ سپریم کورٹ میں جاسکتے ہیں لیکن اس سٹیج میں اتنا بڑھ کر خرچہ کر کے اتنا بڑا سٹاف اور اتنے سالہا سال سے بیس سالوں سے پینڈنگ اور یہ پی ٹی آئی گورنمنٹ کو اس کا کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے تین سال میں اس کو کمپلیٹ کیا ہے۔ یہ صوبے کا چترال جو ہے اس صوبے کا 19، 20% ہے رقبے کے لحاظ سے یہ چھوٹا موٹا کام نہیں ہے تو اس پر بہت بڑا کام ہوا ہے اس میں کسی قسم کا کوئی خدشہ ہو تو بعد میں دیکھا جاسکتا ہے لیکن یہ تو 1975 میں اس کا نوٹیفکیشن ہو گیا ہے جب یہ Merger الحاق اس کا ہوا پاکستان کے ساتھ، اس کے مطابق اس پر کوئی ایکشن لیا ہی نہیں جاسکتا لیکن پھر بھی ہم نے سارا On ground جہاں جہاں جیسے یہاں گیا کہ کس مالک ہے اس کا دادا کون ہے پردادا، کون اس کو کھارہا تھا کس کے پاس تھی اس کا مزارع کون ہے اس کا مالک کون ہے وہاں سے ساری Evidence لے کر فیصلہ کیا گیا ہے پھر بھی چار ہزار سے پانچ ہزار شکایتیں ہمیں آئی ہیں جن کو نمٹا دیا گیا ہیں صرف 48 کیسز باقی ہیں جو مجھے ریکارڈ میں دیئے گئے ہیں۔ تو ان شاء اللہ مولانا صاحب تسلی رکھیں یہ بہت اچھا کام ہوا ہے یہ ہمارے ساتھ Cooperate کریں باقی جو ان کا ساتھ ہے تو ان کا کوئی بھی مسئلہ ہو گا اس کے لئے ہم حل کریں گے اور ان شاء اللہ دیکھا جائے گا۔ یہ سارا جو ہے بہترین ہوا ہے چترال کا ہو گیا اور اپر دیر کا بھی ان شاء اللہ 30 ستمبر تک ہو جائے گا تو اس کے بعد اس کا اب کمپیوٹرائزیشن کا سسٹم شروع ہو گا پھر اس کے بعد ان کے سروس ڈیلیوری سنٹرز بنیں گے، وہاں بھی اگر ان کی کوئی شکایتیں ہیں یہ تو اس وقت نمٹا دیا جائے گا ابھی اس پراسیس کو کرنے دیں ابھی پتہ ہی نہیں ہے یہ زمین کس کی ہے کون کون ہے اس کا تو کوئی ریکارڈ ہی نہیں تھا جو ابھی کیا گیا یہ تو بہت اچھا ہوا ہے۔ سر، میری تو یہ درخواست ہو گی کہ ابھی اس کو نہیں روکا جاسکتا یہ جو اس کا پراسیس ہے۔

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب۔

جناب ہدایت الرحمان: جناب سپیکر صاحب! یقیناً یہ ریکارڈ حوالہ ہونے کے بعد کی بات ہے لیکن اس سے پہلے تقریباً تمام سیاسی عمائدین چترال کے اور تقریباً 99% عوام ایک پیج پر ہے اور یہ جب تک کمیٹی نہیں بنے گی جب تک آپ کے عوام کے ذہنوں کے مطابق فیصلہ نہ ہو اس وقت تک عوام اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جو ہمارے منسٹر صاحب فرما رہے ہیں اس صورت میں میرے خیال میں سوائے جھگڑے کو دعوت دینا سوائے امن کو خراب کرنا اور سوائے چترالیوں کی شرافت سے میرے خیال میں یہ چیز جو باتیں ہو رہی ہیں یہ شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا لینا اس کے علاوہ یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ لہذا میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو سیریس لیکر اس پر ایک مضبوط کمیٹی بنا کے آکر دیکھ کے فیصلہ کریں۔ اس وقت

جو ہوا ہے جی 97% زمین حکومت سرکار کے حوالے کی گئی ہے صرف 3% زمین عوام کو دی گئی ہے یقیناً آپ جانتے ہیں چترال کے تو 95% یا 90% پہاڑی علاقے ہیں، ان میں سے بھی جو Plain area ہے جس سے پہلے سے عوام فائدہ اٹھا رہی ہے، وہ ساری زمین حکومت کے حوالے کی گئی جس کی وجہ سے عوام انتہائی جو ہے ناکرب کا شکار ہے اور انتہائی غم وغصہ عوام میں پایا جاتا ہے۔ اگر یہ فیصلہ ہم پارلیمنٹ کے ذریعے اچھی کمیٹی کے ذریعے نہ کریں اس وقت تک عوام کی یہ بے چینی ختم نہیں ہو سکتی اور بہت بڑا جھگڑا اور بہت بڑا فساد چترال میں اس سے پیدا ہو گا۔

جناب سپیکر: جو کال اٹینشن منسٹر صاحب نے تو جواب دے دیا اب اس میں اور Furthermore تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: یہ آپ نے Highlight کر دیا آپ کا ایشو and we have responded۔

وزیر مال واملاک: سر! یہ ایک دن کا کام نہیں اس پر سالہا سال لگے ہیں، بیس سال پہلے گزر گئے ہیں تین سال میں یہ کام ہوا ہے، اس کے دربار لگے ہیں۔ میں، یہ بھی وہاں موجود ہوں گے ان کے سامنے سب کچھ ہوا ہے۔ اب جس کی زمین ہو گی تو اسی کا نام آئے گا اگر ان کا کسی کا قبضہ ہے تو اس کا بھی آگیا ہے مالک کا، مزارعین کا بھی آگیا، والی کی زمین جو اس کے خاندان کو مل گئی ہے وہ بھی سارا کچھ ہو گیا ہے تو جس چیز کی گورنمنٹ مالک ہو گی وہ تو ہو گی، اب گلیشئر کے یہ مالک تو نہیں ہو سکتے وہ تو گورنمنٹ کے حصے میں آئے گی اور یہ 20% ہے اس کا صوبے کی زمین کا اور اس میں زیادہ تر جو آپ دیکھیں پہاڑ ہیں، دریا ہیں اور اس میں گلیشئر زہیں تو وہ ان کا اس حساب سے یہ دیکھیں گے تو ان کا تو وہی ہو گا جس پر یہ قابض ہیں جو ان کے پاس ہے وہ ان کے نام پر ہی کی گئی ہے اور اس میں آگے بھی کوئی بات ہو گی تو اس کی پھر بھی تصحیح کی جائے گی یہ کام ختم ابھی نہیں ہوا۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب اس میں گنجائش ہے کہ بعد میں بھی اس کی تصحیح کی جاسکتی ہے۔ اختیار ولی صاحب کی کال اٹینشن ہے اس کو میں ڈیفر کرتا ہوں انہوں نے ریکویسٹ کی ہے۔ نثار محمد خان صاحب۔۔۔۔

جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: پہلے نثار خان کو بولنے دیں وہ اس کے مسئلے، اس کے بعد آپ مجھے بتائیں کونسی آئینی بے قاعدگی ہو رہی ہے؟

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب، زه د دې معزز ایوان په وساطت چې پینځیشتم ترمیم کبنې زمونږ د Ex-FATA کوم انضمام شوے دے تر څو پورې چې په پینځیشتم ترمیم باندې من و عن عمل نه وی شوې او اول د 3% نه ستارټ نه وی اخستې شوې، د هغې پورې به د فاټا هغه ممبران چې تاسو ئې وینئ چې لاندې ناست دی چې کومو کبنې د عوامو د زړه درد دې، هغه به تر هغې هغلته ناست وی جو دلوں میں اپنے عوام کے درد رکھتے ہیں اپنے مسئلے کو جانتے ہیں اور جو ادھر ہی بیٹھے ہیں وہ بھی قوم کو سامنے ہے اور جو نیچے بیٹھے ہیں وہ بھی قوم کے سامنے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، کدھر ہیں وزراء؟ کامران! آپ Respond کرلیں گے ان کو ایک منٹ آپ Respond کرلیں گے یا اکبر ایوب صاحب آئے 3% والی جو بات ہے یہ کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب نثار احمد: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، Excuse me سپیکر صاحب مجھے موقع دیجئے۔

جناب سپیکر: میں دے رہا ہوں میں نے دیکھنا ہے کہ آپ کو کسی سے جواب بھی دلواؤں نا یہاں پہ۔

جناب نثار احمد: جب تک سی ایم صاحب نے فاٹا کے اس ممبران کے ساتھ روبرو بیٹھ کے مسئلے کا حل نہیں ڈھونڈا ہے تو ہم پچیسویں ترمیم کو من وعن ادھر Implement کرنے تک جو یہ بجٹ کا اجلاس ہوگا خواہ اگر دو سال بعد جتنے بھی اجلاس ہوں گے ہمیں قوم نے بھیجا ہے اور ہم اس اسمبلی کی زمین پر بیٹھیں گے، ہم قوم کو دکھائیں گے کہ ہم آپ کے حقوق کے لئے ادھر لڑ رہے ہیں اور جو نہیں لڑ رہے ہیں جس کے دل میں درد نہیں ہے فاٹا کے Ex ممبران کے اور میں سارے کے پی اسمبلی سے ریکویسٹ کرتا ہوں یہ سارے اسمبلی کی ذمہ داری بنتی ہے اکیلے ہماری نہیں ساروں کی ذمہ داری بنتی ہے۔ ابھی تک ہمارے تین سال ہوئے ہیں کتنی شرم کی بات ہے خیبر پختونخوا کی حکومت نے ہمیں فنانس کمیشن میں ابھی تک شامل نہیں کیا ہے (تالیاں) تو ہم کس طرح کس طرح مانیں گے کس طرح سوچیں گے کہ ہمارے ساتھ ادھر انصاف ہو رہا ہے اس لئے ہم ادھر بیٹھیں گے اور اس وقت تک بیٹھیں گے کہ جب سی ایم صاحب ہمارے ساتھ روبرو میٹنگ نہ کریں اور پچیسویں ترمیم پہ عملدرآمد شروع نہیں ہوں گے ہم ادھر زمین پہ بیٹھیں گے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Ji Kamran Sahib, honourable Minster for Higher Education.

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ مسٹر سپیکر۔ جو قبائلی اضلاع ہیں ان کے حوالے سے بڑا خیبر پختونخوا حکومت ہم پہلے بھی بات کر چکے ہیں اور میں Statistics بھی Provide کر دوں گا کہ خیبر پختونخوا حکومت نے اور وفاقی حکومت نے جو قبائلی اضلاع کا حصہ ہے، اس میں جو ہم نے اپنا کردار ادا کیا ہے اور وہ کرتے رہیں گے، ابھی Recently ایک ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے ان کی سکالر شپس کا جو ہماری قبائلی اضلاع کی یوتھ ہیں ان کی سکالر شپ کا ایشو تھا اس میں خیبر پختونخوا حکومت نے اپنی ذمہ داریوں سے دو گنا اس کو Accept کیا اور ہم نے بغیر کسی سیاسی Benefit لئے ہم نے یہ بات کسی کے اوپر نہ کوئی احسان کیا ہے نہ ہم جتائیں گے یہ احسان کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب ہم نے بڑے کھلے دل کے ساتھ، کھلے دماغ کے ساتھ قبائلی اضلاع کو اپنے ساتھ ملایا ہے تو ہم ان کی ذمہ داریاں بھی اٹھائیں گے تو میں یہ صرف ہمارے معزز ممبران سے ہم ان شاء اللہ بہت جلد ان کو Statistics provide کر دیں گے لیکن میں چیدہ چیدہ آپ کو بتا دیتا ہوں کہ Historically کبھی بھی قبائلی اضلاع میں جو Ex-FATA ہے، وہاں پہ 20 ارب روپے سے ترقیاتی کام زیادہ نہیں ہوئے، ہم نے پہلی دفعہ پہلے سال مسٹر سپیکر، 24 ارب روپے کے ترقیاتی کام کئے جو کہ کم ہیں جو یہ بات کر رہے ہیں وہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں لیکن وہاں پہ پورا ایک اسٹیبلشمنٹ دوبارہ سے Create کرنا، وہاں پہ تمام آفسرز کو Set کرنا، وہاں پہ Functions کو Devolve کرنا جیسے اگر ہم لوکل گورنمنٹ کی بات کریں تو ہم نے بہت بڑی تعداد میں Fleet provide کی، 702 ویلج کونسلز اور نیبر ہوڈ کونسلز بنائیں۔ مسٹر سپیکر، میں آپ کو ہر ڈیپارٹمنٹ کی Statistics بتا سکتا ہوں اور اس حوالے سے وزیر اعلیٰ محمود خان کی مہینے میں دو دفعہ ہر قبائلی ضلع کے حوالے سے وہاں پہ ٹاسک فورس بنائی گئی ہے جس میں قبائلی اضلاع کی بھرپور نمائندگی ہے وہاں پہ، ہمارے جتنے بھی (مداخلت) اگر آپ وہاں پہ لاء اینڈ آرڈر کی Situation کی بات کریں آپ نے بات کی تو میں نے آپ کو بات کرنے دی، آپ اگر کہتے ہیں کہ ہم آپ کو حکومتی بنچز پہ بٹھائیں تو آپ آ جائیں یہاں پہ بیٹھ جائیں کوئی مسئلہ نہیں ہم آپ کی شمولیت کرا دیتے ہیں لیکن آپ پھر اس بات کو ایڈمٹ کریں، ہم نے لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے 702 ویلج کونسلز بنائیں، 25 ٹی ایم ایز بنائیں، یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ مسٹر سپیکر، میں آپ کو ایگر کلچر سیکٹر کی بتا سکتا ہوں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی میں آپ کو بتا سکتا ہوں پہلی دفعہ ایسی ایسی جگہوں پر ہاسپٹلز بنے ہیں جو میں نے خود وزٹ کئے ہیں کہ پانچ پانچ سو کلومیٹر وہاں پہ کوئی ہاسپٹلز نہیں تھے بلوچستان کے بارڈر کے ساتھ ہمارے وہ ہاسپٹلز بنے ہیں جو

بلوچستان کو بھی Facilitate کر رہے ہیں پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ میں، مامد گٹ ہاسپٹل جو ہم نے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ میں بنایا سٹیٹ آف دی آرٹ، وہاں پہ کوئی لیڈی ڈاکٹر نہیں جاتی تھی۔ مسٹر سپیکر، جو Irrational Schools بنے تھے ایک ایک علاقے میں ہمارے سینیئرز کے حجرے میں، ملکان کے حجرے میں پچیس پچیس، چھبیس چھبیس سکولز بنے تھے۔ مسٹر سپیکر، اس کو Rationalize کرنا تھا اور کر رہے ہیں ہم۔ مسٹر سپیکر، پہلے سال 24 ارب روپے کے ترقیاتی کام ہوئے ہیں یہ میں Provide کر لوں گا ہمارے آنریبل ممبرز کو۔ مسٹر سپیکر، دوسرے سال 26 ارب روپے سے زیادہ کے کام ہوئے ہیں۔ میں یہ ساری Details provide کر دوں گا یہ Unprecedented ہے لیکن اگر یہ آپ کہیں کہ ستر سال کی محرومیاں دو سال میں ختم ہوں تو یہ Impossible ہے، اس کے لئے ہم سب نے ملکر، یہ میر کلام بھائی یہ میرے ساتھ ڈسکس کر لیں، سب ممبران ہم سب ملکر As a team ہم نے کوئی وہاں پہ پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنی کیونکہ یہ محرومیاں ختم کرنی ہیں ہم نے۔ قبائلی اضلاع کو سب سے بڑی چیز یہ جو ہمارے آنریبل ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں ان کو آواز مل گئی تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں آپ کے توسط سے میں اور اکبر بھائی بھی ان کے پاس بیٹھنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم ان کو بتا دیتے ہیں جہاں پہ Lacunas ہیں۔ میں کوئی Political divide کی بات نہیں کر رہا اس سائیڈ سے یا اس سائیڈ پہ لیکن ہم سب نے ملکر قبائلی اضلاع کا ایشو اٹھانا ہے اس میں کمیاں ہیں، ہوں گی ہر ایک چیز میں ہوتی ہیں۔ مسٹر سپیکر، ہم نے ملکر وہ چیلنجز ختم کرنے ہیں یہاں پہ اگر ہم اس بات کو لیں کہ قبائلی اضلاع کو، یہ سب سے بڑی بات ہے کہ اسمبلی میں نمائندگی ملی ہے۔ میں مسٹر سپیکر، چونتیس محکموں کی آپ کو کارکردگی بتا سکتا ہوں میں ان کو ڈیٹیلز بتا دوں گا کہ ہر محکمے میں ایک جوان کا دیرینہ مطالبہ تھا قبائلی اضلاع میں جو Settlement کا Land mark legislation ہوئی، Alternate Dispute Resolution Act کہ ہمارے جو قبائلی روایات ہیں پختونوں کی روایات ہیں اس کے مطابق جرگے کو ہم بحال کریں اور اس کو لیگل ایک ویلیو دیں کہ عدالتیں بھی اس کو Accept کریں۔ مسٹر سپیکر، پولیس کا نظام آپ وہاں پر دیکھ لیں لاء اینڈ آرڈر کی Situation بہتر ہو رہی ہے۔ ہم نے خیبر پختونخوا نے اپنی Kitty سے وہ شیئر نہیں جو قبائلی اضلاع کے ساتھ Commit ہوا تھا ہم نے اپنی Kitty سے قبائل میں پولیس کو Strengthen کیا، وہاں پہ ان کو Tools دیئے، وہاں پہ ان کو Equipments دیئے ان کو ٹریننگ دی۔ مسٹر سپیکر، 29 ہزار خاصہ دار فورس کو ہم نے Merged کیا پولیس میں اتنا بڑا ایشو تھا ان کا۔ مسٹر سپیکر، Compensation کی مد میں یہ میرے

آنریبل ممبرز اس بات کو ایڈمٹ کریں گے میری کم نالج کے تحت میں بتا رہا ہوں کہ Compensation کی مد میں میجارٹی مسئلہ حل ہو چکا ہے، جو ایک دو جگہوں پہ مسائل ہیں وہ بھی ہم نے رمضان میں، میں اور اکبر بھائی رمضان کے آخری دنوں میں ہم گئے وہاں پہ دھرنا ہم نے ختم کرایا، ان کو ہم نے ایشورنس دی کہ وزیر اعلیٰ صاحب خود دھرنا والے جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان کے ساتھ مذاکرات کریں گے۔ مسٹر سپیکر، یہ بات یہاں پہ اس فلور آف دی ہاؤس پہ یہ بات کہنا کہ کچھ نہیں ہوا۔ ہم اس بات کو ایڈمٹ کرتے ہیں کہ بہت کچھ مزید باقی ہے، ہمیں وہ صرف قبائلی اضلاع میں نہیں باقی پورے خیبر پختونخوا میں لیکن قبائلی اضلاع وزیر اعظم عمران خان کا اور وزیر اعلیٰ محمود خان کا سب سے زیادہ Top priority ہے۔ میں اگر Statistic بتاؤں مسٹر سپیکر، تیس سے زیادہ وزٹس، تھرٹی سے زیادہ وزٹس، وزیر اعلیٰ محمود خان نے قبائلی اضلاع میں کئے، آپ بتائیں جی کوئی بھی سیاسی لیڈر مجھے یہ بتائیں پاکستان کی تاریخ میں کہ وہ قبائلی اضلاع میں اتنی زیادہ دفعہ گیا ہو، آپ اس کو ایڈمٹ کریں۔ میرے سینیئرز ہیں سب، میں Age میں سب سے چھوٹا ہوں، یہ اگر میرے ساتھ کراس ٹاک کریں گے میں بالکل جواب نہیں دوں گا مجھے ان کی Respect ہے۔ یہ جب بات کرتے ہیں بہت زیادہ، بہت زیادہ غلط باتیں ہوتی ہیں یہاں پہ مسٹر سپیکر، آج بھی ہوئی ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں یہ ہمارے سینیئرز ہیں ہم ان کی Respect کرتے ہیں کوئی کراس ٹاک میں ان کا کوئی میں جواب نہیں دینا چاہتا لیکن مسٹر سپیکر، یہ ہمیں ایڈمٹ کرنا پڑے گا کہ حکومت خیبر پختونخوا سب سے زیادہ یہ احمد کنڈی بھائی آج بھی اہم ایشو پہ بات کریں گے سب سے زیادہ خیبر پختونخوا حکومت نے ہماری پہلی دفعہ ہم نے، یہ Claim کرتے ہیں کہ پہلی دفعہ خیبر پختونخوا کو وفاقی کابینہ میں بہت بڑی نمائندگی ملی، ہم اس چیز کو Capitalize کر رہے ہیں۔ ہمارے فیڈرل منسٹرز جو خیبر پختونخوا سے ہیں، ہمارے جو سپیکر ہیں ہم ان سے قبائلی اضلاع کے لئے ہو، نٹ ہائیڈل پرافٹ کے لئے ہمارے صوبے کے محاصل کے حوالے سے ہو، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے حوالے سے ہو باقی جو ہمارے بقایاجات ہیں ہم ان کو Utilize کرتے ہیں اور اس کے بڑے اچھے ثمرات آرہے ہیں۔ تو ان شاء اللہ یہ میں ان کو کہہ دیتا ہوں، یہ فلور آف دی ہاؤس میں میں کہہ رہا ہوں کہ بہت کچھ ہو رہا ہے۔ یہاں پہ ہم پوائنٹ سکورنگ کے لئے تو باتیں بہت بڑی بڑی کر سکتے ہیں ہر بندہ کر سکتا ہے لیکن Ground realities یہ ہیں کہ ستر سالہ محرومیاں دو سال میں ختم نہیں ہو سکتیں، یہ ایشورنس ہے خیبر پختونخوا حکومت کی طرف سے، وزیر اعلیٰ محمود خان اور وزیر اعظم عمران خان کی طرف سے کہ ہم اپنے قبائلی بہن بھائیوں کو جو ہم نے، میں نے

آپ کو ایک چھوٹی Example دی ہے مسٹر سپیکر، ہائیرایجوکیشن کے حوالے سے۔ ہم نے مہاجر اور انصار کی تاریخ دہرائی ہے، ریاست مدینہ کی ہم نے حقیقی معنوں میں تاریخ دہرائی ہے۔ ہم دوبارہ بھی کریں گے ان شاء اللہ ہم قبائلی اضلاع کے جو ہمارے غیور بہن بھائی ہیں ہم ان کو ایک بہت بڑے Paradigm shift میں ہم اپنے ساتھ Accommodate کر رہے ہیں اور سب سے زیادہ حصہ ان کا ہو گا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

جناب سردار حسین: سر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں اگر تھوڑا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ ممبران صاحبان د Merged areas او بیا منسټر صاحب ډیره ښه خبره اوکړه او دا ډیره زیاده ښه خبره وی چې مونږ ته موقع ملاویږی په ښه انداز کښې نو ډیرې خبرې به داسې صفا کیږی۔ منسټر صاحب پخپله په هاؤس کښې دا خبره اومنله چې 24 اربه روپئی مونږ لګولې دی خو د منسټر صاحب نه دا خبره هیره ده چې په پینځیشتم آئینی ترمیم سره سره وعده شوې ده چې په دې Merged areas کښې به هر کال سو ارب روپئی لګوؤ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مونږ باید ښکنګ چې منسټر صاحب خبره اوکړه چې پولیټیکل سکورنګ اونکړو خو دا هم یو حقیقت دے چې باید مونږ د دې وطن په مسئلو سترګې پټې نکړو۔ جناب سپیکر، زه نن تپوس کومه چې دا خلق چې نن دلته کښینولې دے خپلې محرومئی کښینولې دے او دا ډیره د افسوس خبره ده چې Merged area باقی ممبران که د هغوی تعلق د هرې پارټئی سره دے، دا د دې ملک وزیر اعظم آته پیرې راغے او هلته ئې د انټرنیټ د سهولت د کهلاؤولو اعلان ئې اوکړو۔ آیا زه تپوس کوم چې هلته د انټرنیټ سهولت کهلاؤ دے جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، په ځائې د دې چې مونږ دا اووایو چې مونږ Ex-FATA له دا ورکړل، مونږ Ex-FATA له دا ورکوؤ، په دومره کاله کښې دومره کاله کښې دومره شوی دی، دومره کاله دا اوشو۔ زه نن د دې حکومت نه دا تپوس کوم چې مرکز کښې هم د دوئ حکومت دے او صوبه کښې هم د دوئ حکومت دے۔ دا لسمه آئینی، دا لسم این ایف سی ایوارډ

چې آئینی تقاضا ده دیکښې دوئ ته څه مشکل دے ؟ مونږ خیرات خو نه غواړو، مونږ زکواة خو نه غواړو، مونږ فطرانې خو نه غواړو، مونږ د پاکستان د آئین هغه برغ اختیار غواړو، هغه برخه غواړو چې کوم د دې مملکت پاکستان آئین دې پختونخوا له ورکړې ده او دا Merged areas اوس د پختونخوا برخه ده جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مونږ حیران یو دوئ وائی مونږ Merged areas ډیر زیاته Cover کړه۔ دا اختیار تاسو سول انتظامیې له ورکوئ ولې نه؟ نن هلته د فوج سپاهی ولاړ دے، د سی اینډ ډبلیو د ایکسیئن په سر هغه ناست دے، د ایریګیشن د ایکیسئن په سر هغه ناست دے، د ایډ منسټریشن ټول اختیار د هغه د فوج د سپاهی سره دے۔ جناب سپیکر، چې کومه غوښتنه د فاټا خلق کوی، حکومت د د هغې جواب ورکړی۔ زه نن د دې حکومت نه دا تپوس کوم چې دا اختیار تاسو سول محکمې ته ولې نه ورکوئ؟ د سوؤنو اربه روپو باړ تاسو د افغانستان او د پاکستان په بارډر اولګولو اوس تاسو ته څه مشکل دے جناب سپیکر۔ دا خلق دا غواړی چې این ایف سی ایوارډ جاری کړه، درې پرسنټه چې کوم اعلان شوے دے، درې پرسنټه۔ د هغې نه علاوه چې سل اربه روپئی سالانه وعده شوې ده اعلان شوے دے، پکار دا ده چې هغه جناب سپیکر، دوئ ته ملاؤ شی۔ زه نن د دې حکومت نه دا تپوس کوم چې دا د دوئ نهم کال دے په دې بکاخیل کښې خو نن هم کیمپ ناست دے، دلته خو هم پښتانه مهاجر هلته هم۔ دا کیمپ ولې جوړ دے، دا کیمپ څه ته جوړ دے؟ دا خلق دا غواړی چې په فیصل آباد کښې، په لاهور کښې، په ګجرانوله کښې، په اسلام آباد کښې بې کوره خلقو ته کورونه ورکوئ، ښه خبره ده، الله د وس درکړی او مونږ درسره یو چې د ټول ملک بې کوره خلقو ته کورونه ورکړئ خو دا چې د کومو خلقو نمائندګان دی، د هغوی مارکیټونه تباه دی، د هغوی کورونه تباه دی، د هغوی دکانونه تباه دی او سپیکر صاحب، دا ئې لا څه کوئ چې کوم کورونه ئې وران کړی دی د هغې سریا، د هغې کمبلې، د هغوی سامانونه هغه ترینه چا لوټ کړی دی؟ دا جواب دې نمائندګانو له ورکړئ او هغه خلقو له ورکړئ۔ جناب سپیکر، چرته به پولیټیکل سکورنګ اونکړو۔ جناب سپیکر، مونږ نن تپوس کوؤ بجت به مرکز هم پیش کوی بجت به صوبه هم پیش کوی۔ دا په مرکزی بجت کښې، خو دا د ټیکسز

پینځه پرسنټه برخه د صوبې وی، د کراچئی په ټیکسز کښې د سندھ برخه سیوا ده خو Seaport ئې کهلاؤ دے۔ د پنجاب که په ټیکسز کښې برخه سیوا ده لارې ئې کهلاؤ دی لارې نه بندیږی خو هندوستان زما دشمن دے۔ زما د صوبې ریونیو هغه پینځه پرسنټه دا خو به زما د دې تجارتی لارو باندې کهلاویږی۔ نن مونږ تپوس کوؤ چې په دې اسمبلئ کښې به بار بار د فلسطین د پاره خبره کیږی، د کشمیر د پاره به کیږی او پکار ده مونږ مسلمانان یو او چې په کوم مسلمان د دنیا په ګوټ کښې بلکه په کوم انسان چې کوم ځائې کښې ظلم کیږی دا مونږ مسلمانان یو پکار ده چې مونږ د هغې ظلم خلاف آواز پورته کړو خو مونږ تپوس کوؤ چې دا په ننګرهار کښې، دا په هرات کښې، دا په لغمان کښې، دا په لغمان کښې په جماتونو کښې مسلمانان، جناب سپیکر خیر دے، جناب سپیکر، کله چې زه خبره شروع کړم بس میټر اودریږی۔ جناب سپیکر، هغه ماشومان دی، په روژه کښې په اختر کښې، د اختر په دریمه د جمعې په ورځ په جمات کښې دهماکه اوشوه د جمات امام پکښې مړ شو جناب سپیکر، دا خبرې تړلې دی، دا د امن خبرې د ترقئی سره تړلې دی۔ امن کوم ځائې انبنتې دے په هغه ځائې به خبره کوؤ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، زه نن تپوس کوم چې دا د Merged areas نمائندګان خلق دے، په جانی خیلوں کښې آته ورځې لاشونو ته پښتانه ناست وو لاشونو ته، نه ورله ریاست تلو نه ورله انتظامیه تله نه ورله حکومت تلو ناست وو۔ چې کله هغوی فیصله اوکړه چې مونږه اسلام آباد ته احتجاج له ځو زما د صوبې فورس پرې وراغې او شیلنګ ئې پرې اوکړو۔ جناب سپیکر، زه نن تپوس کوم۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وائنڈاپ، پلیز۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر، زه نن تپوس کوم چې په لاهور کښې، په اسلام آباد کښې به یو تحریک راپاڅیدو ریاست اووئیل دا Ban، دا تنظیم Ban، په دوئ چندې بندې، هغه ئې ګرفتار کړل، ریاست ورته ناست وو سوال جواب ئې ورسره کولو، دا پښتانه دی، دا پښتنه خاوره ده ځکه ورته خلق سپک ګوری۔ جناب سپیکر۔ دا په یو ملک کښې دوه قانونونه جناب سپیکر، دا نه چلیږی۔ زه د دې حکومت نه بل آخری تپوس کوم جناب سپیکر، ځکه چې زه خبره شروع کړم په

تاسو هم ډیر ناوخته شی خو دلته اوس خبره کیږی۔ مونږ به کتل چې دې افغانستان ته به د نیټو کنټینرې تلې، دا به سوځیدې چې امریکې له به سامان نه لیږو، ما له د دا حکومت اوس د دې خبرې جواب راکړی چې دا د اډې خبره په جنوبی وزیرستان کښې ده او په کوم ځائې کښې ده، دا رښتیا ده او که دا دروغ ده، دا به تر کومې د خلقو نه پټوئ؟ دا دومره لوئې مسئلې، دا بیا جنګ ته بنا ترلې شی، دا بیا د پښتنو په ښاوره د هور د کرلو د پاره، د هور جاری ساتلو د پاره چې دا اډې جناب سپیکر، جوړیږی په دې باندې د حکومت خاموشی ولې ده؟ دا چې د جانی خیل ټول خلق رااوتل چې هلته Good او Bad طالبان موجود دی جناب سپیکر، زه تپوس کوم چې صوبائی حکومت ولې خاموش دے، صوبائی حکومت په دې حواله څه وئیل غواړی؟ دا زمونږ ورونړه دی، زمونږ ورونړه دی۔ جناب سپیکر، دلته هغه ورځ یو مفتی وو ما پسې ئې کنځل کول ما پسې، ایمل خان پسې ئې کنځل کول۔ په جماتونو کښې کهلاؤ چندې غواړی چې د افغانستان اسلامی امارت له چندې راکړه، هغوی څه کوی؟ هلته روډونه ورانوی، شفاخانې ورانوی، مکتبونه ورانوی، په سکولونو دهماکې کوی، جناب سپیکر، آیا ولې دا ریاست په دې جهادیانو کمزورې دے یا به پرې کمزورې وی یا به ورسره ملګرې وی، دا خبرې به حکومت په ډاګه اوس کوی جناب سپیکر۔ زه په آخره کښې حکومت ته وئیل غواړم چې هر ګز زمونږه د دې خبرو نه دا مقصد نه دے جناب سپیکر، دا وزیر صاحب ما ته دا خبره کوی چې په مرکزی کابینه کښې د پښتنو تعداد سیوا دے او زه ئې هم منم چې سیوا دے، نن ستا پختون ایم این اے علی وزیر، چې ته د پنجاب ایم پی اے نیسې په کوم کیس کښې ئې نیسئ، نن جاوید هاشمی هغه خلقو ته کنځل کوی خو د پنجاب دے غږ ورته نشی کولې۔ علی وزیر پختون دے یو تقریر ئې اوکړو، پینځمه میاشت ده او هغه په جیل کښې دے دا پښتنو به یو ځائې کوؤ۔

<u>جناب سپیکر:</u> وائنڈاپ پلیز بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> دا پښتنو به یو ځائې سر کوؤ ان شاء اللہ که خیر وی۔ زه حکومت له باور ورکوم چې چرته به پولیټیکل سکورنګ اونکړو، چرته به داسې خبره اونکړو چې هغه Justify کولې نشو۔ چرته به داسې خبره اونکړو چې هغه الزام

وی۔ هره هغه خبره به کوؤ چې د دې خاورې د پاره وی، د دې خاورې د اولس د پاره وی، د دې ملک د خیر د پاره وی او د دې قام د خیر د پاره وی ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو بابک صاحب۔ جی لطف الرحمان صاحب۔ اس کے بعد منسٹر صاحب آپ کو، اکبر ایوب صاحب۔

جناب لطف الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، سردار حسین بابک صاحب نے جو بھی باتیں کی ہیں یا ہمارے پاکستان کے اندرونی حوالے سے یا بیرونی حوالے سے، میں تقریباً ساری باتوں کی تائید کرتا ہوں اور جو ہمارے ممبران آج ہال کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ دیکھیں سپیکر صاحب، ہم نے بہت پہلے بھی اور مختلف ٹائمنگز میں ہم نے Ex-FATA کے حوالے سے اس Merger کے حوالے سے مسلسل اس فلور پہ حکومت کے سامنے باتیں کی ہیں۔ جناب سپیکر، آج جب یہ Merge ہو رہا تھا اور صوبے کے ساتھ Merge ہو رہا تھا تو ہم نے اس وقت، اس بات سے اختلاف کیا تھا کہ Merge ضرور کریں لیکن اس طریقے سے Merge نہ کریں لوگوں سے پوچھ کر Merge کریں، آپ ریفرنڈم کرائیں، لویہ جرگہ بنائیں لیکن جو Ex-FATA ہے اس کے عوام سے پوچھ کر آپ اس کو Merge کریں جناب سپیکر، یہ ہمارا جائز اور جمہوری مطالبہ تھا جناب سپیکر، لیکن اس وقت یہ بات نہیں سنی گئی۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ آپ جب فاٹا کو Merge کر رہے ہیں تو اس سے پہلے اس کے انتظامات کو مکمل کیا جائے، اگر آپ نے اس طرف جانا ہے تو کچھ سال اس میں دیں تاکہ اس کے لئے آپ صحیح معنوں میں انتظامی طور پر تیار ہو جائیں اور آپ اس پوائنٹ پر آ جائیں کہ اب ہم Merge کر سکتے ہیں۔ آپ لوگوں سے بھی پوچھتے، اس پر اتفاق ہوتا، آج ملک جو ہے جھگڑے میں نہ ہوتا اور اس مسئلے میں نہ ہوتا جناب سپیکر، اور پوری دنیا اس کو مانتی، آج کوئی بھی بین الاقوامی سطح پر آپ کے اس پاکستان میں ڈیورنڈ لائن کی یا کوئی اور بات نہیں کر سکتے تھے، اختلاف کی کوئی بات نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ عوام ووٹ دیتے اور عوام کے ووٹوں سے، ریفرنڈم سے لوگ ملکوں سے نکلتے بھی ہیں اور ملکوں میں شامل بھی ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، صوبے نکلتے بھی ہیں اور شامل بھی ہوتے ہیں اور یہ پورے، آپ سکاٹ لینڈ کو لے لیں، آپ تیمور کو لے لیں، آپ ابھی یوکرائن کے ساتھ جو علاقہ تھا Russia میں شامل ہو گیا اور ریفرنڈم کے بنیاد پر جناب سپیکر شامل ہوا۔ تو ہم ریفرنڈم اسی لئے کرانا چاہتے تھے کہ لوگ ووٹ دیں گے، دو باتیں حل ہوں گی۔ ایک تو فاٹا کے عوام کہیں گے کہ ہم سے پوچھا گیا ہے، ہم نے حکومت سے پوچھا کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں اور اس کے علاوہ، بین

الاقوامی طور پر یہ چیز کنفرم ہو جائے گی کہ یہ لوگ جو ہیں ان کے جو مخصوص اس علاقے کا جو آئین میں اس کی شق تھی، وہ اگر تھی تو آج اگر وہ شامل ہو رہے ہیں تو عوام کے ووٹ کے ساتھ اس میں شامل ہو رہے ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس وقت، جیسے سردار حسین بابک صاحب نے کہا کہ یہ بات ہم حکومت کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ اس وقت ساتھ میں یہ وعدہ بھی ہوا تھا کہ ایک ہزار ارب روپے ہم اس Merged Area کو دیں گے اور 100 ارب روپے ہر سال ہم خرچ کریں گے۔ تب جب آپ تین سالوں میں 24 ارب روپے نہیں خرچ کر سکے تو پھر سمجھ لیں کہ آپ نے جو اس کے لئے منصوبہ بنایا تھا، پلاننگ کی تھی، وہ ساری کی ساری پلاننگ حکومت کی فیل ہو چکی ہے جناب سپیکر۔ اور وہ جو بات کر رہے ہیں کہ ہم نے تاریخی اعتبار سے بہت سارا پیسہ لگایا بنسبت پہلے کے، تو وہ اس بنیاد پر کہ اس کو ایک ہزار ارب دینا اور 24 ارب روپے تین سالوں میں، تو آپ مجھے بتائیں کہ یہ تو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے اور جب آپ یہ کر نہیں سکتے تھے تو ہم نے زبردستی اس کو اس وقت کیوں کیا؟ ہمیں چاہیئے یہ تھا کہ ہم اس سارے پراسیس سے اس کو گزارتے تو آج یہ مسائل ہمارے سامنے نہ ہوتے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں Ground reality آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ نہیں پتہ چلتا کہ وہاں پر اصل میں حکومت کس کی ہے۔ آپ کی حکومت ہے یہاں صوبے کی حکومت ہے، عملداری کس کی ہے اور وہاں پر نظام کونسا چل رہا ہے جناب سپیکر، کیا عدالتوں کا نظام وہاں پر قائم ہوا ہے کہ نہیں ہوا۔ آج تک ہمیں فاٹا کا پتہ نہیں چلتا کہ کیا ہوا اس حوالے سے اور اس کو شامل کرنا تھا آپ نے اس صوبے کے ساتھ، فاٹا کی حیثیت کو ختم کرنا تھا آج تک اس کا اندازہ نہیں ہو سکا۔ آج جناب سپیکر، یہ ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، اپنے علاقوں کے مفادات کے حوالے سے، اپنے اس Merge کئے ہوئے علاقے کا، Ex-FATA کا، اس کے لئے یہ ممبران بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ حکومت ہمیں Satisfy کریں اور یہ اسمبلی ہے اسی لئے جناب سپیکر۔ تو جناب سپیکر، اس حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے، اولین ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ کم از کم ان ممبران کو مطمئن کریں، ہر حوالے سے مطمئن کریں جناب سپیکر، تاکہ اس میں جو احساس محرومی پیدا ہو رہی ہے اس احساس محرومی سے ملک کو نقصان نہ ہو، اس علاقے کو نقصان نہ ہو، علاقے کے عوام کو نقصان نہ ہو جناب سپیکر۔ سوالات بالکل صحیح سردار حسین بابک صاحب نے اٹھائیں کہ اس علاقے کے حالات جو گزرے ہیں، ان پر جو حالات گزرے ہیں اور جس طرح وہ علاقہ نیست و نابود ہوا اور ان کے شہر زمین بوس ہوئے جناب سپیکر، اور رہی سہی کسر وہی سے پوری ہو گئی کہ جو بچا کچا تھا وہ بھی جلانے والے، بچا کچا تھا جو جلانے سے بچانے

آئے تھے، وہی اس کو لے گئے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ صورتحال اگر آپ کے علاقے کے لوگوں کے ساتھ ہوا ہو، ان علاقوں کے لوگوں کو مرہم رکھنا یہ ہماری اولین، ہم سب کا فرض بنتا ہے اور ہم سب کی یہ ذمہ داری بنتی ہے جناب سپیکر، کہ ہم اس حوالے سے ان کو مطمئن کریں اور ان کے مسائل کو حل کریں۔ میں ساری باتوں کے پیچھے نہیں جانا چاہتا، ضرور اس بات کی بات کرنا چاہتا ہوں کہ حقائق کو سامنے رکھ کر اور جس طرح ہم مسائل کو ڈسکس کرتے ہیں، اسی طرح سارے علاقوں کے لوگوں پر اگر وہ مشکل آتی ہے تو وہ اسی طرح حق رکھتے ہیں جناب سپیکر، جس طرح اس وقت ہمارے Merge کئے ہوئے علاقے، Ex-FATA کے علاقے کے لوگوں کا حق بنتا ہے جناب سپیکر۔ تو یہ میری گزارش ہے حکومت سے میں ساری باتیں دوبارہ نہیں دہرانا چاہتا جو سردار حسین بابک صاحب نے کی ہیں لیکن یہ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ اپنے انہی ممبران کو جو صوبائی ممبران ہیں، جو اکیس کے لگ بھگ ممبران ہیں، ان تمام ممبران کو مطمئن کرنا چاہیئے کہ حکومت کی اس وقت کی کارکردگی اس Merged area میں کیا ہے، کیا کرنا چاہ رہی ہے، کیا کچھ ہوا ہے؟ اگر یہ ممبران اعتماد میں نہیں ہیں تو مجھے بتادیں کہ ان ممبران کے لئے آپ نے الیکشن کیوں کیا، یہ اسمبلی کے ممبران کیوں بنے جناب سپیکر؟ اگر آپ نے ان کو ممبران بنایا، ان علاقے کے حلقوں کے یہ نمائندہ بن کر آئے ہیں اور پورے Ex-FATA کے نمائندگی کرنے آئے ہیں تو جناب سپیکر، ان کا مطمئن ہونا انتہائی ضروری ہے جناب سپیکر۔ تو یہ چند گزارشات تھیں ان حوالے سے اور میں آگے جو آئے گا ہمارے آج پوائنٹ ہے اور انتہائی اہم ہے، ہم نے پہلے بھی حکومت کو یہی کہا ہے کہ جو ہمارے صوبے کے عوام کا مسئلہ ہو، اس میں اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے، اپوزیشن صوبائی حقوق چاہے وہ فاٹا کے حوالے ہو، Ex-FATA کے حوالے سے ہو، عوام ہمارے اپنے، پورے صوبے کے عوام کے حوالے سے ہو، اپوزیشن آپ کے ساتھ اس پر اتفاق کرے گی، آپ کے ساتھ کھڑی ہوگی کہ ہم ان مسائل کو حل کریں اور یہ انتہائی ضروری ہے کہ اگر ہم آج بھی صوبے کے مسائل کو حل نہیں کر سکے تو پھر کب کریں گے؟ ہم کس طریقے سے ان مسائل سے نمٹ سکتے ہیں، آج پھر دوبارہ سے باتیں دہرائی جاتی ہیں کہ آج جو ہمارا Merged area ہے اس میں کیا صورتحال ڈیویلپ ہو رہی ہے، اس میں پھر سے وہ حالات ڈیویلپ ہو رہے ہیں جناب سپیکر، تو اس کو کس طرح حکومت کاؤنٹر کر رہی ہے یہ ہمیں معلوم نہیں ہے جناب۔ تو یہ چند باتیں تھیں، چند گزارشات تھیں جو کرنی تھیں۔

Mr. Speaker: Thank you Lutf-ur-Rehman Sahib, honourable Minister Akbar Ayub Sahib.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات): شکریہ جناب سپیکر، ہمارے بھائی ہیں جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں ادھر، ہمارے معزز MPAs merges districts کے۔ جناب سپیکر، یہ Merged districts کے ساتھ جو Commitment تھی عمران خان کی تو اس Commitment پر کوئی شک ہی نہیں کر سکتا، وزیر اعظم صاحب کی Commitment پر کیونکہ وہ Ex-FATA پر آج سے نہیں خصوصی طور پر War on terrorism پہ جب سے وہ چل رہی ہے اس کے اوپر ان کے اپنے Views تھے۔ جناب سپیکر، یہ Commitment مولانا صاحب کی بھی تھی، یہ Commitment بابک صاحب کی بھی تھی، یہ Commitment نواز شریف کی بھی تھی، یہ Commitment بلاول اور زرداری کی بھی تھی، یہ پورے پاکستان کی Commitment تھی ان کو فنڈز دینے کی اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری حکومت ہے پنجاب میں، وہ Commitment پاکستان تحریک انصاف Three percent والی پوری کرائے گی۔ خیبر پختونخوا اپنا حصہ باقاعدہ شامل کر رہا ہے۔ میں بابک صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گا، آپ بلوچستان کی اتحادی حکومت میں ہیں، آپ پریشر ڈالیں بلوچستان کی حکومت کے اوپر، اور میں جو یہاں پی ڈی ایم کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں جن کی بڑی دوستی تھی، Coffees, sandwiches، جو کراچی کے Club sandwiches بلاول کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے تھے، وہ بلاول کو بھی ذرا کہیں مہربانی کرو یار، تمہاری بھی Commitment تھی جب یہ Merged districts کو Merge کرنے کا فیصلہ کیا گیا وہ اس سے بھی یہ تین پرسنٹ کا حصہ لیکر دیں۔ جناب سپیکر، یہ میرے بھائی زیادہ تر اپوزیشن کے ممبران ہیں، یہ پہلی دفعہ اسمبلی میں آئے ہیں، مولانا صاحب اپوزیشن میں ہے، میرے بھائی بابک صاحب اپوزیشن میں ہے، یہ سب اپوزیشن والے بیٹھے ہوئے ہیں، حکومت اور اپوزیشن میں ہمیشہ فرق ہوتا ہے، اس کو کبھی بھی برابر نہیں تولا جاتا، آپ نے بھی جناب سپیکر، اپوزیشن میں ٹائم گزارا ہے، میرے بھائی نے آپ کے ساتھ اپوزیشن میں ٹائم گزارا ہے۔ بہت سارے ممبران ہیں جنہوں نے اپوزیشن میں ٹائم گزارا ہے۔ جناب سپیکر، ہر دو ہفتوں بعد ٹاسک فورس کی میٹنگ ہوتی ہے جس کا میں بھی ممبر ہوں اور ایک ایک ضلع کو ڈیٹیل میں دیکھا جاتا ہے تمام سٹیک ہولڈرز سمیت، فوج کے نمائندے بھی اس میں بیٹھے ہوتے ہیں، بابک صاحب کہتے ہیں فوج کیوں کر رہی ہے۔ جناب سپیکر، جب سوات میں حالات خراب ہوئے تو پھر فوج نہیں بھیجنی تھی نا، خود بندوقیں اٹھا کر جانا تھا طالبان سے لڑائی کرنے کے لئے۔ جناب سپیکر، Merged districts fragile area ہے، یہ Transaction پر ٹائم لگے گا اور میں سمجھتا ہوں۔

یہ جو ابھی تک وہاں حالات ہیں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، یہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کا کارنامہ ہے اور میں قسم اٹھا کر یہاں کہتا ہوں جناب سپیکر، وزیر اعلیٰ صاحب کی کلیئر ڈائریکشنز ہیں کہ ہر تحصیل کو پی ایف سی کے فارمولے کے تحت پیسے ملیں گے۔ یہ نہیں دیکھا جائے گا، کہاں اپوزیشن کا ممبر ایم پی اے ہے کہاں حکومت کا ممبر ایم پی اے ہے اور جناب سپیکر، وہ پرانا طریقہ بھی نہیں ہو گا۔ میں جب ایجوکیشن منسٹر تھا مجھے ایک گاؤں کا نام دیا گیا جہاں چودہ پرائمری سکولز تھے۔ نہ سکیمیں بیچنے دیں گے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اس وقت میرے ساتھ سی اینڈ ڈبلیو تھا تو مجھے کسی نے کہا جی آ کے وہ Merged districts میں سکیمیں بک رہی ہیں، وہ میں نے کہا کہ ابھی تک تو سکیمیں فائنل ہی نہیں ہوئی ہے، اس کی Approval ہی فورم سے نہیں ہوئی تو بک رہی ہے کدھر سے، کہہ رہے ہیں کہ جی وہ پہلے سے سودا کر رہے ہیں بیچنے کا ان کو، نہ جی، یہ نہیں ہو گا جناب سپیکر، نہ کسی ملکی (مشر) کے حساب سے ہو گا جناب سپیکر، Fairly, need basis پر اربوں روپے کے کام ہو رہے ہیں جناب سپیکر، اور روز بروز آپ اس میں، یہ سیکنڈ ائیر ہے جناب سپیکر، روز بروز ہر وقت آپ اس میں تیزی دیکھیں گے۔ جناب سپیکر، وزیر اعلیٰ محمود خان اپنا ستر فیصد ٹائم Merged districts پر دے رہے ہیں، تمام وزراء خصوصی طور پر ورکس ڈیپارٹمنٹ والے وزراء اپنا ستر فیصد ٹائم Merged districts کو دے رہے ہیں کیونکہ ہمیں ہدایات ہیں کہ یہ آپ لوگوں کی Responsibility ہے۔ بابک صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں وہاں پاک آرمی بھی کام کر رہی ہے، پاک آرمی پاکستان کا حصہ ہے کوئی باہر سے نہیں آئی ہے، یہ ہمارے ہی بہن بھائی ہیں جو ادھر کام کر رہے ہیں۔ اگر ایف ڈبلیو او کر رہی ہے تو وہ Nation building ادارہ ہے اگر Division 45th کر رہا ہے تو وہ ان کا کام ہے ابھی بھی ایسے Pockets ہیں جناب سپیکر، جو کھلے نہیں ہیں ان علاقوں میں جو بند ہیں۔ ابھی بھی آئی ڈی پیز ہیں، اربوں روپے جو بازار ٹوٹے ہیں ان کو دیئے ہیں جو حیثیت اور جو توفیق ہے پاکستان کا اس کے مطابق اور یہ بھی ہمارے بھائی ہیں، ان کو بھی ہر طریقے سے اس دفعہ جناب سپیکر، آپ کو پتہ ہے ایم پی ایز کو پچھلی دفعہ بھی ہم کو بھی فنڈز دیئے گئے ہمارے اپوزیشن بھائی والوں کو بھی دیئے گئے۔ ٹھیک ہے اگر ابھی تک پورے نہیں ملے ہمیں بھی پورے نہیں ملے۔ حالات ایسے ہیں۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! کوئی نہیں ملے۔۔۔۔

<u>وزیر بلدیات</u>: بیٹھیں، بیٹھیں۔ میڈم! آپ نے لگائے ہیں جا کر بنوں میں یا ڈی آئی خان میں پیسے اپنے، کیوں کہہ رہی ہیں اس طرح۔ (مداخلت) نہیں نا غلط بیانی نہ کریں نا پلیز آپ رہنی والی

پشاور کی ہیں اور لگا رہی ہیں بنوں میں اور ڈی آئی خان میں فنڈز۔ نہیں چھوڑیں سب کو ملے ہیں جناب سپیکر،

(شور)

<u>وزیر بلدیات</u>: دس دس کروڑ روپے جناب سپیکر، درانی صاحب کہہ رہے تھے کہ میٹنگز کر کے واپس ہٹ گئے ہیں، دس دس کروڑ روپے روڈوں کے لئے دیا گیا ہیں جناب سپیکر۔ ہمارے ہزارہ کا ریجن ہے آپ کو پتہ ہے کہ نہیں پتہ ایک ایک ایم پی اے کو دیا گیا ہے۔ جناب!۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر بلدیات</u>: مجھے Merged districts پر بات کرنے دیں۔ بیٹھ جائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی فلور ان کے پاس ہے اپنے نمبر پر بات کریں نا کسی کو Interrupt نہ کریں۔ اپنے نمبر پر، آپ ٹائم لے لیں بات کریں ابھی منسٹر صاحب کو بولنے دیں۔

<u>وزیر بلدیات</u>: جناب سپیکر! پرسوں ایک میٹنگ ہوئی ہے، میں نے اس میں سپیشل ریکویسٹ کی ہے میں نے کہا ہے جس طرح ہمیں کوئی فنڈ، چھوٹے چھوٹے کام ہوتے ہیں ان کا بھی کوئی نثار خان کا، اپنے مولانا صاحب کا یہ اپنا ہمارے بھائی وقار خان تو ادھر کا ہے نا Settled کا ہے کسی نے پریشر پمپ دینا ہوگا کسی نے اس کے لئے ایک دو لاکھ کی سکیم کے لئے تو اے ڈی پی میں سکیم نہیں آسکتی۔ میں نے یہ ریکویسٹ کی ہے کہ ہمارے ان بھائیوں کے لئے بھی اس قسم کا فنڈ ہونا چاہیئے جو چھوٹے چھوٹے مسئلے ہوں۔ نثار خان آپ کا زیرو نہیں ہوگا ان شاء اللہ ملے گا آپ کو سب کو ملے گا۔ جس طرح اس اپوزیشن کو ملا ہے اس طرح جو ہماری اپوزیشن ہے لیکن پانچ انگلیاں برابر نہیں ہیں، میرے بھائیوں اپوزیشن اور اس میں فرق ہوتا ہے۔ آپ پہلی دفعہ اپوزیشن کر رہے ہیں ہم نے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر بلدیات</u>: میری بات سن لیں، میری بات سن لیں۔ ہم نے ایسی اپوزیشنیں بھی گزاری ہیں جس میں تین تین مہینے ڈیرہ اسماعیل خان جیل میں بھی رکھا گیا ہے، ڈیرہ اسماعیل خان جیل میں بھی رکھا گیا ہے۔ پرویز خٹک نے بھی ایک مہینہ ڈیرہ اسماعیل خان جیل میں لگایا تھا۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں مہربانی کریں جو بات کر رہا ہے اس کو سنیں اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

وزیر بلدیات: میرے بھائی یوسف ایوب نے اور اسفندیار ولی خان نے اور میاں افتخار نے ایک سیل میں تین ساڑھے تین مہینے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں بابک صاحب بات کہہ رہے ہیں لطف الرحمان صاحب ساروں نے سنی تھی۔

وزیر بلدیات: ڈیرہ اسماعیل خان جیل میں گزارے۔اس لئے جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپوزیشن کے لوگ جب بات کر رہے تھے کوئی Interruption نہیں ہوئی اگر آپ Interruption کریں گے تو یہ میں Allow نہیں کروں گا۔

وزیر بلدیات: نثار خان بیٹھ جائیں نا آپ۔نثار خان بڑی Comfortable قالین ہے جی بیٹھیں۔

جناب سپیکر: پلیز۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر، We will make sure, we will make sure، ان کے جو خدشات ہیں ہم ان کو ان شاء اللہ تعالیٰ دور کریں گے اور کوئی بابک صاحب نے مجھے، اصل میں میں Interpreter کے Through سن رہا تھا تو مجھے ان کی ساری باتوں کی سمجھ نہیں آئی کیونکہ وہ Translation بہت Properly جناب سپیکر، نہیں ہو رہی تھی، Cut cut کے ہو رہی تھی۔بارڈرز بھی کھل جائیں گے جناب سپیکر، پانچ بارڈر مارکیٹس پر بھی کام شروع ہو گیا ہے۔جناب سپیکر، ابھی پہلے ہم نے اپنے صوبے کی عوام کا دیکھنا ہے افغانستان کے عوام کا اس کے بعد دیکھیں گے، پہلے ہمارے صوبے کو جو Pandemic پھیلی ہوئی ہے ہم نے اس کو روکنا ہے جناب سپیکر۔ہر جگہ پر دیکھیں کیا کیا حالات بڑی مشکل سے اللہ کی بہت بڑی کرم نوازی ہے جناب سپیکر، آپ سے یہاں سے ساڑھے سات سو کلو میٹر پر دہلی ہے بارہ سو آدمی دہلی میں روز مر رہے ہیں جلانے کے لئے لکڑ ہی نہیں ہیں۔یہ سب اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہے لیکن اللہ تعالیٰ بھی کہتا ہے کچھ ہلچل کرو گے تو حرکت میں برکت ہے، کچھ حکومت حرکت کر رہی ہے جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

وزیر بلدیات: تو آج ہم ان حالات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! خاموش ہو جائیں۔

وزیر بلدیات: ان حالات میں نہیں ہیں نہیں تو جناب سپیکر، آج یہ سیشن نہیں ہو رہا ہوتا۔ پوری توجہ جناب سپیکر، گورنمنٹ کی میں کیا کہوں ابھی آپ کو Full concentration merged districts پر ہے جو ہمارے اپوزیشن کے بھائی یہاں بیٹھے ہیں، ان کے ساتھ بھی میٹنگ کر کے ان شاء اللہ ان کے خدشات بھی دور کریں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ دیکھیں یہ جو Merged اضلاع کا معاملہ ہے ہمارے ایجنڈا آئٹم نمبر 8 جو اپوزیشن نے دیا ہوا ہے "نئے اضلاع میں جاری ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنڈز کا مسئلہ، نئے اضلاع میں ترقیاتی عمل اور درپیش مسائل اور مشکلات"۔ یہ Already for discussion اپوزیشن کے ایجنڈے میں ہمارے اس میں شامل ہیں۔ اس کا ایک ٹائم آئے گا جب آگے جیسے ہم چل رہے ہیں آگے پھر چشمہ رائٹ بینک کینال ہے یہ آئے گا، اس میں آپ کھل کر بات کریں گورنمنٹ سنے گی، گورنمنٹ جواب دے گی، گورنمنٹ Prepare ہو کر آئے گی۔ اور آج یہ بہت جلدی آپ کر رہے ہیں جبکہ 8 اور 9۔ 7 اور 8 دونوں آئٹمز جو ہیں اپوزیشن کے ایجنڈے میں وہ آپ ہی کے ہیں، فاٹا سے Related ہیں۔ ایک دو ریزولیوشنز لیتے ہیں۔ نذیر عباسی صاحب! پلیز آپ Rules relax کر کے ریزولیوشن اپنی پیش کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب نذیر احمد عباسی: جناب سپیکر! یہ رول 124 جو ہے اس کو معطل کر کے مجھے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes'have it. The rule is suspended. The Member is allowed to move his resolution. Ji Nazir Abbassi Sahib.

قراردادیں

جناب نذیر احمد عباسی: جناب سپیکر صاحب! پیسکو جو ہزارہ سرکل ہے ہمارا ایبٹ آباد اس کے Four جو ہمارے ڈویژنز ہیں اور بیس جو ہیں سب ڈویژنز ہیں اور سولہ گرڈ اسٹیشنز پر یہ مشتمل ہے یہ پورا ایریا جبکہ یہاں پر تقریباً چار لاکھ پندرہ ہزار دو سو چھتیس صارف ہیں اس پورے ایریا میں۔ اتنی بڑی تعداد اور ہزارہ

سرکل کے ایبٹ آباد کے انتظامات کو سنبھالنے کے لئے موجودہ سٹاف کی کمی اور خالی آسامیوں پر تاحال تعیناتی نہ کرنا انتہائی پریشان کن صورتحال ہے۔ نیز فیلڈ میں کام کرنے والے تقریباً بیس پرسنٹ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Decorum in the House please. Decorum in the House, please.

جناب نذیر احمد عباسی: بیس پرسنٹ جو ہمارا لائن سٹاف ہے وہ دسمبر 2021 تک ریٹائر ہو جائے گا جس کی وجہ سے فیلڈ میں کام بند ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ اس وقت ایڈمن اسسٹنٹ کی 84%، LS-I جو ہیں اس کی 81% ہے، کمرشل اسسٹنٹ جو ہے 73% ہیں، LS-II 54% ہیں، UDC 89% ہیں، LDC 72% ہیں، جونیئر کلرک 92 %، میٹر ریڈرز 36% اور اسسٹنٹ لائن مین 90% اور Bill distributers کی 85% آسامیاں خالی پڑی ہیں۔ مجموعی طور پر سٹاف کی تقریباً 70% آسامیاں خالی ہیں۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے اور ان نامساعد حالات میں افرادی قوت کی کمی کو پورا کریں اور پورا کرنے کے لئے بجلی کی ترسیل اور نظام کو بلا تعطل برقرار رکھنے کے لئے پیسکو ہزارہ سرکل ایبٹ آباد میں فی الفور مقامی کلریکل سٹاف، اسسٹنٹ لائن مین، میٹر ریڈرز اور Bills distributers کی آسامیوں پر ڈیلی ویجز یا کنٹریکٹ پر بھرتی کرکے ہزارہ سرکل ایبٹ آباد کو کسی بھی بحران سے بچائے۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میں اس میں تھوڑا چونکہ میرا تعلق ہے اسی شہر سے۔ دسمبر کے بعد واپڈا کو چلانا مشکل ہو جائے گا۔ یہ ٹوٹل 70% آسامیاں خالی ہیں وہاں پر اور جو لوگ ابھی لگے ہوئے ہیں ان میں بڑے ریٹائرڈ ہو جائیں گے، یعنی 30% سٹاف کے اوپر پورے ڈسٹرکٹ کے چار ساڑھے چار لاکھ آبادی کو چلانا Its next to impossible اور اس کی اگر Proper requirement کے لئے پہلے اشتہار لگا تھا لیکن وہ بھی کینسل کر دیا گیا تو ابھی اس میں انہوں نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اشتہار تو لگاتے رہے وہ Proper ہوتے رہے لیکن کنٹریکٹ یا ڈیلی ویجز پر سٹاف کو رکھا جائے تاکہ یہ Deficiency پوری ہو۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously۔ ایک Next ہے نوابزادہ صلاح الدین صاحب کا اور نذیر عباسی صاحب اور اور بھی لوگ ہیں جی۔ Nawabzada Salah-u-Din Sahib move your resolution۔

نوبزادہ فرید صلاح الدین: جناب سپیکر صاحب، میں قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کے مقابلے کے امتحان میں اشتہار نمبر 2/2021 کے In services secretariat ملازمین سپرنٹنڈنٹ، پرائیویٹ سیکرٹریز، پی ایز، اسسٹنٹ، سکیل سٹینو گرافرز اور باقی ملازمین کے لئے دس پرسنٹ کا کوٹہ پی ایم ایس آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔ میری اس ایوان سے یہ گزارش ہے کہ متفقہ طور پر ڈویژنل کمشنرز آفسز، ضلعی ڈپٹی کمشنرز آفسز خیبر پختونخوا کے مندرجہ بالا کیڈرز کے ملازمین کو بھی Ten percent PMS officer کوٹہ میں شامل کیا جائے تاکہ وہ بھی مقابلے کے امتحان میں شامل ہو سکیں۔ سر، یہ جو ہے یہ ہمارے پورے خیبر پختونخوا کے، یہ۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order in the House, please.

نوابزادہ فرید صلاح الدین: یہ جو ہے جی پورے ہمارا سارے خیبر پختونخوا کا ایشو ہے اور یہ جو ملازمین ڈی سی آفسز میں، کمشنر آفسز میں کام کرتے ہیں اور انہی کیڈرز میں کام کرتے ہیں، ان کو بھی ان Ten percent میں حصہ دینا چاہیئے کیونکہ ان کے کیڈرز بھی وہی ہیں اور وہ بھی ووٹرز ہیں، پاکستان کے شہری ہیں جی تو That is my request ji۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously۔ آج کا جو Detailed discussion کا ایجنڈا ہے، چشمہ رائٹ بینک کینال، It is a very important agenda point, because یہی علاقہ ہے جو کہ پورے صوبے کو فیوچر میں اناج Provide کر سکتا ہے، پنجاب سے ہماری جان چھڑا سکتا ہے۔ تو اس لئے We want کہ Detailed discussion ہو لیکن After وقفہ کریں گے Prayer کے لئے۔ جی آپ کیا کہنا چاہتے ہیں لیاقت صاحب۔

جناب لیاقت علی خان: ریزولیوشن ہے جی۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن ہے، تو مجھے بھی تو دے نا، میرے پاس تو نہیں۔ کدھر ہے جی ریزولیوشن ان کا؟ ریزولیوشن دے نا مجھے ان کا، میرے پاس تو نہیں ہے۔ (اسمبلی سٹاف سے مشورہ کرتے ہوئے) لیاقت کا کیا ہے۔

<u>جناب لیاقت علی خان</u>: کل میں نے بتایا تھا سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جمشید مہمند صاحب، نہیں وقار خان! آپ اپنی ریزولیوشن موو کریں۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ چونکہ میرے ساتھ اس ریزولیوشن پر جناب محب اللہ منسٹر صاحب کا سائن ہے اور ڈاکٹر امجد صاحب کا بھی سائن ہے اور جمشید مہمند صاحب کا بھی سائن ہے، چونکہ حالیہ وباء Covid-19 کے دوران ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل اور صحت کے شعبے سے متعلق تمام افراد اپنی جانوں پر کھیل کر ہماری جانوں کو بچانے کے لئے نہایت ہی مشکل صورتحال میں بغیر کسی مناسب حفاظتی سامان کے اپنے جانوں کا نذرانہ پیش کر کے شہید ہو چکے ہیں۔ ان کے پسماندگان کے ساتھ حکومتی سطح پر مالی امداد، شہداء پیکج کے علاوہ عزت و احترام کا اعلیٰ ترین سلوک کیا جائے۔ اگر ہم اس وباء کے دوران فرنٹ لائن پر خدمات دینے والے ان ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈکس کو بہترین حفاظتی سامان نہیں دیں گے تو ایک طرف ان میں متاثرین کی تعداد میں اس طرح اضافہ ہو گا اور دوسری طرف اتنے سارے لوگوں کے علاج کے لئے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ہنگامی بنیادوں پر ان کی حفاظت کے لئے سامان فراہم کیا جائے، نیز وباء کے دوران شہید ہونے والوں کی یاد میں مناسب وقت پر پشاور میں ایک یادگار بھی تعمیر کیا جائے تاکہ ہماری آنے والی نسلیں ان کی خدمات کو یاد رکھ سکیں۔ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the resolution, moved by Those who are in favo may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ji Liaqat Khan Sahib move your resolution.

<u>جناب لیاقت علی خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! اگر میں ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ نذیر عباسی صاحب نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے، اس میں Same کہانی میرے ضلع کا بھی ہے اگر دوسری قرارداد لیکر آنا پڑتا ہے تو میں دوسری بھی لکھ کر آؤں گا لیکن Same کہانی ہمارا پورے ڈویژن کی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ویسے یہ پورے صوبے کا ایشو کا ہے، کل ایک ریزولیوشن لے آئیں پورے پراونس کے لئے، یہ واپڈا کی سٹاف کی Shortage کا۔

جناب لیاقت علی خان: یہ قرارداد ہے۔ چونکہ کورونا وائرس کے دوران سعودی عرب سے بہت سارے پاکستانی واپس آئے تھے اور بین الاقوامی قانون کے تحت پروازیں نہ ہونے کی وجہ سے وہ واپس نہیں جا سکے جس کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کے ویزے ختم ہو گئے ہیں اور ان لوگوں کا سعودی میں کاروبار، گاڑیاں اور بھاری رقوم بقایا ہے، اب وہ لوگ واپس نہیں جا سکتے ہیں۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ سعودی سفارتخانے کے ذریعے متعلقہ حکام سے اس ضمن میں بات چیت کر کے اس مسئلے کا فوری طور پر حل نکالیں تاکہ متعلقہ لوگوں کا دیرینہ مسئلہ حل ہو سکے اور مالی نقصان سے ان کو بچایا جا سکے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Resolution is passed unanimously. میرے پاس چار پانچ قراردادیں اور بھی ہیں ان کو ہم لیتے ہیں وقفے کے بعد، The sitting is adjourned for fifteen minutes for tea break and prayer اور اس کے بعد پہلے Resolutions and then discussion۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی کچھ وقت تک چائے اور نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ وقفے سے پہلے سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ کچھ ریزولیوشنز ہیں تو وہ ریزولیوشنز میں لیتا ہوں۔ جناب عنایت اللہ خان صاحب کی یہ ریزولیوشن ہے، جناب عنایت اللہ خان صاحب، عنایت اللہ خان صاحب نہیں ہے۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب میاں نثار گل صاحب کی ریزولیوشن ہے اور آپ ریکویسٹ کریں Suspension کے لئے جی۔

میاں نثار گل: شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، آپ رولز کی Suspension کے لئے ریکویسٹ کریں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! ایک اہم مسئلہ ہے جو کہ صوبے کے اساتذہ کے ساتھ درپیش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں نثار گل صاحب! رولز کی Suspension کے لئے آپ ریکویسٹ کریں۔

میاں نثار گل: Rules suspend ہے Already۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ وقفے سے پہلے تھے، آپ ابھی Suspend کریں، وقفہ بیچ میں آگیا۔ عنایت اللہ صاحب! آپ بیٹھ جائیں، عنایت اللہ صاحب! آپ بیٹھ جائیں، ابھی میں نے ان کو فلور دیا، جی جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mian Nisar Gul: Sir, I wish to move that rule 124 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution in the House.

Mr. Deptuy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members to move their Resolutions? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Deptuy Speaker: The 'Ayes' have it.

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ میاں نثار گل صاحب۔

قراردادیں

میاں نثار گل: جناب سپیکر، ایک اہم مسئلہ جو کہ پورے صوبے کے اساتذہ کے ساتھ درپیش ہے، وہ یہ کہ 2018 سے پہلے جتنے بھی اساتذہ بھرتی کئے گئے ہیں ان کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی گئی تھی اور وہ مستقل ہیں جبکہ 2018 سے لیکر آج تک جتنے بھی اساتذہ بھرتی کئے گئے ہیں، ان کے لئے کوئی قانون سازی نہیں ہے بلکہ ان کی ملازمت ایڈہاک یا کنٹریکٹ پر ہے جو کہ ان کے لئے کئی مسائل کا باعث ہے جیسے کہ ان کی تنخواہیں بند کر دی جاتی ہیں اور دوسرے ان کی مستقلی تک ان کی موجودہ ملازمت تصور نہیں کی جاتی ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس بات کی سفارش کرے کہ 2018 سے لیکر آج تک جتنے بھی اساتذہ بھرتی کئے گئے ہیں ان کی بھرتی بھی 2018 سے پہلے کی قانون سازی کے مطابق مستقل کر دی جائیں۔

جناب سپیکر، اگر آپ دو منٹ مجھے موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

میاں نثار گل: سپیکر صاحب، مسئلہ یہ ہے کہ 2018 سے لیکر آج تک جتنے بھی اساتذہ بھرتی ہوئے ہیں، وہ پی ایچ ڈی ہیں، ایم اے والے ہیں، ان کا یہ ہے کہ ان کی سروس کاؤنٹ نہیں ہوتی اور ان کی تنخواہیں بھی بند ہوتی ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے بھی لکھا ہوا ہے، Already لکھا ہوا ہے گورنمنٹ کو کہ ان کو ریگولرائز کیا جائے۔ اس کے لئے علاوہ آڈیٹر جنرل نے بھی لکھا ہوا ہے کہ ان کو ریگولرائز کیا جائے۔ یہ پورے صوبے کا مسئلہ ہے، اگر وہ ریگولر ہو جائیں گے تو پھر اس میں یہ ہوگا کہ ان کی یہ سروس اگر دوسری ڈیپارٹمنٹ میں وہ جانا چاہیں تو کاؤنٹ ہو گی۔ میں آپ سے بھی اور ساری اسمبلی سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس ریزولیوشن کو متفقہ طور پر پاس کیا جائے۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گورنمنٹ کی سائیڈ سے کون Response کرے گا، یہ ریزولیوشن پیش کی گئی ہے میاں نثار گل صاحب کی طرف سے، تو آپ اس کو Agree کرتے ہے میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

Mr. Deptuy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No.’

(The motion was carried)

Mr. Deptuy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ 2017 کی مردم شماری کو سی سی آئی نے Adopt کیا ہے جس کی وجہ سے سابقہ فاٹا کے انضمام اور کے پی کی آبادی میں اضافے کی وجہ سے قابل تقسیم محاصل Divisible Pool میں کے پی کا حصہ چودہ فیصد سے بڑھ کر انیس فیصد سے بھی تجاوز کر گیا ہے، اس لئے مرکزی حکومت خیبر پختونخوا کے حصے کو Revise کرے اور آبادی میں اضافے کے مطابق این ایف سی میں ہمارے حصے کا دوبارہ تعین کرے اور آبادی کی بنیاد پر ہمارا حصہ آنے والے مالی سال میں ہمیں فراہم کریں۔ اس سے کے پی میں غربت کے خاتمے اور پائیدار ترقی کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ اس پہ عبدالشکور صاحب، لاء منسٹر، اس کے بھی دستخط ہیں، میرے دستخط ہیں اور سراج الدین خان کے دستخط ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گورنمنٹ سائیڈ سے جی۔

Minister Law: Agreed.

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ہاؤس کو یہ Put کرتا ہوں۔ Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deptuy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

یہ قرارداد ہے شگفتہ ملک صاحبہ، آپ کی طرف سے یہ قرارداد، آپ کے سائن وغیرہ ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں مجھے تو کسی نے نہیں دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اس پر نعیمہ کشور صاحبہ، شگفتہ ملک صاحبہ، شاہدہ وحید صاحبہ، آپ پیش کریں گی۔ جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ ہم سب کی طرف سے ہے۔

یہ معزز ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سی پیک میں چونکہ ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کو اکنامک زون میں حصہ ملا ہے تو ہمارا مطالبہ ہے کہ اس میں خواتین کو انڈسٹریز میں پچیس فیصد کوٹہ مختص کر دیا جائے تاکہ ہمارے صوبے کی خواتین کو معاشی طور پر خوشحال اور مضبوط کیا جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): مسٹر سپیکر، آنریبل ایم پی اے نے جو بات کی ہے، یقیناً جو وومن لیڈ انڈسٹری ہے یا جو خواتین Specific industrialization ہے، اس کا فروغ بہت زیادہ ضروری ہے لیکن میرے خیال سے جو اتنے بڑے سکیل کا پراجیکٹ ہو جس میں دو ممالک Involve ہو، جو رشکئی سپیشل اکنامک زون کی بات کر رہی ہیں، تو میرے خیال سے اس کو Gender specific کرنا یا ایک Specific industry کرنا تھوڑا سا میرے خیال سے اس پراجیکٹ کو بڑا Confine کرے گی۔ اگر پچیس فیصد کی آپ بات کر رہی ہیں تو خواتین کی پاپولیشن اس سے کافی زیادہ ہے، اس کو بھی اس حد تک Restrict کرنا کہ ضرور یہ پچیس فیصد ہی ہو۔ میری ریکویسٹ ہے کہ اگر وہ Withdraw کریں، اگر پھر بھی وہ Insist کرتی ہے I have no objection، میری صرف اپنی یہ رائے ہے کہ ایک تو یہ پراجیکٹ دو ممالک کے درمیان ہے، ایک۔ دوسرا جو ہے وہ خواتین کی آبادی اس سے زیادہ ہے۔ تیسرا، کیوں ہم ہر ایک چیز میں کوٹہ بیچ میں لے آتے ہیں۔ خواتین کا ہر ایک چیز میں برابر

کا حصہ ہے، ویسے بھی ہماری خواتین یہ Claim کرتی ہیں کہ ہم شانہ بشانہ ہے، ہم اکھٹے چلیں گے، ہمیں کسی قسم کی اس طرح کی Treatment نہیں چاہیئے، Special treatment، ہم بالکل برابر ہیں۔ تو برابری کی بنیاد پر اگر بات ہو تو پھر میرے خیال سے کوٹہ کو بیچ میں ہمیں نکال دینا چاہیئے، یہ Mindset ہی میرے خیال سے اس کو ہمیں تھوڑا سا اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس کو نکالیں اس سے کہ Gender specific ہو ہر ایک چیز کے لئے۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: سپیکر صاحب، یہ گورنمنٹ نے خود تقریباً انہی گورنمنٹ نے چھ سال پہلے اناؤنس کیا تھا کہ ہم اس میں اس کو کریں گے، یہ صرف رشکئی اکنامک زون کے حوالے سے نہیں تمام انڈسٹری کے حوالے سے ہے، تو یہ انہوں نے خود اناؤنس کیا تھا کہ ہم دیں گے، تو ہم تو چاہتے ہیں کہ برابری کی بنیاد پر دو، مطلب اس سے زیادہ دو لیکن کم از کم پچیس فیصد تو دینا چاہیئے، تو اس وجہ سے یہ ان کا اپنا اناؤنس کردہ ہے ہم ان سے وہ کوئی زیادہ، ہم تو صرف Implementation ان سے چاہتے ہیں، Implement ہو، یہ ان کا اپنا اناؤنس کردہ ہے تو اس سے پیچھے نہ ہٹیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شگفتہ ملک صاحبہ، شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: جی سپیکر صاحب، تھینک یو جی۔ بالکل میں نعیمہ بی بی کی جو ریزولیوشن ہے، بالکل اس سے اتفاق بھی ہے لیکن میں نے ان سے بھی ڈسکس کیا کہ ہم کیوں کوٹے کی طرف جائیں اور یہاں پر انہوں نے جو 25% ,15، میں کم از کم کوٹے کی حق میں میں Already ان کو بھی بتا چکی ہوں کہ ہم جس دور میں ہیں ہمیں کوٹے سے نکل کر Equality کی بات کرنی چاہیئے، تو میرے خیال میں یہ بات ٹھیک ہے ہمیں ان چیزوں پر Focus نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ہمیں برابری کی بنیاد پر جو کہ بہت مشکل کام ہے لیکن ہمیں اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: پھر اس کا مطلب یہ ہے۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، اب خواتین اس جگہ پر آگئی ہیں کہ جہاں پہ ان کو یہ پتہ چل رہا ہے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ نے تو مرد کو Superior کیا ہوا ہے لیکن اس دنیا میں جو ہم لوگ چل رہے ہیں تو ہم شانہ بشانہ چل رہے ہیں اور اگر جیسے آپ دیکھتے ہیں کہ یہاں پر جو بھی ہماری Elected

Female Members ہیں وہ زیادہ سے زیادہ بزنس بھی لارہی ہیں، زیادہ سے زیادہ بات بھی کر رہی ہیں، ہر ایشو پر ان کو آگاہی ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، میں ان کی تو حمایت کرتی ہوں لیکن ساتھ ساتھ میں ان کو یہ بھی کہوں گی کہ اگر ہم کوٹہ سسٹم کو جیسے یہاں پر شوکت یوسفزئی صاحب سے جب میں نے بات کی تھی کہ ہر ڈیپارٹمنٹ میں عورتوں کے لئے کوٹہ ہونا چاہیئے تو انہوں نے جب مجھے سمجھایا کہ اگر کوٹہ سسٹم آ جاتا ہے تو اس میں پھر آپ برابری کی بنیاد پر بات نہیں کر سکتی ہیں، ہم Women Empowerment کے بالکل حق میں ہیں لیکن برابری کی سطح کے ساتھ، ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ہمیں کوٹے کے لحاظ سے بلکہ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اپنی پارٹیوں کے اندر بات کریں، آپ کی پارٹی کی اندر بات ہو، میری پارٹی کے اندر بات ہو، ان کی پارٹی کے اندر بات ہو، اے این پی کی پارٹی کے اندر بات ہو، جماعت اسلامی کی پارٹی کے اندر بات ہو، اسی طرح تمام پارٹیوں میں یہ بات ہو کہ ہمیں Wining seats چاہیئے مردوں کی جس میں کہ ہمیں یہ Reserve seats نہیں چاہیئے، اس لئے نہیں چاہیئے کہ اب ہم برابری کی بنیاد پر آنا چاہتے ہیں، ہمیں کوئی یہ نہ کہیں کہ آپ فیمیل ہیں، آپ کو جی فنڈ نہیں مل سکتا، آپ کو ہمیں اپنی بنانی چاہیئے اور چاہیئے یہ کہ ہم دوسروں کو بھی یہ ترغیب دیں کہ اب آپ Constituencies برابری کی بنیاد پر آئیں۔ کوٹہ سسٹم کو میں کم از کم سپورٹ، عورتوں کی کوٹہ سسٹم کو نہیں سپورٹ کرتی ہوں، میں Women Empowerment پہ آتی ہوں کہ ہمیں برابری کی سطح پہ ڈیل بھی کیا جائے، برابری کی سطح پہ ہمیں وہ عزت بھی دی جائے۔ ہمیں برابری کی سطح پہ وہ تمام مقام دیا جائے جو کہ ایک عورت اور مرد جیسے کہتے ہیں کہ ایک گاڑی کے دو پہیے جو ہیں وہ مرد اور خاتون ہیں۔ اگر ایک پہیہ بیٹھ جاتا ہے تو دوسرا پہیہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے، تو اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی مرد اور عورت کو، عورت کو مرد کی پسلی سے پیدا کیا ہے تاکہ وہ برابری کی بنیاد پر ان کو وہ تمام حقوق ملیں اور قرآن مجید میں تمام جتنے بھی آیتیں ہیں، اگر آپ سورۃ النساء پڑھ لیں، اگر آپ دوسری سورت، سورۃ نور پڑھ لیں، اس میں جتنی وراثتی حقوق ملے ہیں، میرے خیال میں کسی جگہ پر نہیں ہے، تو میں اس کو سپورٹ نہیں کروں گی سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> دیکھیں میڈم، کافی بات ہو گئی ہے۔ سردار حسین بابک صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ سردار حسین بابک صاحب، ایک منٹ جی، اس طرح کرتے ہیں، میری تجویز ہے، ایک منٹ۔ میری تجویز ہے جی جس طرح حکومت نے پیش کی اور آپ کو آپس میں اختلاف آ رہا ہے، حکومت اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے، تو اگر آپ مشاورت سے ان کے ساتھ بیٹھیں اور دوبارہ اسمبلی میں قرارداد لائیں تو

بہتر ہو گا جی۔ میڈم! آپ حکومت کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کو Proper ایک امنڈمنٹ کے ساتھ قرارداد لے آئیں۔ جی۔

جناب عنایت اللہ: ہمیں تھوڑا سی Seriously غور اس لئے کرنی چاہیئے کہ اس سے پہلے قرارداد Minorities نے پاس کی تھی، Minorities، ہم سب نے اس پر دستخط کر دیئے تھے لیکن سچی بات یہ ہے کہ اگر وہ Implement ہو گی تو اس کے Repercussions بڑے خطرناک ہوں گے۔ وہ یہ تھی کہ Minorities کا اس صوبے کے اندر ملازمتوں میں کوٹہ دو فیصد سے بڑھا کر پانچ فیصد کر دیا جائے۔ اب اس صوبے کے اندر Minorities کی تعداد دو فیصد سے کم ہے تو اس کے Repercussions یہ ہوں گے کہ لوگ بعض جگہوں پر ملازمتوں کے لئے اپنی مذہب تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ظاہر ہے لوگ مشکل میں ہوتے ہیں، تکلیف میں ہوتے ہیں تو اس لئے ان چیزوں پہ Thoughtfully سوچنے کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ خواتین کے لئے Jobs کے حوالے سے بھی ہمارا ایک، سر! ہماری ایک Religious political party ہے، ہمارا ایک مؤقف ہے کہ جو Jobs خواتین کے لئے Suitable ہے مثلاً ٹیچنگ ہیں، نرسنگ پروفیشن ہیں، میڈیکل پروفیشن ہیں، ان Jobs کے اندر ان کے لئے Opportunity زیادہ Create کی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب! اس پہ مطلب آپ Proper گورنمنٹ اور اپوزیشن بیٹھ کے صحیح طریقے سے قرارداد لے آئیں دوبارہ اس پہ۔ بابک صاحب، جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر صاحب. جناب سپیکر، بالکل زما خیال دا دے چې Gender discrimination نه دے پکار او زه به د خپلې پارټۍ خبره اوکړمه چې زمونږ په پارټۍ کښې د زنانوؤ جدا تنظیم هم نشته. دا یو ځائې تنظیم لکه دلته ډیر سیاسی ګوندونو کښې دا وومن وینګ دے، دا مین وینګ دے زمونږ یوه پارټی ده آرګنائزیشن سټرکچر هم داسې دے او دا څومره ممکنه ده چې 51% 52% آبادی هغوی له به ملازمتونو کښې کوټه وی. زما دا خیال دے چې ماحول جوړول پکار دی مونږ ټولو له، ټولو سیاسی جماعتونو له، سوسائټی له، میډیا له، پارلیمان له چې مونږه هغه ماحول ورکړو خپلو له، دا څوک دی؟ دا خو یا میندې دی دا یا خویندې دی یا دا ښځې دی پکار نه ده چې مونږ د دومره تنګ نظر سره په دې وطن کښې ژوند کوؤ، پکار دا ده چې مونږه

هغه ماحول ورکړو، هغه اداري جوړې کړو۔ بالکل د دوئ خبره په یوه حواله چې که مونږ ایلمینټری ایجوکیشن ته هم اوګورو نو د جینکو سکولونه چې دی هغه 15% نه وی، داسې تاسو بیا هائر ایجوکیشن کښې اوګورئ کالجونو ته، داسې بیا تاسو یونیورسټو کښې اوګورئ، داسې بیا تاسو پروفیشنل ایجوکیشن انسټی ټیوټس کښې اوګورئ جناب سپیکر، دازمونږ ذمه داری ده چې مونږ ماحول داسې ورکړو بلکه دا خو ډیره زیاته واضحه ده دلته څنګ چې نګهت بی بی هر وخت د Women Empowerment خبره کوی پکار دا ده چې دا حکومت، دلته هسې هم زنانه روزګار ته هم نه راځی، زنانه هنر ته ډیرې کمې راځی، زنانه تعلیم ته ډیرې کمې راځی، زنانه پریکټیکل لائف ته ډیرې زیاتې کمې راځی۔ پکار دا ده چې حکومت لکه دا هیلتھ کارډ راغے، یو بیمه، یو انشورنس سسټم جوړ شو پکار دا ده چې حکومت په دې غور اوکړی چې دې زنانوؤ ته په آرزانو شرائطو باندې، په آسانو شرائطو باندې قرضې ملاؤ شی۔ (تالیاں) چې کوم خلق کاروبار کښې دے چې هغوی خپل کاروبارونه مخکښې کړی۔ نو جناب سپیکر، بالکل دا زه عوامی نیشنل پارټی مونږ دا هم سوچ کوؤ چې مشرف کله په دې اسمبلو کښې دا کوټه راوسته، دا کوټه دا خو ډیره اوپن پکار ده ما پرون هم دلته ذکر اوکړو چې تاسو اوګورئ په دې ټوله اسمبلئی کښې یوه ممبره داسې ده چې هغه ډائریکټ راغلې ده، دا زنانوؤ له پخپله هم پکار دی د هغې وجه دا ده چې پرون هم ما دلته د دې ذکر کړے وو چې بیګم نسیم ولی خان د هغوی مخې ته وړاندې یو ډیر لوئې مثال دے، زنانوؤ له پخپله هم پکار دی مونږ ان شاء الله که زنانه دا محسوسوی چې په دې سوسائټئ کښې هغوی ته دا ماحول نه دے ملاؤ داسې ده مونږه به ټول کوشش کوؤ ان شاء الله چې هغه ټول ماحول تاسو ته ملاؤ شی۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: په دې باندې ډیر بحث نه کوؤ نور جی دا قرارداد به دوباره تاسو به جوائنټ کیږدئ، دا دوباره راؤړئ جی، تهینک یو۔ ستاسو بل قرارداد دے یو جی، جی، جی میډم۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے سپیکر صاحب، لیکن جو اسمبلی میں کوٹے کی بات ہے تو میرے خیال میں پانچ فیصد جنرل سیٹ پہ اب لاء میں ہے لیکن میں پوچھنا چاہوں گی کہ کتنے پارٹیوں نے دیا ہے۔ اچھا یہ میری دوسری قرارداد ہے جس کی طرف بابک صاحب نے بھی اشارہ کیا ہے کہ حکومت خواتین کو معاشی طور پہ مضبوط اور خوشحال بنانے کے لئے بینک لون کم، بینک لون کی فراہمی کم انٹرسٹ، کم مارک اپ پہ اور ٹیکسز میں رعایت دے کر صوبے کی خواتین کو معاشی طور پر خوشحال اور مضبوط بنانے کے لئے اقدامات کریں اور اس کے لئے ٹھوس اقدامات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا قرارداد چا چا طرف نہ دے جی دا ستا سو۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد کس کس نے سائن کیا ہے؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: سائن، یہ شگفتہ ملک نے بھی سائن کیا ہے، زینت بی بی نے، ریحانہ اسماعیل نے کیونکہ یہ دونوں ہماری جوائنٹ قرارداد تھی اور یہ ہمیں، یہ چیمبر آف کامرس کے مطالبات ہمارے پاس آئے تھے تو یہ ان کی طرف سے تھا کہ یہ ہمارے بہت بڑے مطالبات ہیں اور یہ ہونے چاہئیں لیکن یہ ایک قرارداد پہ چونکہ ہاؤس Agree نہیں کر رہا تو میں اس کو واپس لیتی ہوں اور یہ ایک قرارداد تو میں ہاؤس سے ریکویسٹ کروں گی کہ اس کو پاس کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔ جی کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): مسٹر سپیکر، یہ بہت اہم ایک قرارداد ہے جو انہوں نے پیش کی ہے یقیناً ہم اس کے ساتھ متفق ہیں، ہم نے خیبر پختونخوا میں Already جوینگ سٹوڈنٹس ہیں Regardless of their genders ہم نے تقریباً 1.8 ارب روپے کے انٹرسٹ فری لونز قبائلی اضلاع کے لئے کئے ہیں اور پورے صوبے کی اگر ہم بات کریں تو ساڑھے تین ارب روپے سے زیادہ ہم نے لونز کئے ہیں اس میں کوئی Gender specificness نہیں ہے لیکن جیسے بابک صاحب نے بھی کہا، ہماری بہن نے بھی کہا تو یہ ایک اچھی Suggestion ہے، اس کے ساتھ ہم Agree ہیں کہ جیسے نوجوانوں کے لئے ہم لونز اور انٹرسٹ فری پروگرام لے کے آرہے ہیں ویسے ہی خواتین کے لئے بھی ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔ Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be

passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No.’

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

چشمہ رائٹ بینک کینال پر تفصیلی بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No. 08, ‘Detailed discussion on Chashma Right Bank Canal’:

اس پہ تین نام میرے پاس آئے ہیں جنھوں نے بات، پارلیمانی لیڈر کوئی بات کرنا چاہتا ہے جی،

جی لطف الرحمان صاحب!

جناب لطف الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ ایک ایسا مسئلہ ہے لفٹ کینال کا کہ یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبے کا نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر، ہم تسلسل کے ساتھ اس مسئلے کو ایوان میں اجاگر کرتے رہے ہیں لیکن آج تک اس پر عمل نہیں ہو سکا۔ جناب سپیکر، یہ تقریباً 89 میں پہلی دفعہ چشمہ رائٹ بینک کینال بنی اور اس کا افتتاح مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھوں سے کیا تھا۔ جناب سپیکر، اس وقت ہمارا جو مطالبہ تھا ہمارے اس صوبے کے لئے وہ گیارہ ہزار کیوسک پانی کا تھا اور آخر جب یہ جھگڑا عروج پہ پہنچا کہ ہمیں گیارہ ہزار کیوسک پانی اس نہر میں چاہیئے تو پھر ایک فیصلہ ہو سکا اور وہ فیصلہ یہ ہوا جناب سپیکر، کہ ہم گیارہ ہزار کیوسک پانی دیں گے لیکن فی الحال اس چشمہ رائٹ بینک کینال میں 3200 کیوسک پانی ہم دیں گے اور 1800 کیوسک پانی اسی نہر میں پنجاب کو جا کے ملے گا۔ جناب سپیکر، طے یہ ہوا کہ ہم تین لفٹ کینال ہم یہاں پہ دیں گے اور اس تین لفٹ کینالوں سے ہم نے گیارہ ہزار کیوسک پانی کو پورا کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محب اللہ صاحب! آپ Respond کریں گے یہ، محب اللہ صاحب! آپ Respond کریں گے۔ جی۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر، 1989 اور آج 2021 تقریباً لگ بھگ بائیس، تیئس، بیالیس تریالیس سال ہو گئے ہیں جناب سپیکر، آج تک ہم لیفٹ کینال نہیں بنا سکے، فرسٹ لیفٹ کینال نہیں بنا سکے۔ اب آپ اندازہ کر سکتے ہیں اگر آپ بیالیس تریالیس سالوں کا جائزہ لے لیں اور اس سارے دورانیے پہ محیط اگر آپ اس کا حساب کریں جناب سپیکر، تو میں کہتا ہوں کہ سب سے بڑا نقصان پورے ملک کا ہوا ہے اور اس کے بعد سب سے بڑا نقصان ہمارے صوبے کا ہوا ہے جناب، اور اس ٹائم سے لیکر آج تک جو ہمارا حق بنتا ہے

پانی کے اوپر، وہ پانی ہمارا ضائع جارہا ہے اور اس پانی کے بدلے میں ہمارے صوبے کو ایک روپے بھی نہیں مل رہا جناب سپیکر، اور اس سے ہم کوئی فائدہ آج تک نہیں اٹھا پارہے ہیں۔ جناب سپیکر، آج چشمہ رائٹ بینک کینال جو سیرابی اس وقت زمین کو، جس زمین کو کررہا ہے جناب سپیکر، آج آپ کے صوبے کا تقریباً دارومدار اس اناج پر ہے جو چشمہ رائٹ بینک کینال پہ اس زمین سے پیدا ہورہا ہے۔ جناب سپیکر، بہت آسان مسئلہ تھا کہ اگر ہم نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے حوالے سے آج اتفاق سے اگر صوبائی اور مرکز کی حکومت ایک ہے تو آپ مجھے بتائیں کہ ہمیں اپنا وہ حق کیوں نہیں ملنا چاہیئے۔ اگر وہ حق ہمیں جناب سپیکر، ملتا تو شاید آج ہم لیفٹ کینال بنا چکے ہوتے اور یہ ہمارے ایم ایم اے کے دور سے لے کر مسلسل حکومتیں اس کا مطالبہ کرتی ہیں لیکن اکثریت ٹائم میں یہ ہوتا ہے کہ مرکز اور صوبے میں حکومت کا جب اختلاف ہوتا ہے تو اس منصوبے کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس وقت سے لیکر، اس وقت بھی ہم نے یہ بات کی تھی کہ ہمیں آپ اپنا حق دے دیں جو حق ہمارا آپ نے بالکل سٹاپ کیا ہوا ہے اس وقت چھ ارب پہ تھا پھر آٹھ ارب پہ ہوا جو ہمارا نیٹ ہائیڈل پرافٹ ہے پانی کے حوالے سے جو ہمارا حق بنتا ہے وہ اس کو ایک بلاک کیا ہوا تھا کہ اس سے آگے بڑھنا نہیں، سالانہ آپ کو یہ ملے گا، بڑی مشکل کے ساتھ اس سے ہم نے چھٹکارہ حاصل کیا اور ہمارا جو قرضہ مرکز کے اوپر بنتا ہے اور وہ قرضہ آج تک ہمیں ادا نہیں ہوا جناب سپیکر، اور اس وقت کی جو صورتحال ہے جناب سپیکر، میں صحیح اعداد و شمار تو نہیں بتا سکوں گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمیں وہ پانی کا جو صوبے کا حق ہے، اس کا پرافٹ ملے تو ہم انہی پیسوں سے اپنا لیفٹ کینال بنا سکتے ہیں جناب سپیکر۔ اچھا ساتھ ساتھ میں ہمارا نقصان جناب سپیکر، ہورہا ہے کہ جب ایم ایم اے کا ٹائم تھا 25 ارب روپے پہ بن رہا تھا پچھلا جو دور تھا تو اس میں 125 ارب روپے پہ بن رہا تھا اور اب شاید دو سو ارب سے بھی نہ بن سکے، وہ نقصان الگ سا جناب سپیکر، ہورہا ہے۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ اگر یہ لیفٹ کینال ترجیحی بنیاد پر اس صوبے کا اہم مسئلہ سمجھ کر، اس ملک کا اہم مسئلہ سمجھ کر اگر ہم اس میں کامیاب ہوتے ہیں اور ہماری یہ ساری زمینیں سیراب ہوتی ہیں تو یہ صرف پورے تمام صوبے کے اناج کو ہمارا اپنا صوبہ خود کفیل ہو سکتا ہے جس پر کوئی توجہ جناب سپیکر، نہیں دی جارہی ہے۔ ہم نے اس وقت بھی یہ بات کی تھی کہ ہمیں پیسہ دیا جائے اس سے مسئلہ حل ہو سکتا ہے، آج بھی ہم نے حکومت کو تسلسل کے ساتھ تین سالوں کے ساتھ ہم بجٹ میں بھی اس کو زیر بحث لاتے ہیں اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں، بات کرتے ہیں اور آج تین سال ہونے کو ہیں لیکن اس پہ ذرا برابر بھی کام نہیں ہو سکا جناب سپیکر۔ آخر جناب

سپیکر، ہم اپوزیشن کی طرف سے تمام اپوزیشن کی طرف سے کہ صوبے کے حقوق کے لئے ہم آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں لیکن کوئی تو کسی طریقے سے تو ہو۔ جب آج مرکز میں حکومت تحریک انصاف کی ہے صوبائی حکومت تحریک انصاف کی ہے تو اب ایسا کونسا مسئلہ ہے کہ اس مسئلے کو ضرورت نہیں سمجھا جاتا ملک کا یا ہمارے صوبے کا حق نہیں سمجھا جاتا۔ جناب سپیکر، یہ وہ وقت ہے کہ جس سے ہم یہ سارے حقوق جو ہمارے بنتے ہیں، اس کو ہمیں حاصل کرنا چاہیئے ہمارے لوگ اسی احساس محرومی میں رہتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی فلور آف دی ہاؤس اس حوالے سے کئی دفعہ اس کا ذکر کیا کہ جو صوبوں کے ساتھ وعدے ہوتے ہیں، جو کنٹریکٹ ہوتے ہیں، اخلاقی طور پر جب آپ ایک معاہدہ کرتے ہیں تو اگر آپ اس کو پورا نہیں کرتے جناب سپیکر، تو ایک احساس محرومی پیدا ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، احساس محرومی آپ کو ایسا ماحول فراہم کرتا ہے کہ جس میں آپ کی ملک سے شکایتیں بنتی ہیں، ملک کی اکائی سے شکایتیں بنتی ہیں، ملک کے مرکز سے شکایت بنتی ہے، وہ وجہ بنیادی یہ ہوتی ہے کہ ہم ان حقوق کا، ان حقوق کی پاسداری نہیں کرتے اور اگر ہم ان حقوق کی پاسداری نہ کریں، ان معاہدات کی پاسداری نہ کریں اور یہ بار بار ہم اس ایوان میں اس کا احساس دلاتے رہیں گے یہ ہماری ذمہ داری ہے، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کو عملاً پورا کیا جائے ہم ساتھ کھڑے ہیں، یہ ہم سب کا مشترکہ مسئلہ ہے، اس پورے صوبے کے عوام کا مسئلہ ہے اس میں کوئی اختلاف کوئی جھگڑے والی بات نہیں ہے لیکن ذمہ داری کا احساس ضروری ہے کہ ہم اس ذمہ داری کو کس طریقے سے پورا کر سکتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کو آج جب پنجاب میں اگر گندم کا، اناج بہت زیادہ پیدا ہو تو پھر تو اس پر پابندی نہیں لگتی، دفعہ 144 نہیں لگتا، اگر اس میں معمولی سی کمی آتی ہے تو آپ کے سارے جو ہمارے صوبے کے ساتھ روڈز ملتے ہیں اور جو پنجاب اور اس کی باؤنڈری ہوتی ہے وہاں پہ پوری پولیس فورس اور دفعہ 144 اور پابندی ہوتی ہے کہ ایک بوری دوسرے صوبے میں نہ جائے، کے پی میں نہ جاسکے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ان ساری چیزوں کا تسلسل کے ساتھ، ہم اس سے گزرتے ہیں، ان مشکلات سے گزرتے ہیں لیکن ہم اب تک کامیاب نہیں ہوسکے کہ ہم اس لیفٹ کینال کو بنائیں۔ اگر ہمارا رائٹ بینک کینال تقریباً میں Exact نہیں بتا سکوں گا کہ چار لاکھ ایکڑ زمین کو سیراب کرتا ہے تو اسی طرح لیفٹ کینال تقریباً ساڑھے تین، پونے چار لاکھ ایکڑ زمین کو سیراب کرے گا۔ اسی طرح گومل ڈیم ستر ہزار ایکڑ زمین کو سیراب کرتا ہے۔ اسی طرح اگر ہم چھوٹے چھوٹے ڈیمز اگر بنا سکتے ہوتے تو کم از کم میں سمجھتا ہوں اس سے بجلی کی پیداوار، اس سے جو ہماری زمین کو سیراب ہونا یہ ساری چیزیں اس سے پیدا ہوتی ہیں

لیکن ہم نے اس کی طرف توجہ نہیں دی اور یہ ساری کی ساری زمین ہمارے ڈی آئی خان اور ٹانک اس ایریا میں یہ زمین پائی جاتی ہے۔ اب کہیں اور پہ، کوئی اناج کے لئے زمین جو ہے اگر آپ کے پاس ہے تو وہ ہمارے ان اضلاع میں ہے تو یہ مسئلہ ہمارے پورے صوبے کا ہے اور ہم اس کی طرف توجہ نہیں دے رہے ہیں چاہے وہ سمال ڈیمز ہوں، چاہے ہمارا وہ لیفٹ کینال ہو۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائے اور ہمارے پاس تقریباً کوئی بائیس لاکھ، اکیس لاکھ ایکڑ زمین جو ہے وہ بنجر پڑی ہوئی ہے، اگر ہم ان کو سیراب کر لیں تو یہ آپ کے اس صوبے سے جو، پورے صوبے میں زمین پڑی ہوئی ہے اور بنجر پڑی ہوئی ہے تو آدھے سے زیادہ حصہ جو ہے وہ ان دو اضلاع میں پڑی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، اگر اس کو ہم سیراب کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم پورے پاکستان کو دے سکتے ہیں اور ہمارے صوبے سے اضافی اناج جو ہے ہم دوسری دنیا کو دے سکتے ہیں لیکن اس سے آپ یہ سوچیں کہ کاروبار کتنا بڑھے گا۔ آج آپ چشمہ رائٹ بینک کینال کو دیکھ لیں کہ اس سے لوگوں کی قسمت کس طرح بدلی ہے، وہاں پہ لوگوں کو گندم نہیں ملتی تھی، لوگوں کو مزدوری نہیں ملتی تھی، ہزاروں کنال زمین کا مالک ایک سائیکل اس کی ملکیت ہوتی تھی سائیکل کے علاوہ اس کی ملکیت نہیں ہوتی تھی جناب سپیکر، لیکن آج ان لوگوں کے پاس آپ جا کے ان کو دیکھیں، وہ کروڑوں روپے کے مالک ہیں، گاڑیاں ان کے پاس ہیں گھر اب وہ بنا رہے ہیں، پکے مکانات وہ بنا رہے ہیں، اپنے دیہاتوں میں جناب سپیکر، بنا رہے ہیں اور اس کی وجہ یہ چشمہ رائٹ بینک کینال ہے۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ لوگوں کے معیار زندگی اس کے ساتھ بڑھی ہے، کاروبار اس کے ساتھ بڑھا ہے۔ آج اگر آپ کا فوڈ ڈیپارٹمنٹ ہے زیادہ انحصار اب ہمارے اس ضلع کے اوپر ہے کہ وہاں سے اناج پیدا ہوتی ہے۔ اگر ایگریکلچر کا ڈیپارٹمنٹ ہے آپ ان سے پوچھیں وہاں پہ ان کے ادارے ہیں، وہاں پہ وہ جو کام کر رہے ہیں لیکن مسئلہ ہے پانی کا اور وہ پانی جو ہمارا حق بنتا ہے اور ہمارے ساتھ معاہدات کئے ہوئے ہیں جناب سپیکر، ہم ان معاہدات کو پورا نہیں کر پا رہے ہیں، اس پہ عمل نہیں کروا پا رہے ہیں۔ اگر ہم آج فرسٹ لیفٹ کینال پہ جائے تو ہم بیالیس اور تریالیس سال میں فرسٹ لیفٹ کینال نہیں بنا سکے چاہے وہ سیکنڈ لیفٹ کینال ہو اور تھرڈ لیفٹ کینال ہو۔ تو اب ہم سمجھتے ہیں کہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم اس مسئلے کو ترجیحی بنیادوں پر اٹھائیں اور اس پہ عمل ہو اور ہمارا وہ علاقہ آباد ہو اور ہمارا پورا صوبہ اس سے مستفید ہو، پورا پاکستان اس سے مستفید ہو۔ یہ نیشنل منصوبہ ہے یہ کوئی علاقائی منصوبہ نہیں ہے، یہ ہمارے صوبے کا حق ہے کہ ہمارے صوبے کو وہ حق ملے جناب سپیکر۔ اگر ہم فرسٹ لیفٹ کینال میں کامیاب ہوں گے تو کل سیکنڈ لیفٹ کی

بات کر سکیں گے اور اس کا جو فائدہ ہو گا وہ سب کے سامنے آئے گا۔ تو یہ گزارشات ہیں حکومت کے سامنے، آج ایجنڈے پہ لیفٹ کینال کے حوالے سے تھا اور اس طرح ہمارے دوسرے مسائل ہیں اور ہم ان مسائل میں بھی ہم نے حکومت کو کہا کہ اگر صوبے کی حقوق کی بات آئے گی تو ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، ہم آپ کے شانہ بشانہ ہوں گے لیکن اب کوئی ابتداء تو کریں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: تو یہ چند گزارشات تھیں اور یہ پھر سے ہم یہ احساس دلانے کی کوشش کر رہے ہیں تو اللہ کرے کہ حکومت کو یہ احساس ہو اور وہ اس منصوبے میں کامیاب ہو جائے تو اس سے بڑی بات جناب سپیکر، نہیں ہو سکتی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ تمام ممبران جو اپوزیشن کے ہیں اور فاٹا سے ہیں، ڈائس کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ نے اپنا احتجاج ریکارڈ کرا دیا ہے تو اگر آپ اپنی سیٹوں پہ چلے جائیں تو مہربانی ہو گی اس لئے کہ آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا۔ فضل شکور خان اور کامران صاحب! اگر آپ آئیں ان کو ساتھ لے جائیں تو مہربانی ہو گی جی۔ ایک دفعہ پھر آپ پھر آ جائیں جی اور ان کو ساتھ لے جائیں اس لئے کہ ان کا احتجاج تھا وہ ریکارڈ ہو گیا تو ان کو ساتھ لے جائیں تو بہتر ہو گا جی۔ جناب احمد کنڈی صاحب۔ احمد کنڈی۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سپیکر صاحب، بہت ہی اہم موضوع تھا لیکن بدقسمتی سے ایوان جو ہے وہ، منسٹرز حضرات کی جو دلچسپی ہے وہ آپ کے سامنے ہے لیکن میں پھر بھی یہ کہوں گا جناب سپیکر، خیبر پختونخوا کے پانی کا مقدمہ چشمہ لیفٹ کینال کے ساتھ Attach ہے۔ جب تک ہم خیبر پختونخوا کے پانی کا مقدمہ نہیں سمجھیں گے تو ہمیں لیفٹ کینال کی، چشمہ لیفٹ کینال کی سمجھ نہیں آئے گی۔ بحیثیت ڈی آئی خان کے نمائندے کے جناب سپیکر، یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج خیبر پختونخوا کا سب سے بڑا پراجیکٹ چشمہ لیفٹ کینال ڈی آئی خان سے Base کرتا ہے اور ڈی آئی خان کی دو لاکھ چھیاسی ہزار ایکڑز مین کم و بیش چوبیس لاکھ کنال زمین اس سے سیراب ہو گی۔ ایک سو بیس ارب کا پراجیکٹ ہے جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر قبائلی اضلاع کے اراکین اپنا احتجاج ختم کر کے اپنی سیٹوں پر چلے گئے)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ ممبران، تمام ممبران کا شکریہ۔

(تالیاں)

جناب احمد کنڈی: اس سے ہماری جو، ہمارا جو صوبہ جس کو Wheat deficit، ہمارا صوبہ بڑا خوش قسمت ہے۔ ہمارے پاس بجلی ہے، ہمارے پاس تیل ہے، ہمارے پاس پانی ہے، ہمارے پاس ٹوبیکو ہے، ہمارے پاس اکنامک کوریڈورز ہیں لیکن صرف گندم کی کمی ہے جس کی وجہ سے ہمیں دوسرے صوبوں کو دیکھنا پڑتا ہے اور جس طریقے سے وہ ہمیں Treat کرتے ہیں اس بحران میں، اس پہ ہمیں نہایت افسوس ہوتا ہے۔ آج آپ دیکھ لیں میں دوبارہ کہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کا پانی کا مقدمہ لیفٹ کینال کے اندر چھپا ہوا ہے۔ آج IRSA Accord کے مطابق خیبر پختونخوا کا 8.78 ملین فٹ ہمارا شیئر ہے لیکن بد قسمتی سے اس ریاست کی زیادتیوں کی وجہ سے، اس ریاست کی ناانصافیوں کی وجہ سے، اس ریاست کی آئینی حقوق ہمارے ہونے کے باوجود بھی غیر آئینی اقدام کی وجہ سے ہم اپنا 5.78 ملین ایکڑ فٹ استعمال کر سکتے ہیں۔ ہمارا تین ملین ایکڑ فٹ پانی جو ہے وہ Unutilized ہمارا جو ہے وہ دوسرے صوبے استعمال کرتے ہیں۔ میری اس پہ Calculation ہے میں نے میڈیا کو Calculation دی ہے، حکومت کو بھی میں دینا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، جب ہمارا پانی Excess ہوتا ہے تو ہم کوٹری کے نیچے سمندر کو کنٹرول کرنے کے لئے پانی چھوڑتے ہیں۔ اگر اس کو بھی آپ زیر ور کھ لیں ہمارا پچیس ملین ایکڑ فٹ 1991 سے لیکر آج 2021 تک Unutilized چلا گیا دوسرے صوبے استعمال کر رہے ہیں اور اس کی قیمت چھ سوارب روپے ہے چھ سوارب روپے جس سے یہ صوبائی حکومت غافل ہے۔ ان میں اہلیت ہے لیکن یہ اپنی منسٹریوں کے Portfolios کے پیچھے ایک دوسرے کے گریبانوں کو پکڑے ہوئے ہیں یہ ہمارا مقدمہ نہیں لڑ سکے، یہ ہمارے مقدمے کی Presentation نہیں کر سکے۔ ہم تو کہتے ہیں ہمیں حل بھی نہیں چاہیئے ہمیں پتہ ہے یہ ریاست ہمارے ساتھ زیادتی کر رہی ہے اور جو لوگ کر رہے ہیں وہ بھی ہمیں آشکارا ہیں۔ اس میں کوئی سیاسی جماعتوں کا قصور اتنا نہیں ہے، ان فیصلہ ساز قوتوں کا ہے جو اس ریاست کو چلا رہے ہیں لیکن جناب سپیکر، ہمیں گلہ کیا ہے، ہمیں گلہ ان وزیروں سے یہ ہے کہ یہاں پہ ہمیں تو آنکھیں دکھاتے ہیں، ہم پہ تو غصہ کرتے ہیں لیکن ان Constitutional forums پہ ہمارا مقدمہ نہیں لڑتے جن فورمز پہ لڑنا چاہیئے۔ ہمارے جھگڑا صاحب ہم خوش قسمت تھے جو ہم یہ سمجھتے تھے کہ جھگڑا صاحب ہمارے فنانس منسٹر ہیں لیکن جب میرے تیل کا مقدمہ نہیں لڑا جائے گا، میرے پانی کا مقدمہ نہیں لڑا جائے گا، میرے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا مقدمہ نہیں لڑا جائے گا، میرے ٹوبیکو کا مقدمہ نہیں لڑا جائے گا، میں ڈی آئی خان کا مقدمہ ان سے نہیں مانگتا، Being the Custodian of the House فنانس منسٹر جو ہے وہ میرا مالی مقدمہ

لڑے گا اسلام آباد کے ایوانوں میں جو کہ وہ ناکام ہو چکا ہے، وہ نہیں لڑ سکا۔ جناب سپیکر، 1991 میں اس ریاست نے فیصلہ کیا تھا جب یہ Water accord ہو رہا تھا، اس میں بھی ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی۔ 47% پنجاب کو ملا، 42% سندھ کو ملا، مجھے سات فیصد ملا، Accord کے مطابق بلوچستان کو تین فیصد ملا۔ اس پہ بھی میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے لیکن میں کہتا ہوں وہ Accord ہو گیا، سی سی آئی میں Approve ہوا لیکن اس کے بعد اس سی سی آئی کی فورم میں چار پراجیکٹس اس پاکستان میں ہونے تھے چار پراجیکٹس۔ یہ بڑی اہم بات ہے اس بات کو یہ لوگ نوٹ کریں۔ سی سی آئی کے فورم پہ، یہ وہ Constitutional forum ہے آرٹیکل 154 کے مطابق جہاں پر صوبے کا مقدمہ لڑا جاتا ہے۔ اس فورم پہ فیصلہ ہوا کچی کینال بلوچستان کے لئے، تھل کینال پنجاب کے لئے، رینی کنال سندھ کے لئے اور چشمہ لیفٹ کینال خیبر پختونخوا کے لئے۔ یہ 1992 میں فیصلہ ہوا لیکن میں آج پوچھتا ہوں وہ جو فیصلہ ہوا، وہ تین پراجیکٹس تو ہو گئے یہ پراجیکٹ کیوں نہیں ہوا۔ پچیس ارب اس وقت اس پراجیکٹ کی قیمت تھی چشمہ لیفٹ کی، بیس ارب روپے جو تھی وہ کچی کینال کی قیمت تھی، ساڑھے چھ ارب روپے تھل کینال کی قیمت تھی، ساڑھے چھ ارب روپے رینی کینال کی قیمت تھی۔ باقی پراجیکٹس تو ہوئے میرا پراجیکٹ کیوں نہیں ہوا، میں پوچھتا ہوں اس ریاست سے اور اس صوبائی حکومت سے پوچھتا ہوں کہ تین سالوں میں انہوں نے کتنی دفعہ بات کی؟ جناب سپیکر، جب آپ Constitutional forum پہ جاتے ہیں تو بیوروکریسی نہیں لڑتی، وہاں پہ پولیٹکل لوگ جن میں Will ہوتی ہے وہ بات کرتے ہیں، وہ Present کرتے ہیں، وہ راستہ نکالتے ہیں۔ یہ لوگ بیوروکریسی کا سہارا لیتے ہیں وہاں پہ Presentation کر نہیں سکتے۔ یہاں پہ تو آنکھیں ہمیں دکھاتے ہیں وہاں پہ یہ بات کر نہیں سکتے۔ اس میں نقصان کس کا ہوتا ہے، خیبر پختونخوا کا ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، 2016 میں ایک Memorandum of understanding ہوئی جو بھئی اس صوبے کو اگر پانی کا شیئر نہیں مل رہا اگر ہمارا پانی جو کہ چھ سو ارب جس کی قیمت تھی اگر وہ نہیں ملتا وہ انفراسٹرکچر ہمیں بنا کے دیں گے جس میں 65% وفاقی حکومت دے گی اور 35% صوبائی حکومت دے گی لیکن آج بھی ہم کہتے ہیں کدھر گئیں وہ باتیں، کدھر گئیں وہ باتیں جو Historical ہے جو کہ Constitutional forum پہ ہوئیں جناب سپیکر، آج تک ان کا پتہ نہیں چل رہا۔ مجھے بھیج دیا گیا یہ پراجیکٹ جناب سپیکر، آپ کی معلومات کے لئے ہے، یہ ہر وقت پی ایس ڈی پی میں Reflect ہوتا ہے لیکن جب سے ان کی حکومت آئی ہے انہوں نے پی ایس ڈی پی سے بھی اڑا دیا اس بہانے سے کہ ECNEC

سے Approve نہیں ہوا۔ جناب سپیکر، میں آپ کو گنوا سکتا ہوں اس پاکستان میں زورآور لوگ اٹھتے ہیں اور کوئی پراجیکٹ کرنا چاہتے ہیں تو ان کو ECNEC اور CDWP کی ضرورت ہی نہیں ہوتی، کرتار پور کس نے بنایا، ECNEC سے Approve ہوا؟ پہلے کام ہوا بعد میں ECNEC سے Approve ہوا۔ جب میرے صوبے کی پراجیکٹ کی بات آتی ہے، جب میرے صوبے کی پانی کی بات آتی ہے تو میرے صوبے کے ساتھ 1991 سے لیکر 2021 تک، تیس سال تک زیادتی ہو رہی ہے، اس میں سیاسی حکومت کا قصور نہیں ہے، اس میں سیاسی حکومت کا صرف ان کا جو قصور ہے وہ ہمیں دو باتوں پہ گلہ ہے ان سے۔ ایک یہ آواز نہیں اٹھاتے، ان کی Presentation نہیں ہے، یہ اپنی وراثت کے بارے میں جانتے نہیں ہیں، ان کو Projects fingertips پہ یاد ہونے چاہئیں، ان کو یاد نہیں ہیں اس لئے یہ لوگ مار کھاتے ہیں، ہمارے بھائی ہیں ہم بار بار گلہ کرتے ہیں۔ میں نے کبھی ان سے یہ نہیں کہا، یہ لوگ میرے ڈی آئی خان کے میرے حلقے کے ساتھ زیادتیاں کر رہے ہیں، میں نے کبھی گلہ نہیں کیا اور میں ان کو ان شاء اللہ یہ حساب ہم ان سے چکائیں گے، یہ پیسے ادھار کے طور پر ہم ان سے لیں گے ان شاء اللہ۔ میں نے کلاس فور کا کبھی گلہ نہیں کیا لیکن جب خیبر پختونخوا کے مقدمے میں یہ سستی کریں گے جناب سپیکر، ہم ان کے گریبان بھی پکڑیں گے۔ یہ تو یہ کہیں گے تو (تالیاں) جناب سپیکر، بات پھر وہی پہ آجاتی ہے کہ ہمارے پانی کا جو مقدمہ ہے جناب سپیکر، یہ صوبائی حکومت اس کو لڑنے میں مکمل طور پہ ناکام ہو چکی ہے۔ آج بھی آپ دیکھ لیں ہماری گندم، اگر آپ یہ لیفٹ کینال دیتے ہیں تو چوبیس لاکھ کنال زمین آباد ہو گی، چوبیس لاکھ کا مطلب ہے تین لاکھ ٹن سالانہ گندم ہمارے پاس آئے گی۔ ہمارا آج بھی ہم Wheat deficit ہیں، ون ملین ٹن ہماری پروڈکشن ہے فور ملین ٹن ہماری Consumption ہے۔ Simple calculation ہے اس میں کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے لیکن اگر ہم یہ لیفٹ کینال کرتے ہیں تو ایک تو ہمارے پانی کا شیئر جو Unutilize جا رہا ہے، دوسرے صوبے استعمال کر رہے ہیں وہ ہمیں ملے گا۔ ہمارا جو Wheat deficit جو ہمارا Ratio ہے وہ کم ہو گا۔ تیسری بات یہ جناب سپیکر، یہ بنتا کیوں نہیں ہے؟ سب سے بڑی وجہ ہے میں آج بھی ابھی بھی کامران بھائی سے کہہ رہا تھا کہ مہمند ڈیم تین سو ارب پہ شروع ہو رہا ہے، داسو ڈیم پہ کام ہو رہا ہے، بھاشا پہ کام ہو رہا ہے، یہ اس سے بڑے پراجیکٹس ہیں لیکن اس میں پانی نہیں جائے گا۔ یہ انڈس واٹر کا جو میرا شیئر ہے جو مجھے Annually ملنا چاہیئے جو دوسرے صوبے استعمال کر رہے ہیں، اگر یہ پراجیکٹ بن گیا تو وہ پانی مجھے ملے گا جو کہ مجھے دوسرے زورآور صوبے نہیں دینا

چاہتے۔ اس میں مسئلہ یہی ہے، یہی اس کا مرض ہے اور وہ اس وقت ہو گا جب ہم پولٹیکل لوگ اس پراجیکٹ کو سمجھیں گے، جب اس پولیٹکل فورم پہ بات کریں گے، Repeatedly کریں گے اور ہم آواز ہو کے بات کریں گے۔ جناب سپیکر، تو کس طرح ہو گا اور یہ صرف میرا رونا نہیں ہے، میرا رونا نہیں ہے۔

میرا رونا نہیں رونا ہے یہ سارے گلستان کا
میرا رونا نہیں رونا ہے یہ سارے گلستان کا
وہ گل ہو میں خزان ہر گل کی ہے گویا خزاں میری

جناب سپیکر، میں آخر میں پھر یہ کہتا ہوں۔ پولٹیکل لوگ جب تک اس پراجیکٹ کو سمجھیں گے نہیں، پولیٹکل لوگ جب تک Fingertips پہ اس ڈیٹا کو لیکر جائیں گے کیونکہ ادھر بہت بڑی لابی بیٹھی ہوئی ہے جناب سپیکر، بہت۔ وہاں پہ اسلام آباد کے ایوانوں میں بہت بڑی لابی بیٹھی ہے جو کہ آپ کے صوبے کے پانی کے مقدمے کے اوپر بہت بڑی Resistance ہے اور From 1991 till 2021، یعنی تیس سال سے میرا جو پانی جو Unutilized گیا ہے جس کی قیمت چھ سو ارب روپے ہے، یہ مقدمہ کم از کم یہ لوگ لڑیں یہ ان کا حق بنتا ہے انہوں نے حلف اٹھایا ہوا ہے۔ اگر یہ لوگ نہیں لڑیں گے جناب سپیکر، جس شوق سے یہ لوگ لوگوں کے کندھوں کے اوپر آئے ہیں اسی طریقے سے یہ لوگوں کے پاؤں کے نیچے کچلے جائیں گے اور ہم یہ بات کریں گے ان عوام کو کہ جن لوگوں کو آپ نے ایوانوں تک پہنچایا تھا وہ آپ کا مقدمہ لڑنے میں ناکام رہے ہیں۔ ہمیں پتہ ہے اس کا حل نہیں نکلے گا۔ یہ ریاست شاید ہمارے ساتھ ناانصافی کر رہی ہے کیونکہ اگر صرف پانی کا مسئلہ ہوتا جناب سپیکر، تو ہم چپ کر جاتے۔ میرا نیٹ ہائیڈل پرافٹ ساڑھے چھ سو ارب ہے، میری ٹوبیکو کی جو فصل ہے جو کہ فیڈرل ڈیل کرتا ہے جناب سپیکر، کیوں ڈیل کرتا ہے۔ ہر چیز کی زراعت پراونس میں ہے تو میرا فیڈرل کیوں ٹوبیکو ڈیل کرتا ہے۔ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی Constitution کا میرا Right ہے مجھے نہیں ملتا۔ پھر اس کے بعد آپ دیکھ لیں اکنامک کوریڈورز میرے بند ہیں، اس کے بعد میرے سوئی گیس کو دیکھ لیں۔ جناب سپیکر، اس دن دریا خان میں انہوں نے افتتاح کیا، گیس کہاں سے جا رہی ہے کرک سے۔ آرٹیکل 158 کہتا ہے جناب سپیکر، "Priority of requirements of natural gas" جس صوبے سے گیس نکلے گا پہلے اس کی Requirement پوری ہو گی۔ یہ چپ بیٹھے ہیں بات نہیں کرتے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وائنڈ اپ کریں جی۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، دیکھیں یہ بڑااہم مقدمہ ہے، ان کی دلچسپی بھی نہیں ہے۔ ہم ان کو ڈیٹا دیتے ہیں، ہم ان کو سپورٹ کرنا چاہتے ہیں، ہم ان کو ڈاکیومنٹس دینا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسرا میں ریکارڈ کی درستگی کے لئے، آپ بار بار۔۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: تو آخر میں یہ کہوں گا کہ، دو باتوں پر میں وائنڈاپ کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی۔ میں ریکارڈ کی درستگی کے لئے آپ بار بار چشمہ لیفٹ بینک کینال کہہ رہے ہیں لیکن چشمہ رائٹ بینک کینال ہے یہ کہ ہم اس پہ بات کر رہے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: سر! آپ اب مجھے سمجھا رہے ہیں۔ خدا کے لئے سر، نہ کریں نا اس طرح۔ یہ چشمہ رائٹ بینک کینال بن چکی ہے۔ آپ غلط، آپ لوگ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج، آج اس پہ، ایجنڈے پہ جو ہے بات ہو رہی ہے چشمہ۔۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: سر! میری گزارش تو سن لیں نا۔ اگر آپ ایجنڈا غلط لکھ لیں مجھے نہ بتائیں۔ دیکھیں یہ میرے گھر کا پراجیکٹ ہے۔ اگر میں گھر کے پراجیکٹ کو نہیں سمجھتا تو پھر تو یہاں پہ بیٹھنا بھی میرا فضول ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ایک منٹ۔ احمد، احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: یہ چشمہ رائٹ بینک کینال / لیفٹ کینال ہے جناب سپیکر! اس کو سمجھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی۔ جب ایجنڈا بن رہا تھا احمد کنڈی صاحب! آپ خود موجود تھے اور جس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ چشمہ رائٹ بینک کینال ہے جی۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر! وہی گزارش کر رہا ہوں، یہ لیفٹ کینال ہے بالکل آپ کی بات ٹھیک ہے، میں وہی بات کر رہا ہوں۔ یہ جو مقدمہ ہے جناب سپیکر، میں نے پھر آپ کو کہا دو تین لاکھ ایکڑ زمین آباد کرے گا، 2600 کیوسک اس کا ڈسچارج ہو گا، یہ 1991 میں Decision ہوا تھا، اس سے تین لاکھ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ دوبارہ Repetition سے فائدہ نہیں ہوتا ہے، آپ نے بات کر لی ہے۔ آپ یہ دیکھیں جس طرح آپ میٹنگ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے کہا تھا کہ پارلیمانی لیڈرز پندرہ منٹ بات کریں گے باقی ممبرز آٹھ منٹ بات کریں گے۔ آپ نے دس منٹ سے زیادہ بات کر لی ہے باقی ممبرز بھی بات کریں گے آپ خود سوچیں۔

جناب احمد کنڈی: میں میں، میں بس۔ دیکھیئے میں بالکل وائنڈاپ کر رہا ہوں جناب سپیکر۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔
جناب احمد کنڈی: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس صوبے کے ساتھ صرف اس پانی کے اوپر نہیں، ہر چیز میں زیادتی ہو رہی ہے۔ ہمارا ان سے گلہ دو باتوں پہ ہے صرف۔ ایک یہ آواز نہیں اٹھاتے اور جب ان کے پاس موقع آتا ہے تو 70 ارب کی بی آر ٹی کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ جو Wheat deficit Province ہے پہلے اس کی Wheat کا غم کرتے، جس کا پانی Unutilize جارہا ہے اس کا غم کرتے۔ میں کہتا ہوں جناب سپیکر، یہ کس طرح ہو گا پھر یہ صوبہ کس طرح اٹھے گا؟ وہ صوبہ جس کو ہم نے Eigjhteenth amendment میں Financial autonomy دی۔ اگر ہم اس طرح کے غلط فیصلے کریں گے اور Unproductive ہم پراجیکٹس کریں گے تو ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اگر ہم آگے نہیں بڑھیں گے تو آپ کے حلقے میں بھی کام نہیں ہو گا، میرے حلقے میں بھی نہیں ہو گا، بنگش صاحب کے حلقے میں بھی نہیں ہو گا۔ خدارا ہمیں بیٹھ کے ایک پیج کے اوپر کام کرنا پڑے گا، نہیں تو یہ ریاست ہمارے ساتھ وہی کام کرے گا جس طرح CPEC میں ہوتا رہا، جس طرح Afghan War میں ہوتا رہا، جس طرح Afghan Trade Route میں ہوتا رہا، جس طرح فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں ہو رہا ہے۔ خدارا یہ لوگ اٹھ جائیں، میری صرف ریکویسٹ یہی ہے یہ لوگ اٹھ جائیں، سوئے ہوئے ہیں، اٹھ جائیں ہمارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔ شکریہ۔
جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ سردار حسین بابک صاحب۔
جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، زما نه مخکښې مولانا صاحب هم خبرې اوکړې او بیا احمد ډیر په تفصیل باندې خبره اوکړه او دا هم یو حقیقت دے چې دلته خو په هاؤس کښې که منسټرز صاحبان ناست دی، دا زمونږ د ټولې صوبې ناکامی ده، دا ناکامی د پی ټی آئی د حکومت ناکامی نه ده دا زمونږ د ټولې صوبې ناکامی ده۔ لهذا زه به دا طمع او توقع کومه چې دا د صوبې زمونږ قامی چې څومره مسئلې دی په دې مونږ ټول یو Page باندې یو او جناب سپیکر، حقیقت هم دا دے ځنګ چې احمد ټولې خبرې اوکړې زه هغه Repeat کول نه غواړم۔ دا چې کوم ظلم دے، دا ډیر زیات ظلم دے او PSDP ته چې مونږ اوګورو نو ډیر کلونه اوشو زمونږ صوبې ته هغه فنډنه ملاویږی، زمونږ

صوبې ته هغه سکیمز نه ملاویږی لکه په هر مد کښې وی او بیا دومره عجیبه خبره ده جناب سپیکر، چې دا ملک چې دے، دا مونږ ثابتولې شو۔ دا پاکستان چې دے دا د پختونخوا په وسائلو چلیږی په وسائلو چلیږی۔ ستاسو به هم نظر کښې وی چې تیرو ورځو کښې صرف زما یو تربیلا Trip شوه ټول پاکستان په تیارو کښې ډوب شو۔ جناب سپیکر، چې کوم ظلم دلته روان دے، حقیقت هم دا دے چې زه نه وینم چې د دنیا په زمکه پروت په یو ځائې کښې دا ظلم روان وی چرته۔ د پی ټی آئی نه که مونږ زیاته ګیله کوؤ یا زیاته مطالبه کوؤ نو مونږ یو امید په دې شکل لیده چې فیډرل کښې هم د دوئ حکومت دے او صوبه کښې هم د دوئ حکومت دے۔ مونږ بیا بیا چې دا خبرې کوؤ د هغې غرض دا دے۔ زما خپله اندازه دا ده چې دا چشمه کینال چې دے د هغې ټوټل کاسټ 190 بلین ته رسیدلې دے، مونږ له د مرکز دا پیسې نه راکوی، دې مرکز ته چې زمونږ د دې تیلو په مد کښې کومه فیډرل ایکسائز ډیوټی ده، که زه غالباً غلط نه یم نو هغه هم 190 بلین ته اوس اورسیده۔ پکار خو ده ما بیا بیا دلته آفر اوکړو چې دا کار یواځې مونږ تاسو ته نه پریږدو۔ پرویز خټک صاحب دلته وزیر اعلیٰ وو، خواجه آصف صاحب د بجلئی وزیر وو، مونږ څلور پینځه میټنګونه د هغوی سره اوکړل۔ تاسو خو په درې کالو کښې د دې اسمبلئی چې ما اووئیل چې یو جرګه جوړوؤ د اسمبلئی د ټولو پارلیمانی لیډرانو یا د ټولو پارلیمانی پارټو باندې مشتمل، چې لاړ شو او د هغوی سره کښېنو چې دوئ ته مشکل څه دے؟ تاسو دې ته اوګورئ جناب سپیکر، که زه دا خبره اوکړم چې زمونږ خلق په اوړو کښې ولاړ دے، هر وخت په قطار کښې ولاړ دے۔ 1990 کښې زمونږه حکومت وو مونږ په حکومت کښې شامل وو، هم په هغه وخت کښې مثال که1988 نه راواخلې، هم دا پښتانه په قطار کښې ولاړ وو۔ 1985 کښې غیر جماعتی انتخاب وو، دلته حکومت وو، دا هغه وخت هم په قطار کښې ولاړ وو جناب سپیکر۔ اوس دا ډیره عجیبه خبره ده چې دا دومره لویه ایریا مونږ سره جناب سپیکر، پرته ده، سکیم زمونږ داسې دے چې هغه د ټول عمر د پاره مونږ له ګټه راکولې شی، مونږ له آمدن صوبې له راکولې شی، مونږ غنم ایکسپورټ کولې شو۔ نن تاسو د ملونو تعداد ته په خپله صوبه کښې اوګورئ هغه د شمار دی، نیم بند دی نیم کهلاؤ دی۔ مونږ هر کال

صوبائی حکومت د غنمو په اخستو یا په خرید باندې سبسډی ورکوؤ، دا مونږ څومره ورکوؤ؟ دا به منسټر صاحب نوې فکر خواه مخواه هغه سره وی جناب سپیکر. جناب سپیکر، دا داسې ظلم دے، دا داسې ظلمونه دی چې په دې خبره کول هم ګناه ده، څه به کیږی؟ دا پختونخوا د پاکستان صوبه نه ده؟ دا پختونخوا هغه، خدائے مه کړه د بل ملک صوبه نه ده. دا تپوس پکار دے چې تر اوسه پورې دا هاؤس بریف شی. ما وختی هم یو سوال اوکړومونږ له د هغې سوال جواب دوئ نه راکوی. د دې سوال جواب دا نه دے چې دا کار مونږ نه دے کړے، دا مونږ نه دے کړے، دا فلور آف دی هاؤس مونږ منو. مونږ دا هم فلور آف دی هاؤس وایو چې د دې څیز یواځې تاسو ذمه وار نه یئی پی ټی آئی خو دا زمونږ حق دے، دا زمونږ حقوق دی. په ځائې د دې نن تاسو سوچ اوکړئ چې زمونږ د دې صوبې بجټ که تاسو اوګورئ، تیر کال مونږیو بجټ پیش کړے دے، پاس کړے دے. مونږ وئیل چې د مرکز نه به دومره راځی، دې سیکټر کښې به دومره راځی، دې سیکټر کښې به دومره راځی، دې سیکټر کښې به دومره راځی. تاسو هغه سیکټرې اوګورئ چې د هغې نه څومره راغلې، دا دروغ مونږ ولې وایو، دا مونږ چا ته وایو، دا مونږ څه له وایو؟ جناب سپیکر، پکار ده چې مونږ د خپلې صوبې خلق نور په خپله په تیاره کښې اونه ساتو جناب سپیکر، او دا هغه فورم دے، دا هغه فورم دے چې مونږ یو بل سره Arguments اوکړو، مونږ Counter arguments اوکړو خو چې مونږ د صوبې اولس ته دا نقشه چې ده دا واضح کړو او دا صفا کړو جناب سپیکر، چې کله بیا دلته شوکت صاحب پاځی دا خبره مه کوه چې پښتنو سره ظلم کیږی یا هلکه زه به نه پاځم، دا به نه وایم. دا کومه د خیر خبره ده چې زه ئې کوم، دا خو د غم خبره ده، دا خو ګرانه خبره ده. نه د کیږی ورسره چې مونږ نه وایو چې ظلم ورسره کیږی. نن که زه دا تپوس اوکړم چې د تیرو لسو کالو ریکارډ راخستل پکار دی چې د دې مرکز د بجټ نه په دې پنجاب کښې څومره سوه کلو میټر موټرویز جوړ شوی دی او زما صوبه کښې څومره موټرویز جوړ شوی دی؟ نن زما په صوبه کښې مهمند ډیم جوړیږی، د فیډرل بجټ نه جوړیږی. یو بشر، یو چوکیدار پکښې د مهمند ضلعې نه نه اخلی یو چوکیدار. د هغه ډیم پیسې په کومو بینکونو کښې پرتې دی؟ د هغه ډیم

ټهيکې کومو خلقو ته ملاويږي؟ د هغه ډيم کنسلټنسي چا ته ملاؤ شوې ده؟ جناب سپيکر، چې مونږ د خپل قام وکالت نه کوؤ، د خپلې صوبې نمائندګی نه کوؤ بيا دې ته به خوشحاليږو چې جهنډې به هم لګولې وی، دې ته به خوشحاليږو چې دفترو کښې به ناست يو، دې ته به خوشحاليږو چې تنخواګانې به جناب سپيکر، اخلو۔ جناب سپيکر، دا تاسو ته هم خواست دے، تاسو سره ډير لوئې اختيار دے چې رولنګ تاسو ورکړئ۔ جناب سپيکر صاحب، تاسو نن رولنګ ورکړئ زه درته خواست کوم چې مونږه يوه جرګه، نن تاسو اوګورئ د 1991 خبره دوئ اوکړه۔ په1991 کښې AGN Kazi Formula آئينی فارموله ده۔ نن زه هډو په دې بحث کښې نه ځم چې ډاکټر حمايت صاحب د دې چوکئی نه ولې لرې کړې شو، هغه په دې وجه لرې کړې شو چې دلته ئې ما له د څلورو کالو حساب اوکړو، د پينځوؤ کالو چې د AGN Kazi Formula د لاندې نټ هائيډل پرافټ زما مرکز ته 638 ارب روپۍ جوړيږی۔ دې خبرې چې زور واخسته نو په هغه باندې الزام اولګيدو، وئيل ئې ده کرپشن کړے دے، نو ده څه کرپشن کړے دے، دا جرم دے افسران خو پښتانه خبره نشی کولې۔ زه پينځه کاله منسټر وومه، دا د ECNEC خبره هم شوه، مونږ به هغلته لاړو د پنجاب سټينو چې وو هغه به دومره وکالت کولو چې دومره وکالت زما د صوبې ACS نشی کولې۔ دا هم زمونږ د پښتنو بدقسمتی ده جناب سپيکر۔ جناب سپيکر، دا ټولې بدقسمتئی زمونږ دلته موجود دی۔ ستاسو نن دويم ځل دے چې تاسو په عهده يئ۔ آيا تاسو ما ته دا وئيلې شئی چې په لسو کالو کښې به ته 35% مسئلې د خپلې حلقې جناب سپيکر، نه شئ حل کولې۔ دا ولې؟ خلق تا ته هم کنټل کوی، خلق مونږ ته هم کنټل کوی خلق حکومت ته هم کنټل کوی، خلق ممبرانو ته هم کنټل کوی۔ د کوم څيز، د کوم څيز په وجه باندې چې مونږ ټول شرميږو، د کوم څيز په وجه باندې چې مونږ ټولو سياسی خلقو ټول عمر د يو بل په ګريوان کيښې لاس ورکړے دے۔ مونږ په هغه وجه ځان نه پوهه کوؤ چې دا د کوم څيز په وجه باندې مونږ جنګيګو۔ جناب سپيکر، مونږ ولې جنګيګو، مونږ ولې يو بل شرموؤ، مونږ يو بل له ولې ګريوانونه شلوؤ جناب سپيکر، مونږ د قام د حق خبره ولې نه کوؤ؟ زه به بيا بيا دا خبره کوم چې په هيڅ چا نه اسلام ګټی او نه پرې پاکستان ګټی،

پښتانه ئې د لوړې اووژل د لوږې۔ جناب سپیکر، نن تاسو سوچ اوکړئ چې نهه ځله، نهه ځله، نهه ځله بجلی ګرانه شوه نهه ځله۔ دا د بجلئ دا آئین157 واضح دے، دا 158 هم واضح دے۔ دلته زما په پختونخوا صوبه کښې، ما مخکښې هم دا خبره کړې وه چې په شپږیشت روپئ او په 126 روپئ باندې مونږ یو یو ډ کې اخلو۔ مونږ وایو مونږ به جنګلات لګوؤ۔ دا خو د Common sense خبره ده۔ ته ورکړه بونیر له ګیس، ته ورکړه اپر دیر له ګیس، د اربونو کهربونو اونې از خود، خود رو، دا به پکښې رااوخیژی۔ خلق به ولې اونې کټ کوی جناب سپیکر، او دا زمونږه آئینی حق دے۔ اوس درې میاشتې اوشوې، دا حکومت د اووائی چې دا 24 انچ پائپ، څلور میاشتې اوشوې چې د دې کرک نه پنجاب ته کوم خار ته لاړو۔ آئین هغه هغه خار له دا حق ورکړے دے که آئین دې پختونخوا له دا حق ورکړے دے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، تاسو نن کرک ته لاړ شئی۔ په کرک کښی چې ګیس پیدا کیږی ګیس، سړی څه کړې چې زنانه په احتجاج وی جناب سپیکر، چې مونږ د خپل وطن او د خپل قام د آئین خبره نه کوؤ جناب سپیکر، دا به زمونږ په پارټ باندې هم ډیره عجیبه خبره وی۔ زه به حکومت ته دا ریکویسټ کوم چې نوې بجټ جوړیږی، که تاسو ګڼړئ چې مونږ د دې هاؤس نه قرارداد ونه پاس کړو، که تاسو ګڼړئ چې د Delegation په شکل باندې حکومت سره، مرکزی سره لیډل پکار دی کتل پکار دی جناب سپیکر، مونږه هغې ته هم تیار یو۔ د صوبې په معاملاتو کښې پارټی نشته، که د پی ټی آئی جهنډا رااخلئی، زه به ئې درسره راواخلمه او اسلام آباد ته به درسره ځمه او د دې صوبې د حق خبره چې ده دا به درسره کوؤ ان شاء اللہ که خیر وی۔ مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میر کلام صاحب۔ عنایت اللہ خان صاحب!

<u>جناب عنایت اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ جو ایجنڈا ہے اس پہ احمد کنڈی صاحب نے چونکہ وہ ڈی آئی خان سے تعلق رکھتے ہیں اور Technically زیادہ سمجھتے ہیں، انہوں نے اس پہ ورکنگ بھی کی ہے اور تفصیل سے انہوں نے بات کی، سردار حسین بابک صاحب نے بھی بات کی اور لطف الرحمان صاحب نے بھی بات کی، میں ان کو نہیں دہرانا چاہوں گا۔ ہمارا یہ ملک پاکستان جو ہے، اس کے اندر پانی کا استعمال بہت زیادہ ہو رہا ہے، یہ بہت Water intensive Country ہے اور اس وجہ سے پاکستان کے اندر

پانی کا جو بحران ہے، ماہرین کہتے ہیں کہ یہ مستقبل میں شدید ہو گا، بہت سخت بحران آئے گا۔ یو این ڈی پی، ورلڈ بینک، آئی ایم ایف اور پاکستان کے اپنے ماہرین کہتے ہیں کہ 2025 تک پاکستان کے اندر پانی کا بحران مزید بدتر ہو جائے گا اور 2040 میں تو یہ Crisis level کو Cross کر جائے گا، Redline cross کر جائے گا کیونکہ پاکستان کے اندر پانی کا Judicious استعمال نہیں ہے چاہے وہ پینے کا صاف پانی ہو یا Irrigation purpose کے لئے ہو۔ پاکستان کے اندر اس وقت پاکستان کی پوری ہسٹری کے اندر دو بڑے ڈیمز بنے ہیں۔ پاکستان کے اندر پانی ذخیرہ کرنے کے لئے ابھی تک دو بڑے ڈیمز بنے ہیں اور ہمارے سارے ڈیمز جو ہیں یا تو پائپ لائن میں ہیں یا متنازعہ ہو گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، 91 میں جب یہ پانی کی تقسیم کا معاہدہ ہوا تھا تو اس وقت یہ انڈر سٹینڈنگ تھی، 1991 میں جب یہ معاہدہ ہوا تھا تو اس وقت یہ انڈر سٹینڈنگ تھی کہ جو صوبہ اپنے حصے کا پانی استعمال نہیں کر سکے گا اس کے لئے فیڈرل گورنمنٹ انفراسٹرکچر ڈیویلپ کرے گی لیکن ہمارے حصے کا پانی ہم استعمال نہیں کر رہے، اس کی تفصیلات احمد کنڈی نے دے دی ہیں، وہ انفراسٹرکچر 1991 سے لے کے 2021 تک ابھی تک نہیں بن سکا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، پاکستان کے اندر Food insecurity ہے، پاکستان بننے کے بعد پاکستان گندم میں خود کفیل تھا، ہم گندم کو ایکسپورٹ کر رہے تھے لیکن ایک وقت اب آگیا ہے کہ ہم اب گندم امپورٹ کر رہے ہیں، اب ہم گندم باہر سے منگوا رہے ہیں، اب ہم چینی بھی باہر سے منگوا رہے ہیں، گندم بھی باہر سے منگوا رہے ہیں، خوردنی تیل باہر سے منگوا رہے ہیں۔ پاکستان کے اندر Food insecurity کا جو بحران ہے وہ بھی شدید ہو گا، وہ بھی آگے بہت زیادہ Crisis level تک پہنچے گا۔ آبادی ہماری بڑھ رہی ہے اور وسائل کا بہتر استعمال نہیں کر رہے ہیں، پانی کو Preserve نہیں کر رہے ہیں، پانی کو ذخیرہ نہیں کر رہے ہیں، پانی کے استعمال کے لئے اریگیشن چینلز اور کینالز نہیں بنا رہے ہیں، اپنے جو پرانے ہیں ان کو اپ گریڈ نہیں کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ اور خیبر پختونخوا کے اندر یہ بحران اس لئے شدید ہو گا کہ ہم Dependent ہیں پنجاب کے اوپر، ہم گندم کے حوالے سے Heavily dependent ہے پنجاب اور سندھ کے اوپر، ہمارے ہاں گنے کی پیداوار بھی اتنی نہیں ہے کہ ہماری اپنی ضرورت پوری ہو سکے۔ جناب سپیکر صاحب، میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ جو ڈی آئی خان ہے یہ پاکستان اور خیبر پختونخوا کے لئے فوڈ باسکٹ ہے۔ آپ کا صرف اس لیفٹ کینال کے بننے کے نتیجے میں تین لاکھ ایکڑ تک زمین سیراب ہو جائے گی اور پھر آگے ڈی آئی خان کے اندر مزید گنجائش ہے، جنوبی اضلاع کے اندر مزید گنجائش ہے، باقی خیبر پختونخوا

کے اندر گنجائش موجود ہے، لوئر دیر کے اندر گنجائش موجود ہے، بڑا کینال بنا کے آپ ہزاروں ایکڑ زمین سیراب کر سکتے ہیں، اپر دیر کے اندر موجود ہے، سوات باقی جگہوں کے اندر موجود ہے، اس کے لئے پلاننگ کی ضرورت ہے اور جناب سپیکر صاحب، بابک صاحب نے اس طرف اشارہ کر دیا کہ پرویز خٹک صاحب چیف منسٹر تھے، میں تو حیران ہوں اس وقت وہ ڈیفنس منسٹر ہیں، کیبنٹ کا حصہ ہیں، عمران خان کے قریب بیٹھتے ہیں، اس وقت جب مسلم لیگ کی حکومت تھی تو یہاں سے ہم سارے پارلیمانی لیڈرز اور ایم پی ایز اسلام آباد گئے اور وہاں ہم نے احتجاج کیا۔ اس وقت کی فیڈرل گورنمنٹ نے ان کے چار سینیئر وزراء پہ مشتمل کمیٹی بنائی، اس میں اسحاق ڈار تھے، اس وقت کے پاور منسٹر خواجہ آصف تھے، جو بعد میں پرائم منسٹر بنے شاہد خاقان عباسی تھے، ان کے ساتھ ہماری پارلیمنٹری لیڈرز کی مسلسل Series of meetings ہوئیں اور اس میں ایک ہمارے صوبے کے اندر جو بجلی ضائع ہو رہی ہے اور بجلی کے اندر جو Leakages ہیں، سسٹم کی اپ گریڈیشن ہے، ایک مسئلہ یہ تھا۔ دوسرا ہمارا نٹ ہائیڈل پرافٹ کا مسئلہ تھا اور تیسرا مسئلہ یہ لیفٹ، چشمہ لیفٹ کینال کی کنسٹرکشن کا مسئلہ تھا اور باقاعدہ ہمارے ساتھ ایک انڈرسٹینڈنگ ہم نے دستخط کی، ایک MoU دستخط کی۔ اس MoU کے اندر فیصلہ ہوا کہ 35% فنڈز کے پی گورنمنٹ فراہم کرے گی اور 65% فنڈز مرکزی حکومت فراہم کرے گی، میں حیران ہوں کدھر گیا وہ معاہدہ؟ جس حکومت کے ساتھ، جس صوبے کے وزیر اعلیٰ کے ساتھ وہ معاہدہ ہوا تھا، وہ مرکز میں آپ کا ڈیفنس منسٹر ہے، کیبنٹ کا حصہ ہے سینیئر منسٹر ہے، اس کیبنٹ کے اندر سینیئر پوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اسی پارٹی کا اس صوبے کے اندر چیف منسٹر، وزیر اعلیٰ ہے تو کیا اس کو یہ بات یاد نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم نے پہلے بھی اس ایوان کے اندر اس مسئلے پہ ڈسکشن کی ہے، ایڈجرنمنٹ موشن کے ذریعے کی ہے، یہاں اس پہ ڈیبیٹ بھی ہوئی ہے اور ہم جب اس قسم کی انتہائی اہم ایشوز پہ ڈیبیٹ کرتے ہیں تو ایوان خالی ہوتا ہے، حکومت کے جو منسٹرز ہیں وہ میجارٹی منسٹرز نہیں رہتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے اس قسم کے اہم ایشو پہ پرانے زمانے میں جب ڈیبیٹ اور ڈسکشن ہوتی تھی اس میں چیف منسٹر خود Present ہوتے تھے، وہ خود حاضر ہوتے تھے، چیف منسٹر لیڈ کرتے تھے ان ایشوز کے اوپر، وہ سی سی آئی کا فورم استعمال کرتے تھے، وہ اسلام آباد کے اندر پارلیمانی جرگے بناتے تھے لیکن ہمارے ہاں کیا ہو گیا ہے ہماری اس حکومت کو کہ وہ جو ماضی کے اندر ہم لڑائی، جو Fight کرتے تھے، جو مقدمہ لڑتے تھے وہ مقدمہ ہم نہیں لڑ رہے ہیں اور ہماری، (مداخلت) جناب سپیکر صاحب! میں اپنی بات کو Conclude کروں گا لیکن میں دو

تجاویز ایسے دینا چاہتا ہوں کہ یہاں جب ہم اٹھیں ایوان سے اور آپ اس اجلاس کو اگلے دن کے لئے سیشن کو ایڈجرن کریں گے کہ ایک ریزولیوشن، یہاں آپ یہ رولنگ دیں کہ اس ایوان سے آج نہیں جس روز یہاں لوگ زیادہ ہوں جمعہ کے روز یا اگلے پیر کو تو ایک جوائنٹ ریزولیوشن اس ایشو پہ ہم ڈرافٹ کریں اور ایک جوائنٹ ریزولیوشن مرکز کو بھیجیں کیونکہ بجٹ آنے والا ہے تاکہ بجٹ کے اندر ہماری اس ریزولیوشن کی Weight، اس کی وزن ہو اس کا اثر ہو۔ دوسری میں تجویز دوں گا کہ ہمیں ایک پارلیمانی جرگہ تشکیل دینا چاہیئے جس میں تمام پارلیمانی گروپس کے لیڈرز ہوں اور چیف منسٹر اس جرگے کو لیڈ کرے اور وہ جاکے اسلام آباد کے اندر اس پہ بات کرے۔ تیسری تجویز میں یہ دینا چاہوں گا کہ ہمارے Constitution کے مطابق سی سی آئی کا اجلاس ہر تین مہینے بعد بلانا Mandatory ہے، لازمی ہے اور اگر ایک صوبے کا چیف منسٹر چاہتا ہے تو وہ کسی ایک ایشو کے اوپر سی سی آئی کا اجلاس بلا سکتا ہے۔ تو ہم محمود خان صاحب کو Recommendation اس اسمبلی سے دیتے ہیں کہ وہ سی سی آئی کا خصوصی اجلاس اس ایشو کے اوپر بلائیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، کیونکہ میری آواز بھی خراب ہے اور میں Repeat بھی نہیں کروں گا لیکن میری بھی ایک دو تجاویز ہیں جو میں اس میں شامل کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہیں۔ ایک طرف ہمارا صوبہ ذرخیز بھی نہیں ہے، پانی ہے ہمارے پاس، زمین بھی ہے لیکن ہم اس کو سیراب نہیں کر سکتے۔ سب یہ کہتے ہیں اس پر سب متفق ہے کہ ڈی آئی خان میں یہ Capacity موجود ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ملاکنڈ ڈویژن میں بجلی کی پیداوار کی مد میں الحمد للہ ہمارے ساتھ ہزاروں میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اسی طرح سر، جی میں ملاکنڈ ڈویژن میں دیر اپر اور لوئر کی بات کروں گا۔ وہاں پر ہمارے ساتھ بارہ ہزار اور پانچ سو پچپن ایکڑ زمین موجود ہے جو صرف اور صرف پانچ ارب روپے سے سیراب ہو سکتی ہے۔ ابھی PSDP میں ہم نے شامل کیا ہے صوبے سے یہاں سے بھیج دیا ہے لیکن میرے خیال میں اس کو شامل نہیں کریں گے پچھلے سال بھی ہم نے یہاں سے شامل کیا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، ہم چھوٹے چھوٹے کاموں پر لگے ہوئے ہیں جو ہمارے صوبے کی بنیادی ضرورت ہے، ہمارے ساتھ Capacity ہے لیکن بد قسمتی سے مرکز اور صوبے میں ایک وقت میں ایک حکومت نہیں آئی تھی، ابھی آئی ہے، ہماری توقع بھی ہے ان شاء اللہ کہ یہ لوگ یہ کام کر کے دکھائیں گے، ہم ان کو ہار پہنائیں گے،

ہم اپوزیشن کی بات نہیں کرتے ہم اپنی صوبے کی بات کرتے ہیں۔اگر یہ حضرات، یہ منسٹرز حضرات ہمارا یہ مقدمہ لڑیں تو میرے خیال میں خان صاحب بھی اس کو داد دیں گے ان کی منسٹریاں چینج نہیں کریں گے جو بار بار ہماری منسٹریاں چینج ہو رہی ہیں۔جناب سپیکر صاحب، ہم کام نہیں کرتے یہ پرفارمنس دیں گے تو اس کے منسٹریاں بھی پکی ہو جائیں گی ان شاء اللہ۔جناب سپیکر صاحب، میری درخواست ہے ملاکنڈ ڈویژن میں پچاس ہزار میگاواٹ بجلی کی Capacity موجود ہے، پانی بھی ہمارے ساتھ ہے لیکن بد قسمتی سے اور اس کے اوپر خرچہ بھی نہیں آتا جناب سپیکر صاحب، اس کے اوپر میرے خیال میں ایک شر مئی ہائیڈل پاور کی اگر میں بات کر لوں 175 میگاواٹ بجلی وہاں سات آٹھ ارب، سات آٹھ بلین سے بن سکتی ہے۔ہر دور میں، پچھلے جتنے بھی ادوار گزرے ہیں تقریباً 2010 سے وہ شامل ہو رہا ہے اسی لئے جناب سپیکر صاحب، میں یہ ریکویسٹ کروں گا، یہ میں ریکویسٹ کروں گا کہ جو ہماری Capacity ہے، ہمارے ساتھ وہاں پہ ملاکنڈ ڈویژن میں بجلی پیدا کرنے کی جو، سر ہم شامل بھی کر لیتے ہیں تقریباً ہر بجٹ میں یہ شر مئی جو ہائیڈل پاور ہے وہ شامل ہو گیا ہے لیکن Allocation اس کو دس ہزار روپے ہو جاتی ہے، اس کو پیسے نہیں دیئے جا رہے ہیں۔میں اپنے جو ساتھی ہیں ان کو سپورٹ کروں گا اور جو تجویز اس نے یہ دی ہے کہ ہم ایک جرگہ لے کے جائیں، یہ ہمارے بھائی ہیں ہمیں اجازت دے دیں ہم ان سے آگے ہو جائیں گے اور ان شاء اللہ اپنے صوبے کے لئے مقدمہ لڑیں گے۔تھینک یو شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جس طرح عنایت اللہ خان صاحب نے کہا تمام ممبرز نے کہا ہے تو ہم اس کو Continue کرتے ہیں اور اس پہ باقی ممبران نے بھی نام دیئے ہوئے ہیں تو اس پہ ہم ایک متفقہ قرارداد جس طرح انہوں نے کہا ہے، گورنمنٹ اور اپوزیشن ایک متفقہ قرارداد لے آئے اور اس پہ ہم تفصیل سے بات کریں گے اس لئے کہ باقی ممبران نے بھی کافی نام دیئے ہوئے ہیں اور اس پہ کافی لیٹ بھی ہو گیا ہے تو ہم اس کو Continue کرتے ہیں جمعہ تک۔ The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday, 28th May, 2021.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 28 مئی 2021ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)